کلام الامیر امیر الکلام

محامدِ خاتم النبیین ۱۳۰۹ھ

از منشی امیر احمد صاحب امیرِ مینائی لکھنوی

باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

نولکشور پریس لکھنؤ میں چھپکر شایع ہوا

سنہ ۱۹۳۰ء

جزو

اطلاع

اس مطبع مین ہر علم وفن کی کتب کا ذخیرہ فروخت کے لئے ہر وقت موجود رہتا ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شایق کو چھاپہ خانہ سے بلاقیمت مل سکتی ہے جسکے معائنہ وملاحظہ سے شایقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحے سادہ تھے ان مین کتب کلیات و دواوین اُردو ودواوین وقصائد فارسی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

کلیات ودواوین اُردو

کلیات سودا۔ از کلام تاج الشعرا مرزا رفیع السودا۔ ۴؎/

کلیات میر تقی۔ استاد مسلم الثبوت سخنوری ۴؎/

کلیات مومن۔ از حکیم مومن خان عہ/

کلیات آتش۔ از خواجہ حیدر علی آتش ۱؎/

کلیات انشاء اللہ خان۔ زیر طبع

کلیات شادان۔ مصنفۂ راجہ چندولال صاحب۔ عہ/

کلیات نظیر اکبرآبادی عہ/

کلیات وہبی۔ از منشی شیوپرشاد مینجر اودھ اخبار ۱۲ا/

کلیات ظفر۔ ہر چہار جلد۔ کامل دو جلد مین آخر شاہ ہند کا پراثر کلام۔ ۱۲؎/

دیوان ذوق۔ از شیخ محمد ابراہیم ذوق ۱۲ا/

دیوان مراۃ الغیب۔ از مفتی امیر احمد مینائی امیر مینائی۔ عہ/

دیوان رند۔ مسمے بہ گلدستۂ عشق از سید محمد خان رند۔ زیر طبع

دیوان گویا۔ از فقیر محمد خان رسالہ دار ۸/

دیوان غافل از میرزا محمد علی بیگ دہلوی ۵/

ثمرۂ فصاحت۔ یعنی لکھنؤ کے نہایت کہنہ مشق مشہور ومعروف شاعر عباس حسین صاحب فصاحت کا کلام ۸؎/

کلیات رُعب۔ یہ وہ دیوان ہے جسکی اطراف عالم مین دھوم ہے ۶؎/

فہرست دیوان محامد خاتم النبیین تصنیف منشی امیر احمد صاحب امیر مرحوم

تمت

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان نسخہ



محاکمۂ انیس
١٩٢٩ء



مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں طبع ہو کر مقبول جہان ہوا



باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ



دیباچہ مشتمل بر حمد و نعت و مدح ولی النعمت و سبب نظم کتاب

کرے حمد رب ہے یہ کسکی زبان — نبی کو ہے اقرار عجز بیان

یہان طاقتِ نطق پاتا نہین — کہ کوزے مین دریا سماتا نہین

اسی طرح نعتِ رسول کریم — بیان کس سے ہو جز خداے کریم

وہ ہین آسمانِ نبوت کے بدر — خدا ہی کو معلوم ہے اُن کی قدر

مناسب ہے اس سے بھی عطفِ عنان — کرون مختصر حال اپنا بیان

بجا ہے امیر احمد اسم فقیر — فقیرِ درِ مصطفےٰ ہے امیر

تخلص امیر اس لئے ہے مرا — کہ ہون مین فقیر درِ مصطفےٰ

طبیعت مین اوّل سے تھا ذوق علم — رہا ابتدا سے مجھے شوق علم

کتب تھے جو درسی پڑھے وہ تمام — پڑھایا کیا صبح سے تا بہ شام

مگر شاعرون سے جو صحبت ہوئی — سوے نظم مائل طبیعت ہوئی

یہی سالہا شغل پیدا رہا / کہ دریاے فکرت مین ڈوبا رہا

وہ کیا نظم ہے جو نہ مین نے کہی / رباعی قصیدہ غزل مثنوی

مضامین کی روزانہ اکثر تلاش / معانی تازہ کی شب بھر تلاش

مناسب طبیعت تھی شہرت ہوئی / مشقت سہی لیکن مشقت ہوئی

یہ آیا مرے دل مین اکدن خیال / کہ کب تک یہ اشغال خسران مآل

چہل سال عمر عزیزت گذشت / مزاج تو از حال طفلی نگشت

کہی عاشقانہ جو اچھی غزل / نہین ہے کوئی اس مین حسن عمل

وہ کر فکر جس سے کہ عقبیٰ ہو پاک / ترا اختر بخت ہو تابناک

مناسب ہے فکر مضامین نعت / کہ تزئین ایمان ہے تبیین نعت

کرے تا خدا خود صلہ مرحمت / محمدؐ کے صدقے سے ہو مغفرت

مگر اور فکرون سے فرصت نتھی / معیشت سے حاصل فراغت نتھی

اُٹھے ہاتھ میرے جو بہر دعا / ہوا بخت یاور مرا رہنما

مین اُس در پہ پہونچا جو ہے باب فیض / کھلے ہین اُسی در پہ ابواب فیض

وہ **کلب علی خان** بہادر کا در / جو سارے رئیسون مین ہے نامور

اگر آسمان بخت کا پایہ ہے / تو خورشید بھی چتر کا سایہ ہے

خرومند ہے صاحب ہوش ہے / عطاپاش ہے وہ خطاپوش ہے

اگر چشم حق بین تو دل حق گزین / سوا حق کے مد نظر کچھ نہین

ہمیشہ سے یہ گوش ہین حق نیوش / دل پاک مین بحر عرفان کا جوش

زبان آشناے سخنہاے حق / معین اُسکا حق ہے یہ شیداے حق

شریعت کا تابع فداے رسول | بھری سر مین اُسکے ہواے رسول

مسافر نواز و رحیم و کریم | شب و روز جاری ہے فیض عمیم

بڑے عزت افزاے اہل علوم | کہ ہین ماہ کے ساتھ صدہا نجوم

یہ ذرہ بھی کچھ کچھ ہے خاطر پسند | نظر کردۂ آفتاب بلند

یہ اُس در سے حاصل سعادت ہوئی | سوے نعت مائل طبیعت ہوئی

ہوئین نظم غزلین مخمس کہے | رباعی قصیدے مسدس کہے

ہوا ہو کوئی شعر شاید قبول | کہ اُس سے ہو عقبیٰ کی دولت حصول

الٰہی حقیقت مری کچھ نہین | مگر بندۂ خاتم المرسلین ﷺ

اِس اُمید پر کی ہے نعت رسول ﷺ | کہ شاید یہ طاعت کرے تو قبول

ترا دوست ہے تجھکو پیارا بہت | مجھے بہر بخشش اشارا بہت

الٰہی ہو محشر مین میری نجات | فراغت رہے تا بہ قید حیات

کسی کا نہ محتاج ہون یا خدا | رہے میری حرمت مع اقربا

بڑا سب سے ہے قرضداری کا بار | نہ دن کو نہ شب کو ہے اس سے قرار

تقاضا ہے مجھپر مین خاموش ہون | الٰہی بعجلت سبکدوش ہون

کرم سے سبیل ایسی کوئی نکال | کہ یہ ثقل ہو سر سے اُترے وبال

ہزارون ہین میدان ہمت کے مرد | بہت وادی جود کے رہ نورد

سب جیسے اک ذرا ہو اشارہ وہی | بلاؤن سے مجھکو چھڑا دے ابھی

مین لاکھون کرورون کا طالب نہین | یہان حرص دُنیا کی غالب نہین

عیال اور اطفال کے واسطے | بلا شرط خدمت وظیفہ ملے

کوئی گوشۂ عافیت ہو نصیب
فقط اس قدر آرزو ہے مری
الٰہی یوہین زندگی ہو تمام
ولی نعمتِ ذرۂ خاکسار

وہان بیٹھکر درد ہو یا حبیب
لکھون مطمئن ہو کے نعت نبی ؐ
بحق محمد ؐ علیہ السّلام
جو خورشید ہے صاحب اقتدار

ستارہ ہو دولت کا اُس کے بلند
رہے حشر تک خرم و ارجمند

شروع قصائد

تفکر امتیاز جان و جانان مین کیا حد کا
نفخت فیہ من روحی کے معنی سے ہوا ثابت
گیا شبہہ سمجھ مین آیۂ حبل الورید آیا
سمٹنا تھا بھنور کا جو وہی تھا موج کا بھڑنا
سوا حیرت کے کیا ہی فکرت کہنہ حقیقت مین
کلید فہم دندان طمع کو کیا تیز کرتی ہے
نہ بن نادان نہ کر کچھ فکر آخر کچھ نہ ٹھہریگا
لحاظ ضبط معنی چاہیے مشتاق معنی کو
حباب آسا ہین آنکھین بند تیری ورنہ ظاہر ہے
مقام عجز مین آرہ سیاہی دور کر دل کی
جھکا سر دیکھ کر نور تجلی کعبۂ دل مین
اِدھر نالہ کیا دل نے اُدھر مقصود حاصل تھا

عروض ابتک نہ آیا ہاتھ اس بیت معقد کا
خزانہ ہی محیط اس چشمۂ روح مجرد کا
رگِ گردن مقام خاص ہی محبوب سرمد کا
کھلین آنکھین تو عالم ایک دیکھا جزر کا مد کا
یہ وہ گھر ہی کہ جسمین بند دروازہ ہی مقصد کا
کبھی ممکن نہین ہی کھولنا اس قفل ابجد کا
خرد ہی گنبد اُسکی ذات مین عالم ہی گنبد کا
جدا کرنا ہے بیجا لفظ مین حرف مشدد کا
کہ ہر موجہ ہی اس دریا مین جادہ راہ مقصد کا
غضب ہے خانۂ کعبہ مین رہنا مار اسود کا
نشان طوق گریبا نین بھی ہی محراب معبد کا
دعا سے تا اجابت فاصلہ ہی تیر کی زد کا

نہ کیون سوے مقدم ہو رجوع دل ہو خرد کے / کہ مرکز ہے ہر اک مسند الیہ اسناد مسند کا

مٹادوے زندگی مین نقش ہستی کو کہ ہو جائے / بہشت جاودان مین سامنا عیش مخلد کا

ہو درمقصود کا پھر تجکو ہاتھ آنا ہے کیا مشکل / ہوا غواص تو جب قلزم اسرار سرمد کا

صفاے قلب حاصل کردہ کسب زہد تقوی ہے / کہ عالم پیکر خاکی مین ہو روح مجرد کا

ق

نہ آ ہرگز فریب محفل آرایان نخوت مین / کہ گاڈ سامری ہی گاؤ تکیہ اُسکی مسند کا

بچھائین فرش کی جا شمس کا یہ پوست پچھوا کر / خیال آئے جو بالش کا تو سر منگوائین سرمد کا

نہ رکھ تاج تکبر سر پہ تیرے حق مین سم ہوگا / فراخی ہی اسی مین ہی جو آویزہ زمرد کا

خیال دولت دنیا کبھی دلمین جو آجائے / سمجھ اسکو کہ ہی یہ وسوسہ ابلیس مرتد کا

اطاعت اہل دل سے منعمونکی ہو نہین سکتی / زبان چلتی ہی اُن کی کاٹ کر رستہ خوشامد کا

یہ دولت سے ہے نفرت چاہتے ہین صاحب ہمت / کہ بہر غسل میت بھی نہو تختہ زبرجد کا

وہ ہین مقبول حق جو نا قبول اہل عالم ہین / ملا ہے منزل مقصود سے جادہ خط رد کا

فرشتے اُنکو ڈالی مین لگا کر نذر دیتے ہین / جو پھل تازہ اُترتا ہے نہال لطف سرمد کا

غنا و فقر کے مضمون تو باندھے اے امیر اچھے / سنا کوئی غزل بھی اب کہ دل مشتاق ہے حد کا

غزل

خدا جانے کب آنا ہو چمن مین اُس سہی قد کا / مچا رکھا ہے کیون غنچون نے ڈنکا آمد آمد کا

اُسے دیکھا جو گلشن مین تو ساری سرکشی بھولا / زمین پر جھکے سرو باغ سایہ بنگیا قد کا

اُٹھائین دلپہ چوٹین جب گیا بے یار دریا پر / حباب و موج کو کیونکر نہ سمجھون پھری گد کا

کبھی گھبرا کے دریا پر جو بین فرقت مین جاتا ہون / زبان موج پر آتا ہے جملہ خیر باشد کا

موئے پر آئے تو معشوق آسے قبر عاشق پہ / دکھائے تو دکھائے کچھ اثر تعویذ مرقد کا

درِ محبوب بالش کوچۂ محبوب مسند ہے
نہ مین خواہان ہون بالش کا نہ مین خواہان ہون مسند کا

خیال آبرو رکھتے ہین ناحق عاشق ابرو
الف ہر چند ہے اس لفظ مین لیکن ہی بے مد کا

مصور نقشہ جب اس نازنین کا کھینچنے بیٹھا
کمر کا یہ پتا رکھا کہ خط کھینچا ندارد کا

سیاہی سے یقین ہے پنجۂ مژگان شہیر ہو
جو شانہ مہر کا پنجہ ہو اُس زلف مجعد کا

پھبکتی چھوڑدی اب خوشنویسی کلب ہے شوق اسکو
دوات و خامہ لاؤ طاق پر رکھدو پھری گدکا

نہین ہے طفل میرا دل نہ بہلے گا نہ بہلے گا
تماشا چرخ دکھلائے نہ امثال مجدد کا

کہے دن کو جو وہ شب مین کہین تارے نکل آئے
مناسب چاپلوسی ہے زمانہ ہے خوشامد کا

خیال گردش چشم بتان مین موت آئی ہے
یقین ہے گیند آہو ہوا گیند مرے قد کا

کمر کا وصف کرنا صاف حال غیب کہنا ہے
دہن کی مدح لکھنا کھولنا ہے قفل ابجد کا

کسی سے وارِ شمشیرِ قضا کا رک نہین سکتا
امیر اسمین سہارا ہے نہ جوشن کا نہ جیلقد کا

سنائی مین نے جسدم یہ غزل معنی شناسونکو
کہا صد آفرین اسمین ہی جو مضمون ہے آمد کا

فصاحت اسکو کہتے ہین بلاغت اسکو کہتے ہین
مزہ ہر شعر مین ہے انتہا کا ذائقہ حد کا

جو نقطہ ہی وہ خال روے مہرویان پہ طرہ ہی
عیان ہر سطر سے ہے سلسلہ زلف مسود کا

جو شعر وصف عارض ہی کہین گل سے بھی نازک ہی
بلندی سرو کی رکھتا ہے جو مضمون ہی قد کا

مگر توصیف رخسار و خط و گیسو سے کیا حاصل
وظیفہ تھا جوان ہیتیو نہین ہوتا وصف احمدؐ کا

ہوئی عبرت مجھے پھیری عنان اپنے طبیعت کی
ارادہ بندھگیا وصف جناب خاص سرمد کا

لگا کرنے مین قرآن کی تلاوت پھاڑکر پوتھی
ہوا مسجد مین داخل چھوڑ کر میخانہ موبد کا

کہو عشاق احمدؐ سے کہ آئین جھکے سننے کو
قصیدہ اک نیا پڑھتا ہون مین نعت محمدؐ کا

مطلع

الف آدم مین ہے ممدود احمدؐ مین ہے بے مد کا
سبب یہ ہی کہ وان سایہ تھا یان سایہ نہ تھا قد کا

بلاؤن سے نہ بچے جو نام لے دل سے محمدؐ کا
اثر میم مشدد مین ہے ذوالقرنین کی سد کا

جو آنکھین ہون تو نام پاک سے پیدا ہے یکتائی
کہ آغوش احد مین جلوہ گر ہے میم احمدؐ کا

نہ ہے خاطر جو دنیا سے بلایا حق نے پاس اپنے
رہا ان ہمراہ قاصد کے گیا ہے یہ خوشامد کا

مگر حاجی انھین کا سنگ در اسکو سمجھتے ہین
لیا کرتے ہین کعبہ مین جو بوسہ سنگ اسود کا

شروع دفتر امکان مین بسم اللہ کے بدلے
قلم نے نام لکھا لوح پر پہلے محمدؐ کا

فلک پر ہون نہ کیونکر دیدۂ شمس و قمر روشن
لگایا کرتے ہین آنکھونمین سرمہ خاک مرقد کا

فلک طاؤس کی صورت جو ابتک رقص کرتا ہی
کبھی دیکھا تھا جلوہ ابروے گیسوے احمدؐ کا

جدا رکھا ہے مجھے اُس روضۂ پرنور سے ابتک
بُرا ہو طالع بد کا بُرا ہو طالع بد کا

جو اپنے دوست کا ہو دوست سکو دوست ہوتا ہے
خدا کا کیون نہ عاشق ہو جو عاشق ہی محمدؐ کا

بہت ہے ناز حسینان عجم کو تیز طبعی پر
مگر جوہر نہین دیکھا مری تیغ مہند کا

الٰہی ہو گذر تعلیم گاہ بزم مولا مین
جھکے ایسا کہ شکل دال بنجاے الف قد کا

کمی اُس سے نہین کی مین نے بھی توصیف حضرت مین
تہیدی گو کہ موجد ہے اس آئین مجدد کا

یہان سے لکھ کے پھر دو چار مطلع مدح کرتا ہون
شگفتہ تا دوبارہ دل ہو مشتاقانِ احمدؐ کا

مطلع

ظہور آخر ہے اوّل انبیا سے نور احمدؐ کا
بجا ہے گر لقب ہو اول و آخر محمدؐ کا

عبادت سے نہین خالی تماشا اُسکی مسند کا
کہ ہر بوٹا ہے ٹھپا جلد قرآن مجلد کا

نگینہ نامور کیا خاک ہو چرخ زبرجد کا
نبے جب تک نہ انہین بیل بوٹا اُسکی مسند کا

الٰہی آئے وہ جھونکا ہوائے شوق بیحد کا
اڑا لیجائے دکھلا دے مجھے روضہ محمد کا

مجسم کرکے نور اپنا خدا نے عرش سے بھیجا
ادا ہو شکر کیا بندون سے اُسکے لطف بیحد کا

بلاؤن سے امان خلقت نے لو رہائی پائی
ہے اب رہنا نہ رہنا ایک ذوالقرنین کی سد کا

سنائین کیسی گوش سامعین کو غیب کی باتین
کیے لب وا تو دروازہ کھلا اسرار سرمد کا

خبر دیتے رہے ہر رسل سب اپنی اپنی امت کو
زمانے مین نہ تھا کب شور اُن کی آمد کا

چلے جس سرزمین پر اُس کو کعبہ کی زرنگی دی
شرف ہر سنگ کو ہے نقش پا سے سنگ اسود کا

ہوئی کیسی کہان ثانی کہ یہ دونون ہین لاثانی
خدا کا دوسرا کوئی نہ سایہ آپ کے قد کا

وہی سایہ وہی قد تھا کہ تھے ظل خدا حضرت
جدا کرنا بہت دشوار تھا حرف مشدد کا

تھکا جب ڈھونڈھ کر سمجھا غلط فہمی سے وہم اپنا
کہ ہے رخت سیاہ کعبہ سایہ آپ کے قد کا

کیا یہ پائمالی گیسوئے مشکین کی خجلت نے
سما کر خاک مین پوشیدہ سایہ ہو گیا قد کا

گمان ہوتا ہے جنت سے وہی اترا عبا ہوکر
اُٹھا رکھا تھا جو اللہ نے سایہ محمدؐ کا

یہی سب مجمع اعجاز کب تھے مثل حضرت کے
ملا تھا اُنکو تو ایک ایک پارہ اس مجلد کا

وہی تو چرخ اخضر ہے جو روز خلقت آدم
گرا تھا تاج نورانی سے آویزہ زمرد کا

سکونت کی جگہ درکار تو مخلوق کی تھی اُن کو
یہی باعث ہوا بنیاد نہ طاق زبرجد کا

حوادث سے ہون ایمن کیون نہ جو ساکن ہین مدینے کے
کہ بسم اللہ کا گنبد ہے گنبد اُن کے مرقد کا

غش آجائے جو موسیٰ اُس تجلی زار کو دیکھین
چراغ طور ہے رخشان کلس روضے کے گنبد کا

ہوا یہ عندلیب سدرہ کی منقار رکھتی ہے
کہون گلگیر بنکر گل ہین اُنکی شمع مرقد کا

وہ مستغنی مجاور ہین کہ جنکے سامنے سلطان
ادب سے دم بخود ہین منہ نہین پڑتا خوشامد کا

برادر دونون جبرئیلؑ و علیؑ ہین نوری و خاکی
ادھر بھی ہے اُدھر بھی سلسلہ ثابت محمدؐ کا

ہوے ہین جمیع امکان و قدم ذات مقدس مین
عجب اِس خسرو دین کو خدا نے دی ہے بیداری
دو عالم کے دو شالے کو ملی ہر گز نہ زیبائش
حکومت دین کی پاکر جو بانٹی بیل ہاتھ آیا
خدا کے نور کے ہمراہ نور مصطفےٰ دیکھا
بچی طوفان سے کشتی آکے ٹھہری کوہ جودی پر
خلیل اللہ پر کیسی گلستان ہو گئی آتش
بٹھایا تخت شاہی پر مہ کنعان کو زندان سے
رہائی پائی قید بطن ماہی سے جو یونس نے
کبھی ایوب کے شافی کبھی یعقوب کے حامی
بنا آیات قرآن کی ہے اُن کی ذات سے محکم
اصول خمسۂ اسلام جو مشہور ہین پانچون
فروع دین جو ششگانہ ہین شایع اہل ایمان مین
قمر کو کس طرح کرتی نہ وہ انگشت دو ٹکڑے
مشکک معجز شق القمر مین کچھ جو شک لاے
شجر مانند انسان بڑھکے استقبال کو آے
دل انسان کو کیا اُسکا گوارا ہو غم فرقت
بجا سبز و سیہ ہے جامۂ فیروزہ و نیلم
شکم پر سنگ اسود اور فاقہ سے شکم خالی

محمدؐ مین یہی مطلب تو ہے میم مشدد کا
کہ مخمل خواب سے واقف نہین ہے اُسکی مسند کا
لگایا حاشیہ جب تک نہ اُس مین اُسکی مسند کا
کلیم اللہ کو چھوٹا سا بوٹا اُس کی مسند کا
مزا موسیٰ سے پوچھا چاہیئے تکرار بیحد کا
کہا جب نوح نے یارب بچا صدقہ محمدؐ کا
ہوا مشکلکشا موجہ نسیم باغ احمدؐ کا
جہان دشوار تھا آزاد کرنا کیسا مقید کا
اشارہ یہ بھی تھا اک نون ابروے محمدؐ کا
بھر اُدرِ عنایت سے نہ دامن کسکے مقصد کا
قیام اُنکے سبب کعبے کے ارکان مشدد کا
مخمس آپ کے دیوان ارشاد موکد کا
مسدس آپ کے فکر مضامین مجدد کا
تخمین دو نقطۂ زرین کا طالب نقطہ ابجد کا
کرے دوبارہ تشدید سر کاف مشدد کا
ہوا جب جنبش مژگان سے ایما اُس سہی قد کا
کرے نالہ جگر جب چاک ہوے چوب مسند کا
ہوا یاقوت احمر گوہر دندان محمدؐ کا
ہوا ثابت کہ کعبہ بھی مقلد ہے محمدؐ کا

شب معراج کیا اُس مقتدا نے مرتبہ پایا
خلا مشتاق شہرہ قدسیون مین آمد کا

دکھایا صاف خرق والتیام ماہ کا عالم
جدا ہو کر ملا گیا نور حق سے نور احمدؐ کا

رکابون سے ملین آنکھین جھکایا سر کو قدمونپر
ملا جبریلؑ کو رستے مین کیا موقع خوشامد کا

کئے آٹھون فلک طے دم مین پہونچے عرش اعلیٰ پر
قدم آگے بڑھا اُس واقف اسرار سرمد کا

دکھائی قوت بازو کمان قرب یون کھینچی
کہ عالم دو نون گوشونمین ہوا حرف مشدد کا

کہا جو کچھ کہ کہنا تھا سنا جو کچھ کہ سُننا تھا
وہی قائل وہی سامع سمان آواز گنبد کا

لگایا غوطہ اس بحر حقیقت مین شناور نے
گریبان جزر کا جس مین نہ دامن تھا کہین مد کا

گئے حضرت پھرے حضرت مٹی گرمی بستر کی
قدم تھا ایک ہی گویا در آمد و بر آمد کا

خدا سے جو ملا معراج مین نقد عطا اُن کو
دیا اُمت کو عقدہ کھولکر زلف معقد کا

محبت ہے میرے دلمین بھی اُس محبوب یزدا کی
اویس نیک خو جسطرح عاشق تھا محمدؐ کا

خدایا تو ہے منصف مین احد سمجھا جو احمدؐ کو
کہ دیوانہ جو مجرم ہو نہین ہے مستحق حد کا

نہ دولت کی تمنا ہے نہ حشمت کی ہوس مجکو
الٰہی عشق احمدؐ کا الٰہی عشق احمدؐ کا

زیارت کو چلون یارب پڑے یہ غل مدینے مین
غلام آیا محمدؐ کا غلام آیا محمدؐ کا

کلاہ فخر پھینکون چرخ پر جامے سے باہر ہون
نظر آئے مجھے جلوہ جو اُس روضے کے گنبد کا

بناؤن فرش پا انداز ہر دم اپنی آنکھون کو
سر مشتاق ہو اور آستانہ ہو محمدؐ کا

جبین سائی کرون ایسی کہ اس صیقل سے ظاہر ہو
چھپائے زنگ مین جوہر جو شمشیر مہند کا

ملے کیا لطف جب ہون روضۂ پرنور مین داخل
ریاض خلد مین ہو سامنا عیش مخلد کا

کبھی یون شوق کامل ہے در و دیوار کے چومے
لگاؤن سُرمہ آنکھون مین کبھی اُس خاک مرقد کا

سلیقہ گو نہین دربار کا لیکن توقع ہے
مجاور رحم کھا کر ڈھب بتادینگے خوشامد کا

عجب کیا اشک کی صورت گرین مولا کے قدمون پر
کرون مس یون شش مرقد کو جب آنکھون کے پردون
نسیم لطف کا جھونکا الٰہی کوئی چلجائے
دعا مانگو عقیدت سے مجاور سب کہین آمین
سلامت رکھ مرے کلب علی خان بہادر کو

نکلکر تیلیان دونون کہ شوق بوسہ ہے حد کا
ضیائے دیدۂ دل کو بڑھائے نور مرقد کا
شگفتہ مثل گل ہوجائے غنچہ دل کے مقصد کا
الٰہ العالمین صدقہ ضریح پاک احمد کا
محمد نام جو ہمنام ہے تیرے محمد کا

زیادہ ملک ہو اُسکا بڑھا اقبال و دولت کا
جہان مین اُس سے روشن نام ہو اُسکے اب و جد کا

قصیدہ در منقبت

کیونکر نہ کرون ملک معانی کو مین تسخیر
آسے جو تعلی یہ مری ہمت عالی
جو معنی روشن ہے وہ ہے غیرت خورشید
سر کش مری زمی سے کبھی بڑھ نہین سکتے
انصاف کی چھوٹے دم افشانہ رعایت
دل صاف زبان صاف سخن صاف ہین میرے
طائر اُڑتے آتے ہین ٹھہر جاتی ہین نظرین
عکس آئینے مین میرے اشارے سے ہے گویا
جا سکتے ہین کب اُڑ کے کہین مرغ مضامین
شعر اپنے بیاض دل غلمان یہ جو لکھون
ہو صاحب معنی تو معانی مرے سمجھے

خامہ ہے مرا دست ید اللہ کی شمشیر
دشوار نہین قلعۂ افلاک کی تسخیر
سودا نہین جبکو جو کرون ہمسر کو تسخیر
لہر آب کی شعلے کے لئے بنتی ہے زنجیر
پروانہ کرون مین قلم شمع سے تحریر
موتی کی لڑی ہے کہ مسلسل ہوی تقریر
داد و صفت ہے وہ مرے لحن مین تاثیر
لب میرے جو ہلتے ہین تو بول اُٹھتی ہے تصویر
وابستۂ فتراک ہین سب صورت نخچیر
ہے مرو ناب حور سیاہی پئے تحریر
ہو صاحب توقیر تو جانے مری توقیر

خنزرہ باطن سے ہے مری غفلت ظاہر
جو بات مرے منھ سے نکلجاے وہی ہو
قُل نکلے زبان سے جو مری ہو قُم عیسے
ٹھہرے نہ قدم ایک کا میدان سخن مین
ہون مین وہ سخنور کہ لکھا نام جو میرا
سُن سُن کے مجھے گرم طبیعت ہوے شاعر
دیتے ہین مزہ قدر شناسان سخن کو
کہتا ہون وہ سنتا ہون جو اُستاد ازل سے
وہ خسرو اقلیم سخن ہون کہ جہان مین
تھے قبضۂ خسرو مین معانی کے جو کشور
جب مصحفی و میر پے تہنیت آئے
بیچارہ ہوس کیا ہے کہے گا جو قصیدہ
البتہ مقابل ہین مرے عرفی و فیضی
لطف سخن تازہ کہان اُن کے سخن مین
ہر نقطے مین یان مرو مک آسا ہے زمانہ
سو طرح کا بخشا ہے مجھے علم خدا نے
روکین جو علائق نہ رُکے میری طبیعت
میدان سخن جیت لئے مین نے ہزارون
یہ عز و شرف اُسکی غلامی سے ہے حاصل

یوسف کی زیارت ہی مرے خواب کی تعبیر
گویا ہون زبانِ قلمِ کاتبِ تقدیر
وان جی اُٹھے مردہ تو یہان بول اُٹھے تصویر
چلجاے اگر میری زبان صورتِ شمشیر
سجدے کو سرِ لوح جھکا خامۂ تقدیر
ذرون نے جو پائی ہے تو خورشید سے تنویر
یہ لفظ یہ معنی جو ہین مثل شکر و شیر
ہون صورت طوطی پس آئینۂ تقدیر
شہرہ ہے مرا حکم کے مانند جہانگیر
سب مین نے گئے تیغ زبان کھینچ کے تسخیر
تھوڑی سی زمین دی انھین اُس ملک مین جاگیر
ایسے تو بہت ہین مرے گلشن مین عصافیر
پر فرق ہے اتنا مین جوان طبع وہ ہین پیر
کہتا ہون دوائین تو بدل جاتی ہے تاثیر
سمجھے نہین ہے جنکی نظر مین مری تحقیر
قرآن مرا دل ہے تو ہے سینہ مرا تفسیر
پڑتی ہے بھلا پاے نگہ مین کوئی زنجیر
بازو ہین قوی جھولتی ہے عرش پہ شمشیر
جو صاحب قنبر ہے دلا جسکی ہے اکسیر

پیدا جو ہوا بعد وہ آدم کے عجب کیا ۔ تقدیم کی مانع نہین کچھ لفظ کی تاخیر

مزدور براہیم ہین وہ صاحب خانہ ۔ حق ہے کہ ہوا کعبہ اُسی کے لئے تعمیر

جان بخش خلائق تھا اگر نطق مسیحا ۔ جان بخش مسیحا ہین وہ حضرت دم تقریر

محروم نہ انسان نہ زیارت سے فرشتے ۔ تھے آپ زمین پر تو سر عرش تھی تصویر

لائے جو تصور رُخ پُر نور کا دل مین ۔ خانہ کف مانی مین ہو شمع شب تصویر

پیوستہ وہ ابرو نہین بالائے رُخ صاف ۔ مومن سے ہے مومن سحر عید بغلگیر

ابروے حرم چاہ ذقن چشمۂ زمزم ۔ رُخ صورت قرآن خط شبرنگ ہے تفسیر

وحشی جو کرے دلمین خیال گل عارض ۔ بُلبُل کا ترانہ ہو اُسے نالۂ زنجیر

اِک لمعۂ رخسارۂ پُر نور تھا وہ بھی ۔ موسیٰ کو جو آئی تھی نظر طور پہ تنویر

منقوش نہین کسمین شبیہ رُخِ والا ۔ پروے ہین مری آنکھ کے اوراق تصاویر

آئے وہ رُخِ پاک نظر خواب مین جسکو ۔ رضوان اُسے دے داخلۂ خلد کی تعبیر

افلاک جو اوراق ہون اشجار قلم ہون ۔ ممکن نہین شمہ بھی ہو اوصاف کا تحریر

کرتا ہون رقم اور بھی کچھ مطلع رنگین ۔ اُمید ہے پاؤن چمن خلد مین جاگیر

مطلع

چھوٹا جو کبھی دست مبارک سے کوئی تیر ۔ نسرین فلک اوج فلک پہ ہوئی نخچیر

کس روز وہ ظالم کو نہین دیتے ہین تعزیر ۔ ہین تیغ کے جوہر قدم تیغ مین زنجیر

کافی ہے فقط خلق نہین حاجت شمشیر ۔ اقلیم دل خلق اشارے مین ہے تسخیر

کیونکر نہون جبریل امین تابع فرمان ۔ اُستاد کی خدمت پہ شاگرد ہے توقیر

ق

ہو لطف جو حضرت کا نہ انسان کا معالج ۔ اخلاط مین تفریق عناصر مین ہو تغییر

پانی کی طرح آگ پگھل کر ابھی بہ جائے ۔ گرمی پہ چڑھے آب مین ہو آگ کی تاثیر

ق

بخشے نہ اگر رنگ اثر حکم معلّیٰ — باطل ہو نباتات وجمادات کی تاثیر

گُل ہون کبھی تحریک ہوا سے نہ شگفتہ — دے رنگ جواہر کو نہ خورشید کی تنویر

اشیاے جہان سے جو کرین دفع ضرورت — زخمون کیلئے مشک مین مرہم کی ہو تاثیر

حکم آپ کا جسروز سے محتسب شرع — ہے زخم کے بھی جور کو اندیشۂ تعزیر

ہین عہد مین حضرت کے جو اسلام سے باہر — حاصل نہین کچھ اُن کو بجز خجلت وتشویر

غزاو ہُبل حکم خدا سے ہون جو گویا — اصنام پرستون کی کرین آپ وہ تکفیر

عاشق کا دل آزار نہین غمزہ معشوق — اسدرجہ ہے آوازۂ انصاف جہانگیر

دیوانۂ الفت کا ذرا دل جو کرا ہے — غل گیسوے محبوب کرے صورت زنجیر

خونریزی انسان تو کہان خوب ہے ایسا — سیماب کو کشتہ نکرین صاحب اکسیر

مظلوم سے ہے نرم یہانتک دل ظالم — پانی سے شرر سنگ سے شیشہ ہے بغلگیر

اُڑ اُڑ کے جو خس دیدۂ مردم مین پڑے ہین — اس جرم پہ گلیون مین ہوا ہوتی ہے تشہیر

کیا فیض ہے خاطر کبھی دشمن کی نہ توڑی — جب کچھ نہ ہوا بخشدیے شپر و شبدیز

کفار ہون کیا آپ کی شمشیر سے جانبر — ہین طعمۂ شہباز اجل مثل عصافیر

پروا نہین اعدا ہین اگر منکر جرأت — مٹتے ہین مٹانے سے کہین جوہر شمشیر

مولا کا جو دشمن ہے کہین سگ سے ہے بدتر — کب بلعم باعور ہے ہم طالع قطمیر

پرواز عدد بہر عدد مرگ عدد ہے — جس طرح یہ ہے مور حق مور مین شمشیر

ہو سیر مرقع کی جو منظور عدد کو — طوفان کی طرح غرق کرے قلزم تقدیر

جلنے کی تمنا جو کرے مردۂ دشمن — تم اُسکو مسیحا کا ہو قصاب کی تکبیر

کام آئے مخالف کی سپر خاک دم جنگ — کاٹے پر جبریل کو جب آپ کی شمشیر

وہ آئینۂ تیغ مصفا ہے کہ جس مین
کفار کو آتی ہے نظر موت کی تصویر

مومن کے لیئے ہے وہ کلید درِ جنت
کفار کا جادو ہے جہنم کا یہ شمشیر

پڑ جائے اگر بحر مین اِس تیغ کا پرتو
پیدا ہوا بھی آگ مین تیزاب کی تاثیر

کھنچ جائے یہ جب ایک کو دو دو کو کرے چار
زیبا ہے جو اس تیغ کو کہیئے مد توقیر

پانی مین جو ماہی ہے ہر اک حلق بریدہ
شاید کبھی دریا مین پڑا پرتو شمشیر

تیزی سے طبیعت مین ٹھہرتا نہین مضمون
کیونکر ہو صفت اسپ سُبک خیز کی تحریر

پرواز کرے کاغذ بادی کی طرح سنگ
نقاش اگر کھینچ دے اس اسپ کی تصویر

کیا ٹھہرے کوئی سامنے اُسکے سر میدان
چلنے مین یہ ہے تیر چمکنے مین ہے شمشیر

وہ تیز کہ مشرق سے جو مغرب کو روان ہو
پہونچے صفت گرد نہ خورشید کی تنویر

تیزی کا تصور دل مجرم مین جو گذرے
ٹھہرانے سے قاضی کے نہ ٹھہرے کبھی تقصیر

تنویر جبین روشنی چہرۂ ایمان
گردن کی بلندی صفت نعرۂ تکبیر

تعریف کرے کیا یہ امیر آپ کی شاہا
توصیف ہے دریا صفت کوزہ ہے تقریر

یا شیر خدا دست خدا بازوے احمد
مین بھی ہون تمھارا سگ در صورت قطمیر

ہو روز قیامت نظر چشم عنایت
کوثر کا ملے جام جنان مین مجھے جاگیر

قصیدہ در نعت

اے خضر بھول گئی تھی مجھے راہ تگ و تاز
وقت پر آگئے تم عمر تمھاری ہو دراز

آئی ہر گام جو در پیش رہ ناہموار
یہ بھی تھا ایک زمانے کا نشیب اور فراز

آبلے آنکے پڑے پانو پہ ہر ایک قدم
سوزنی خار مغیلان کی رہی پا انداز

رحم اللہ کو آیا کہ تھین بھیجد یا — شکر کیونکر ہو ادا ہے وہ بڑا بندہ نواز
اُب جو حضرت کا طریقہ ہے وہی راہ مری — مقتدی کیون نہون جب آپ سا ہو پیش نماز
رہنمائی سے تمھاری سر منزل پہونچون — سہل ہوجائے یہ راہ سفر دور و دراز
مہربان خضر ہوئے مجھسے کہا کون ہے تو — کسطرف کا ہے ارادہ ہے کدھر رخ نیاز
عرض کی مین نے مسافر ہون زیارت کاہی عزم — کشور ہند سے ہون عازم اقلیم حجاز
حضرت خضر بغلگیر ہوے سُنکے یہ بات — کردیا ذرے کو خورشید کیا وہ اعزاز
خندۂ زیر لبی کر کے ہوے گرم سخن — قصد اپنا بھی وہین کا ہے مگر بعد نماز
تو رواں ہشیار اس دشت سے ہو چار قدم — راہ سیدھی ہے مگر ساتھ خدا بندہ نواز
اب نہ رہزن کی ہے دہشت نہ کسی غول کا ڈر — نہ کسی جا کسی رستے مین نشیب اور فراز
عرض کی مین نے جو فرمان ہو ٹھہر جاؤن کہین — گو مکان کوئی سفر مین نہین جز قصر نماز
آپ کے ساتھ چلون تا نہ رہے کچھ کھٹکا — خار دامن پہ مبادا ہو کوئی دست انداز
خضر بولے کہ نہین یہ نہین فرمان خدا — کام ہین اور بھی مجکو نہین کہنے کے وہ راز
تو نہ کر خوف کہ تائید خدا ہے ترے ساتھ — دم مین پہونچے گا اگر شوق ہے بال پرواز
حسب فرمان خضر مین نے بڑھایا جو قدم — آئی اک جنبش مژگان مین نظر خاک حجاز
دور سے روضۂ اقدس پہ پڑا دیدۂ شوق — حبذا روضہ کہ ہے برج نجوم اعجاز
حبذا روضہ کہ ہے مرکز پرکار فلک — حبذا روضہ کہ ہے عرش جہان پا انداز
نقش وہ نقش کہ خود جسپہ ہے نقاش کو فخر — صنع وہ صنع کہ خود جسپہ ہے صناع کو ناز
در و دیوار سے اس گھر مین برستا ہی یہ نور — ہو روا شرع مین شب کو جو پڑھین دن کی نماز
باب وہ باب کہ کہتے ہین جسے باب قبول — پردہ وہ پردہ کھلے جس سے سرا پردہ راز

خوشنما حلقۂ خور مردمک چشم پری
یا کوئی خاتم انگشت عروس طناز

روزنون سے ابھی آنکھونکو بدل لین آہو
پر یہ ڈر ہے نہ کہین مشک کی بو ہو غماز

اس قدر شوق لب بام کا رکھتے ہین طیور
سایہ مرغ کی ہے مرغ سے اونچی آواز

چادرین نور کی روضہ مین بچھائین بے فرش
چرخ پر سیم و زر شمس و قمر کر کے گداز

دل محمود لئے قبر سے آتا ہے یہان
بہر جاروب کشی سلسلۂ زلف ایاز

جس طرح گرد سر شمع پھرین پروانے
کرتے ہین اُسکے حوالی مین ملائک پرواز

خلد مین حور کا نظارہ اُسی کو ہے حلال
ملگیا اِس در اقدس سے جسے حکم دراز

آکے اس روضہ کی دیوار پہ چسپان ہوگا
تھی یہ امید سکندر جو ہوا آئینہ ساز

جانب قبلہ ہو جس طرح رخ قبلہ نما
کعبۃ اللہ کا اس در کی طرف روے نیاز

آے روضہ مین زیارت کو جسے ہو منظور
کہ در آئنہ ہے روے بد و نیک پہ باز

قلب ہوجاتے ہین اس روضہ مین ہر غش سے بری
جس طرح بوتہ زرگر مین طلا پا کے گداز

لحظہ لحظہ ہے کرامت سے کرامت ظاہر
صبح تا شام ہوا کرتے ہین لاکھون اعجاز

کیا مقام ادب و ضبط نفس ہے کہ جہان
توڑیے سنگ سے چینی تو نہ نکلے آواز

ہر مجاور کو عجب رتبہ خدا نے بخشا
خسرو شرق کو بھی جس کی غلامی پہ ہے ناز

وصف روضہ تو لکھا اب کہون معراج کا حال
ہے مثل رات تو کوتاہ ہے افسانہ دراز

ذکر معراج نے بخشا یہ طبیعت کو عروج
مرغ مضمونکی ہے بے بال و پری مین آواز

آئے جبریل امین لائے سبک سیر براق
طے ہوئی چشم زدن مین وہ رہ دور و دراز

سر سے آنکھون سے جو رکھا در دولت پہ قدم
کبر کے سامنے یون عجز ہوا نکتہ طراز

مدواے لطف کہ معلوم نہین رسم ادب
عفو اے ناز کہ معلوم نہین طرز نیاز

بزم سب غالیہ سا پر کہین خوشبو نہ مشام
کب زمین عطر کی رکھتی ہے نشیب اور فراز

دائرہ وہ کہ جسے دائرہ کہنا ہے خطا
نہ حد و سمت نہ انجام نہ اس مین آغاز

کچھ عجب بزم کہ تھی بزم کے اطلاق سے دور
عود بے مجمرہ و نغمۂ بے پردۂ ساز

ہم بغل شانہ سر زلف رسا سے لیکن
نہ کوئی زلف مسلسل نہ کوئی دست دراز

ہوئی بے ذائقہ و شامّہ حاصل سر دست
بوے بے بادۂ عطر اور مے شیشہ گداز

وہ سوالات و جوابات کہ ضمن وحدت
ایک ہو جیسے کہ آواز سے مل کر آواز

کیون نہ خورسند ہو مرغ نظر دیدۂ دل
ہوا اُسے شاخ نشیمن جو کلہ گوشۂ ناز

کیا گلستان نزاکت تھی وہ محفل کہ جہان
گوش گل کو بھی گران طائر بو کی آواز

بنی طلعت تھی نئی شکل کی وہ طاعت گاہ
ایک محراب و حرم ایک مصلی اد نماز

کشف اسرار حقیقت سے بڑھی اور امید
عقدہ کھلجائے تو ہو رشتۂ کوتاہ دراز

آپ کیا آپ کی اُمت بھی ہوئی اُس مین شریک
واہ کیا دست کرم سے در رحمت ہوے باز

سارے عالم مین پھرے آئے گئے کتنی دور
نہ گئی گرمی لبترا سے کہیئے اعجاز

کر یقین دیکھ ذرا اشک کو ندے دل مین جگہ
عقل رکھتا ہے تو افعی یہ نہو دست دراز

اور آیا ہے مرے دھیان مین مطلع دلچسپ
جسکے دو لخت ہین دو مصرع دروازۂ راز

مطلع

ہمسر عشق حقیقی نہین گو عشق مجاز
خوب تمثیل ہے پر قصۂ محمود و ایاز

پاس حضرت سے یہ خاطر ہے گنہگارونکی
حکم ہے حشر تلک باب اجابت رہے باز

اول عالم ایجاد ہے یون خلقت پاک
سورۂ حمد سے قرآن کا ہے جیسے آغاز

راے عالی کی اجابت کا جو اُن مین ہے اثر
ہین ستون کعبۂ اسلام کے ارکان نماز

بزم ایجاد مین کیا مثل ہو کوئی اس کا
روے پرنور ہو جب آئنہ عکس گداز

کون ہے اُسکے سوا واقفِ اسرار خفی
کون ہے اُس کے سوا محرم خلوتگہ ناز

حکم محکم سے ہمہ اشیا کی بدل دی تاثیر
میل سرمے کی ہوئی شہپر مرغ آواز

کعبہ رخسار دو ابروے خمیدہ قوسین
مثل عمر خضر و نوح دو گیسوے دراز

ق

واقف حکم شریعت ہون جو لا یعقل بھی
بلبلین باغ مین ہون پھر نہ کبھی نغمہ طراز

زخم چھیڑے بھی اگر نشتر مژگان کی طرح
صورت تار نگہ تار ندین کچھ آواز تو

بزم مین چلنے کی دیتے ہین جو مطرب رخصت
ساز کہتے ہین طبیعت ہے ہماری ناساز

حکم اُس کا ہو تو مثل نگہ چشم ابھی
آے پھر منہ کی طرف منہ سے نکلکر آواز

ذکر مین اُسکے ہے قرآن کی قرأت کا ثواب
سجدہ ہے اُس کے در پاک کا کعبہ مین نماز

فیض وہ ابر کہ سرسبز جہان کشت امل
بذل وہ بحر کہ ہے غرق جہان کشتی آز

کلک قدرت نے جو لکھا ورق حصر ثنا
جس جگہ چاہیے انجام لکھا وان آغاز

ہو بھلا اُس تن پرنور کا سایہ کیونکر
جس کا ثانی ہو عدم جیسے خدا کا انباز

خلد مین پیرہن حور ہون محتاج عبیر
تحفہ لے جائین ملائک نہ اگر خاک حجاز

دل عشاق سے اِس نقش قدم کے آگے
حک ہے نقطے کی طرح نقش حسینان حجاز

دست بدعت کی درازی سے ہی ایسی نفرت
حکم ہے خواب مین فتنہ نہ کرے پاؤن دراز

ذات یکتا کو کیا جب سے ضیا بخش وجود
آفرینندہ ہفتاد و دو ملت کو ہے ناز

راستی تنگی عالم سے نہ احباب کی جاے
جنتری مین جو کھنچین تار تو ہون اور دراز

جو ریا کار ہین ظاہر مین فقط تابع شرع
پردہ بوے حقیقت ہے انھین رنگ مجاز

دو اغیار یہ ساجد ہین جو اس در کے سوا
پشت بر قبلہ پڑھا کرتے ہین جفہم نماز

یا نبی آپ کے جانیسے سوے خلد برین	کیا جہان برہم دور ہم ہے در فتنہ ہے باز
خندۂ گل مین بھی ہے گریۂ شبنم کی روش	کسقدر گلشن عالم کی ہوا ہے ناساز
دیجئے حکم کہ کوتاہ کرے تیغ غضب	مثل گیسوے بتان دست ستم ہو جو دراز
نہ رہے گردش ایام کی یہ نیرنگی	نہ کرے شعبدہ بازی فلک شعبدہ باز
پھر وہی خوف عدالت سے ہو صحرا پر خوف	گرگ کو دوستی میش ہو سرمایۂ ناز
مرگ چھالہ ہو غزالون کو تن شیر کا پوست	آشنا ہو نہ کبوتر کے لئے چنگل باز
اور دو مطلع دلچسپ سناؤن اسجا	مثل مفتاح کشایندہ قفل در راز

مطلع

ہو اگر عہد ہمایون مین وہ فتنہ پرواز	کار مقراض کرے سایۂ گیسوے دراز
خضر کی طرح یہ طاعت کو ملے عمر دراز	کہ قضا ہو نہین سکتی ہے مصلی کی نماز
دفع ظلمت ہی یہانتک کہ ہی محمود کو خوف	کہین جاتی نہ رہے ظلمت گیسوے ایاز
ایک ایک معجزہ اورونکو خدا نے بخشا	وہ دیے اور دیے اسکو ہزارون اعجاز
جتنے لشکر مین تھے سب ایک طبق سے ہوے سیر	دعوت تنگ ہوئی دست مبارک سے دراز
کافرون نے جو نبوت کی گواہی چاہی	سنگریزون نے سر دست سنائی آواز
تیغ انگشت مبارک سے ہوا ماہ دو نیم	کس پر اظہار نہین شق قمر کا اعجاز
طفل دو مردہ جو تھے زندہ ہوے اٹھ بیٹھے	قم ہوئی جب دہن تنگ سے نکلی آواز
چاہ بے آب مین فوراً ہوے چشمے جاری	حبذا معجزہ آب دہن شاہ حجاز
ہیزم خشک ہوئی دم مین درخت سرسبز	کس نے دیکھا نہ تماشاے بہار اعجاز
کس فرشتے نے نہ تعلیم سے حصہ پایا	کس پیمبر کے نہ حامی ہوے سلطان حجاز

نام حضرت کا لیا مشکل یعقوب کٹی
ہجر فرزند تھا ہر چند بہت صبر گداز

یاد مولا مین نہ معلوم ہوا صدمۂ درد
گو کہ تھی مدت بیماری ایوب دراز

چاہ زندان مین وہ یوسف کے کبھی تھے ہمدم
بطن ماہی مین وہ یونس کے کبھی تھے دمساز

غرق ہونے سے بچی کشتی طوفانی نوح
جب ہوا کوہ وقار آپ کا لنگر انداز

کسکی آواز تھی وہ طور پہ بالاے شجر
لن ترانی کی جو موسیٰ نے سنی تھی آواز

خاک سے چرخ چہارم پہ جو عیسیٰ پہونچے
فیض حضرت سے ملا انکو یہ اوج تگ و تاز

سجدہ آدم کو نہ کسطرح فرشتے کرتے
صلب مین اُنکے تھا نور رشہ کونین نواز

یا نبی آپ کی تعریف کہان ممکن ہے
بحر آجاے سبو مین یہ ہے کس مین اعجاز

عرض کرتا ہی یہ اب عطف عنان کرکے اسیر
مین تو اک ذرہ ہون خورشید ہو تم ذرہ نواز

بخت برگشتہ عدو خلق زمانہ بے رحم
آفتین لاکھ ہین مین اک فلک فتنہ طراز

سوزش غم نے دیے ہین یہ مجھے دل پہ داغ
شمع کی طرح ہوا ہون ہمہ تن سوز و گداز

گرم افغان وہ مرا دل ہی کہ جس باغ مین ہے
نہ لب برگ نہ غنچے کا دہن بے آواز

یا نبی پانی ہے مری موے مژہ کے آگے
موج دریا کی طرح زلف عُروسان طراز

داغ سودا جو سویدا کی طرح ہے دل مین
مردم دیدۂ محمود ہے ہر خال ایاز

ایک مین کیا کہ زمانے مین سوا غم کے ہے کیا
جو ہے جور و ستم چرخ سے ہی شکوہ طراز

بہتے ہین روز ولادت کیطرح نزع مین اشک
الم انجام زمانے کا الم ہے آغاز

ید طولیٰ ہے مرے بخت کو کوتاہی مین
جسطرح دست خدا رزق رسانی مین دراز

آپ چاہین تو یہ سب عقدۂ دشوار ہون حل
سر سے ٹلجاے بلاے فلک شعبدہ باز

ایک مدت سے ہوس ہی کہ زیارت ہو نصیب
سرمۂ دیدۂ مشتاق کرون خاک حجاز

اب ذرا درد جدائی کی نہین تاب مجھے
آتش شوق مرے سینے مین ہی صبر گداز

بیٹھتا ہون ہر روز اسی اُمید پہ مین
کہ کوئی قافلہ جاتا ہو اگر سوے حجاز

مین بھی ہمراہ چلون اُسکے بعد شوق و ادب
سر سے آنکھون سے کرون قطع رہ عجز و نیاز

روضۂ پاک مین پہونچون تو یہ حاصل ہو شرف
میرے طالع کی قسم کھائین جو ہین واقف راز

سُرمہ وہ خاک قدم کا مری آنکھو نین لگے
صاف مانند نگہ ہوتی ہے جس سے آواز

آپ کے فیض سے پیدا ہو یہ بیتابی دل
جلوہ گر شاہد معنی ہون کھلے پردۂ راز

موقع طول نہین قفل خموشی ہے ادب
ختم اس بات پہ ہے بس سخن اے بندہ نواز

گرم جس روز کہ ہو محکمۂ روز جزا
کیجئے اپنی شفاعت سے مجھے بھی ممتاز

کیا عجب ہے یہ قصیدہ جو پہونچ جائے وہان
شوق مین آکے کرے مثل کبوتر پرواز

قصیدہ

نشاط دہر سے ہو کس طرح یہ دل مانوس
کہ چار دن کی یہ مہمان ہے مثل ترم عروس

کسیکے سر پہ جو پھرتا ہے چتر بیاہ کے روز
مین جانتا ہون یہ ہے رقص مستی طاؤس

قیام کی کسے اُمید ہے رہے نہ رہے
یہ عمر راہ ہوا مین ہے شمع بے فانوس

زوال نعمت الوان کی دے رہی ہے خبر
عبث عبث نہین ملتی مگس کف افسوس

الٹ کے دیدۂ اعمیٰ ہے ساغر جمشید
پلٹ کے جام گدائی ہے تاج کیکاؤس

بڑھے جو سن تو گھٹے اور مثل شعلۂ شمع
اس انجمن مین ہے کیا جز ترقی معکوس

نہین ہے تنگی بزم جہان سے جائے ادب
کہ جسم شمع سے چھپان ہو جائے فانوس

ہوا ہے دامن صحرا سے مدعا یہ خشک
زمین پہ گر کے نہین ہوتی آبرو محسوس

حکیم دہر ہے لیکن ہے بے تمیز حکیم — نہین غنی کو صحیح و مریض تک محسوس
اگر جناب کو درکار ہو علاج ورم — کرے طلا تن ماہی پہ ہل کے مغز فلوس
مقام اُسکا ہو کاجل کی کوٹھری تجویز — کوئی مریض کرے گر شکایت کابوس
دوائے ثقل سماعت نئی بتاتا ہے — کہ گوشوارہ بے گوش چاہئے ناقوس
دوائے تپ کوئی چاہے تو یہ بھرے دم سرد — دکھائے نبض جو کوئی ملے کف افسوس
غذا مریض جو پوچھے کہے کہ غم کھاؤ — یہ وہ غذا ہی نہین جسکو حاجت کیموس
شناخت ایسی کہے زرد جوب کو چکھ کر — مقام شک نہین صلا یہی ہی اصل السوس
نہ مانے مسئلہ طب مین جو جوک کر جاہل — کہے ہزار فلاطون ہزار بطلیموس
نئی زبان ہی نئے ہین لغت نئے معنی — سوائے کج کے کہے راست مطلب قاموس
حکیم کیا ہی بلا ہی غضب ہے آفت ہی — بدن مین ایک پرانا لباس دقیانوس
کسی کی قبر کا گنبد کہ گنبد دستار — جھکے جو فکر مین سر ہو ترقی معکوس
کہان سخن کوئی شیرین بجز ترشروئی — مقدمون کو کھٹائی مین ڈالتا ہی عبوس
فنا ہی ہاتھ سے اُسکے کھلی ہوئی ہے یہ بات — کہ حضرت ملک الموت کا ہی یہ جاسوس
دراز دست ستم ہے غرض زمانے کا — ہزارون چاک کیے اُسنے پردہ ناموس
جو چھپ کے قافلہ راہی ہو رہزنون سے کوئی — کہے یہ بانگ جرس سے کہ جلد ہو جاسوس
کسی کو تخت عروسی ہے تختہ تابوت — کہین ہی عقد کی شب بیوہ کوئی تازہ عروس
ہوے ہین دین سے بیگانے ایسے دنیا دار — جہاد در راہ خدا جانتے ہین قتل نفوس
پنہائے طفل کو زنجیر و طوق منت کے — اسی بہانے سے بیجرم ہو کوئی محبوس
شریعت خوار و زبون دور ہے کمینون کا — کہ شمس ذرہ ہے چمکے ہین مثل شمس شموس

گمان ہی زاغ کو مین ہونگا بلبل شیراز ۔ زغن کو زعم کہ مین ہون جواب طوطی طوس

بھنگے کہتے ہین ہم بھی ہین بادشاہ حبش ۔ بنا ہی شاہ جہان تاج رکھ کے سر پہ خروس

زمانہ داغے اسے گرم کرکے آہن تیغ ۔ طلب کرے کوئی زنجی اگر پر طاؤس

دہان گور کا لقمہ ہوا تن لقمان ۔ اجل کے دام سے نکلا ہی پھنسکے جالینوس

ہمیشہ خاص خدا پائمال ظلم رہے ۔ عیان ہی قصۂ اصحاب کہف و دقیانوس

کھنچا سر زکریا پہ آرۂ بیداد ۔ الم سے برگ شجر تاک ہوے کف افسوس

وہ بے گناہ چلی تیغ ظلم یحیی پر ۔ کہ زیست سے ہوئے الیاس و خضر تک مایوس

خلیل کو کفرہ نے جو آگ مین پھینکا ۔ اسی الم سے ہے کعبے کا ماتمی ملبوس

علی الخصوص شہیدون کا بادشاہ حسینؑ ۔ کہ تخت عرش ہے جسکے لئے مقام جلوس

چراغ کعبۂ دین شہسوار دوش رسولؐ ۔ امام سجدہ خاصان ایزد قدوس

اسی کے بزم کا ہی آفتاب ایک چراغ ۔ اسی کے باغ کا ہی آسمان اک جاؤس

کتاب مین جو لگائین وہ کحل خاک قدم ۔ عجب نہین جو ہون معنی کلام مین محسوس

جو مان سے کی سحر عید ہٹ لڑکپن مین ۔ خدا نے بھیجہ یا خود بہشت سے ملبوس

پسر رسول نے قربان کیا نواسے پر ۔ اس افتخار سے واقف نہین کہ روم کہ روس

ہمیشہ خواب مین کی آکے مہد جنبانی ۔ یہ جبرئیلؑ تھے سبط رسولؐ سے مانوس

وہ بادشاہ جو تھا فخر انبیاے سلف ۔ وہ بادشاہ کہ جسکے تھے اولیا پابوس

ہوئے یہ جور و ستم اسپہ دست امت سے ۔ کہ جسکو سن کے تحیر مین ہون یہود و مجوس

جہان مین سچ ہے کسی چیز کو ثبات نہین ۔ کرلا لقا ہو جو اقبال کو کرین معکوس

نبیؐ کے بعد زمانے نے کی عجب گردش ۔ کہ ملک شام مین ٹھہرا یزید اس رؤس

یہ فکر قتل بنی زادہ تھی کہ یثرب تک — لگے ہوئے تھے برابر ہزار ہا جاسوس

چلے مدینے سے وارد ہوئے جو غربت میں — مع عزیز مع اقربا مع ناموس

یہ کربلا میں ہوا جمع شام کا لشکر — فلک پہ کانپ گیا ڈر کے کوکب منحوس

دبا لیا یہ سپاہی نے چار جانب سے — ہوئی زمین کے سوتوں کو علت کابوس

سرو نپہ خود کہ قندیل باب تخانہ — زرہ بدن پہ لعینوں کے خرقۂ سالوس

عیاں ہوئی شب عاشور جب محرم کی — در خیام پہ کرسی بچھا کے شہ نے جلوس

رفیق چند جو تھے ساتھ اور چند عزیز — ہوے سلام کو حاضر وہ سب ہوئے پابوس

عطا کیا علم فوج اپنے بھائی کو — وہ کون حضرت عباس جن سے تھے مانوس

ادھر یہ حامی دین اُسطرف وہ بانی کفر — یہاں اذان ہوئی بجنے لگے اُدھر ناقوس

سحر سے فتنہ کیا فوج شام نے برپا — گئی سپہر برین تک صداے طبل کوس

ادھر بھی شوق میں آمادۂ جہاد ہوئے — بدل بدل کے شہیدان راہ حق ملبوس

اگرچہ جن و ملک انبیا ہوے حاضر — کہ ہم شریک ہیں وقت وغا نہو مایوس

مگر قبول نہ کی آپ نے کسی کی مدد — کہ تکیہ گاہ تھی تائید ایزد قدوس

قلیل فوج جو لے کر چڑھے لڑائی پر — نشان جرأت اہل ستم ہوے معکوس

ہزاروں قتل کئے ایک ایک نے لڑ کر — کفن ہوے تن اعدا پہ جامۂ سالوس

سوار خاک پہ گھوڑے گرے سواروں پر — ہوا معاملۂ جنگ اشقیا معکوس

مگر چہ لاکھ کہاں اور کہاں بہتر تن — دلوں میں شوق شہادت قضا سے جی مانوس

کھلا ہے کیا در افسوس فتح کے منھ پر — نہو نے پائی جو اُس روز بھی میں پابوس

خیال سبط نبی بھی کیا نہ اُمت نے — سمجھ کہاں کے ستارے تھے بخت کے منحوس

غضب کیا کہ بھرے ایسے خونِ پاک سے ہاتھ — کہ سنکے ملتے ہین جن و ملک کفِ افسوس
کمالِ ضعف سے زخمی کا جھک گیا یہ سر — کہ تکیہ گاہ ہوا زین اسپ کا قربوس
گرے زمین پہ حضرت کہ روئے خاک پہ عرش — بدن پہ زخم کی کثرت لہو مین تر ملبوس
پروں سے لاشۂ اقدس پہ سایہ افگن تھے — ہما و بلبل و کبک و کبوتر و طاؤس
پھر اسکے بعد سے لٹے خیمۂ امام غریب — اخس ناس نہ سمجھے رسول کا ناموس
تمام گھر کو سپاہِ عدو نے لوٹ لیا — چھٹے نہ پیرہن لوٹنہ جامۂ مدروس
کسی نے بیوۂ قاسمؑ پہ بھی نہ رحم کیا — ردا کو لے کے کیا اسکو شمعِ بے فانوس
دلھن کا زیور و زر لوٹ کر یہ کہتے تھے — کہ آج ہاتھ لگا ہے ہمین یہ گنجِ عروس
خدا بہشت کرے جنکے واسطے پیدا — غضب ہی خانۂ زندان مین ہون وہی محبوس
جو بانٹین اپنے محبون کو میوۂ جنت — اُنھین کو حیف ملے آب گرم نانِ سبوس
غرضکہ خاک اُڑائی یہ مین نے ماتم مین — فلک ہوا ہمہ تن داغ صورتِ طاؤس
جو اہلِ دین ہین کہین انکی قدر گھٹتی ہی — ورق الٹنے سے ہوتا نہین خطِ معکوس
امیر خالقِ عالم سے اب یہ مانگ دعا — کہ بہرِ شاہِ نجف شاہِ کربلا شہ طوس

رواجِ دینِ محمد ہو اہلِ دین رہین شاد
رہائی پائین جو زندانِ غم مین ہین محبوس

قصیدہ در نعت

لائی ہی کیا چمن مین ہر اک شاخسار پھول — دکھلا رہے ہین باغ جنان کی بہار پھول
کتنے ہین سرخ و سبز تو کتنے سپید و زرد — ہر رنگ مین ہین صنعتِ پروردگار پھول
انجم سے ہون چمک مین سوا کچھ عجب نہین — پھینکین سپہر پر کلہِ افتخار پھول

پائے جو اذن اُنپہ کرے زرگری فلک
سیم وطلائے شمس و قمر کے نثار پھول

آراستہ چمن مین ہی کیا لشکر بہار
کتنے پیادہ آئے ہین کتنے سوار پھول

بخشی خدا نے جوشش صفا سے وہ زرق برق
ایک ایک ملک حسن مین ہی تاجدار پھول

سیمین تنانِ چرخ جو چاہین معاوضہ
بدلین کبھی نہ پیرہنِ زرنگار پھول

وہ نشۂ سرور کہ جمشید وقت ہین
شبنم کو جانتے ہین مے خوشگوار پھول

توڑے سے زر کے کم نہین ہوتا کہین چمن
اسمین درم ہزار تو اسمین ہزار پھول

نیرنگ حسن و عشق سے خالی نہین ہی باغ
مجنون ہی بید لیلی محمل سوار پھول

صیاد کی طرح جو بنا ہی رگون کا جال
کھیلین گے عندلیب کا شاید شکار پھول

قدرت خدا کی ہی ہمہ تن گوش اسپہ ہون
ناواقفِ صدائے فغانِ ہزار پھول

چھوڑین شگوفے آپ ہی بلبل کے سامنے
پھر آپ ہی ہنسی سے ہون بے اختیار پھول

عالم کو کر لیا ہی احاطہ بہار نے
پھیلے ہین کاشمیر سے تا بنروار پھول

کثرت ہی اسقدر کہ سخی باغبان ہوا
دیتا ہی مفت اہل تماشا کو ہار پھول

ہر گھر مین ہر مکان مین صحرا مین کوہ مین
لیجاتی ہے اُڑا کے نسیم بہار پھول

گلیون مین کوچے کوچے مین پھولونکا فرش ہی
اسدرجہ بچھ گئے ہین سر رہگذار پھول

بلبل ہو مردہ کنج قفس مین کہ باغ مین
جنات بلغ ہون نہ کہین زینہار پھول

اُس کے خریدنے کو جو مالک کوئی کہے
لے آئین مول ہر دم خدمتگزار پھول

آیا ہے ہاتھ خوب بہانہ بہار کا
بیخوف پی رہا ہی ہر اک بادہ خوار پھول

گلشن ہر ایک خانۂ قصاب بن گیا
ہر شاخ گاؤ میش مین پھولے ہزار پھول

پہونچے جو بلغ مین نظر آئی عجب سیر
لیتے ہین ہر طرف ہمہ تن انتظار پھول

جتنے درخت ہین وہ جمائے ہوے ہین صف
باندھے ہوے کھڑے ہین روش پر قطار پھول

پوچھی خبر جو مین نے تو کہنے لگی نسیم
اُسکا ہی انتظار ہین جس پر نثار پھول

وہ لالہ رو کہ جس سے زمانے کی ہی بہار
جس کے عرق سے ایسے ہوے عطر بار پھول

دیکھا نہین ہی بسکہ کئی دن سے روی پاک
بلبل کی طرح باغ مین ہین بیقرار پھول

نزدیک ہی کہ درد جدائی سے ہو کے تنگ
پھاڑین قبا لباس کرین تار تار پھول

آئے نظر جو چہرہ مولا تو عید ہو
پھولون سے صحن باغ مین ہون ہمکنار پھول

آیا ہی اور مطلع رنگین خیال مین
جسپر ہزار جان سے قربان ہزار پھول

مطلع ثانی

اُس آفتاب رخ سے اگر ہون دو چار پھول
حربا ہون رنگ بدلین ابھی بار بار پھول

دامن مین ہین لئے ہوے بہر نثار شاہ
شبنم سے سیکڑون گہر آبدار پھول

صیقلگر چمن ہو جو اُسکی ہوائے لطف
پھر بلبلون سے دلین نہ رکھین غبار پھول

اللہ ری لطافت تن جس سے مانگ کر
پہنے ہوے ہین پیرہن مستعار پھول

پہونچے جو کان تک خبر منع میکشی
شبنم کی مے بھی پھر نہ کرین زہر مار پھول

چھائے جو رعب شہ تو یہ ہین مثل خار خشک
بنجائین نشتر رگ ابر بہار پھول

دستار پر اگر وہ گل کفش طرہ ہو
خورشید آسمان پہ کرین افتخار پھول

دولت ملی یہ اُسکی بدولت کہ باغ مین
رکھتے ہین تن مین پیرہن زرنگار پھول

اللہ نے دیا ہی یہ اُس کو جمال پاک
سنبل فدا ہے زلف پہ رخ پر نثار پھول

یکتا ہین اُسکے خلعت خوبی کے چار قب
طرہ ہین بلکہ ہشت چمن پر یہ چار پھول

اللہ کیا دہن ہے کہ باتین ہین معجزہ
ہوتے ہین ایک غنچہ سے پیدا ہزار پھول

وہ چہرہ وہ دہن کہ فدا جنپہ کیجئے
ستر ہزار غنچے بہتر ہزار پھول

فردوس مین گیا شب معراج جب گذر
لایا لگا کے ڈالی مین رضوان ہزار پھول

یارون نے اسکی بو سے معطر کیا مشام
رخصت کے وقت پاتے تھے جو عطر بار پھول

اُمت کا بوجھ پشت پہ اپنے اُٹھا لیا
طاقت کی بات ہے کہ بنا کوہسار پھول

یہ فیض تھا اُسی کا کہ حق مین خلیل کے
انگر ہوئے تمام دم اضطرار پھول

ادنی یہ معجزہ تھا کہ اک چوب خشک مین
پتے لگے ہزار پھل آئے ہزار پھول

اللہ رے رعب کچھ نہ ابو جہل کی چلی
کافر کے ہاتھ پاؤن گئے مشکدار پھول

ہے دشمنون کے حق مین چمن زار خار زار
کھٹکین نہ کیون نگاہ مین مانند خار پھول

رنگ بہار انکو جلائے برنگ نار
تاثیر مین ہون اخگر دنبالہ دار پھول

بھاگین چمن سے صورت ابلیس بد نصیب
مثل شہاب چھوٹ کے پھیکین انار پھول

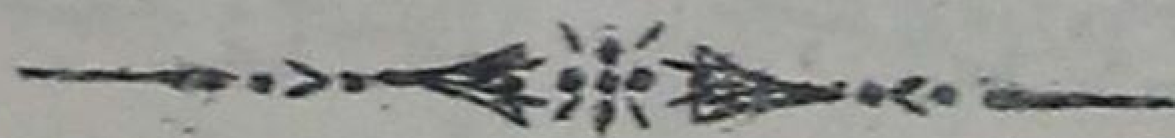
پاتے ہین خون مین ڈوب کے دشمن لباس سرخ
زخمون کے بانٹتی ہے وہ شمشیر بار پھول

یا شاہ دین ہین تیری عنایت سے فیضیاب
جتنے ہین رونق چمن روزگار پھول

اُمت یہ وقت باغ شفاعت ہے آپکا
مجھکو بھی اس چمن سے عنایت ہون چار پھول

وقت دعا ہے ہاتھ دعا کو اُٹھا امیر
جبتک کھلین چمن مین سر شاخسار پھول

غنچے کی طرح آپکے دشمن گرفتہ دل
خندان ہون دوست جیسے کہ روز بہار پھول



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الالف

مژدہ اے اُمت کہ ختم المرسلین پیدا ہوا — انتخاب صنعِ عالم آفرین پیدا ہوا

نور جسکا قبل خلقت تھا ہوا اُس کا ظہور — رحمت آئی رحمۃ للعالمین پیدا ہوا

کانِ رحمت سے ہوا یاقوت رمانی کا ظہور — قلزم توحید سے دُرِّ ثمین پیدا ہوا

اب خدا کا حکم لائین گے علانیہ ملک — مہبطِ قرآن و جبریلؑ امین پیدا ہوا

اب زمین و آسمان مین ہوگی رونق دین کی — باعثِ ایجادِ افلاک و زمین پیدا ہوا

اب گنہگاران امت کی ہوئی مشکل نجات — دافع عصیان شفیع المذنبین پیدا ہوا

اب کہان آفاق مین تاریکی کفر و ضلال — نور حق خورشید رب العالمین پیدا ہوا

پیشواے اولیا و مقتداے انبیا — رہنماے اولین و آخرین پیدا ہوا

یاورِ ایوبؑ و یونسؑ ہمدم یعقوبؑ و نوحؑ — دستگیر عیسیٰؑ گردون نشین پیدا ہوا

رائجِ حکمِ شریعت دافعِ آئین کفر — قبلۂ ایمان رئیس المسلمین پیدا ہوا

مصقل آئینۂ دلہاے ارباب صفا
نور بخش چشم ارباب یقین پیدا ہوا

جوہر تیغ شجاعت لشکر اعدا شکن
مرد میدان صاحب فتح مبین پیدا ہوا

خسرو تیغ آزما و اشجع میدان رزم
لشکر آرا صاحب تاج و نگین پیدا ہوا

چاہیے تعظیم کو اٹھین جو ہین محفل نشین
نائب خاص خدائے ماوطین پیدا ہوا

لالہ آسا کیون ہمارا دل نہ قربان ہو امیر
ہے جو محبوب خدا وہ مہ جبین پیدا ہوا

کیا محمدؐ نے شرف حق کی بدولت پایا
شافع حشر ہوئے تاج شفاعت پایا

میہمان جب شب معراج ہوے دعوت مین
چشمہ کوثر کا ملا روضۂ جنت پایا

جسکے سائے کے تلے ہونگے نبی ہین جتنے
لطف حق سے وہ علم روز قیامت پایا

اورکا ذکر تو اس عالم ایجاد مین کیا
انبیا نے بھی شرف انکی بدولت پایا

داغ سینے مین جو حضرت کی محبت مین پڑا
ہم یہ سمجھے کہ چراغ شب فرقت پایا

خواب مین گیسوے حضرت نظر آیا جس رات
سر پہ ہنگام سحر سایۂ رحمت پایا

عمر بھر دھیان جو اُسکے لب شیرین کا رہا
نزع کے وقت بھی ہمنے وہی شربت پایا

ق

روضۂ پاک کی بدلی گئی جو شمع جس سال
حصہ سب زائرون نے حسب لیاقت پایا

کوئی ٹکڑا جو ہمین ہاتھ لگا سمجھے ہم
بخت یاور ہوے سرکار سے خلعت پایا

حسن یوسفؑ دم عیسیٰؑ ید بیضاے کلیمؑ
جو ملا جسکو اسی گھر کی بدولت پایا

نعت مولا مین کہے شعر نئے تو نے امیر
واہ کیا صل علیٰ حسن طبیعت پایا

بالاے آسمان کہ سر لامکان نتھا
احمد کے حسن پاک کا جلوہ کہان نتھا

پڑتی دل عدو پہ نہ کیونکر سنانِ رشک
اس نوک کا حجاز مین کوئی جوان نتھا

معراج کے سفر مین ملائک تھے راست چپ
افسوس مین غبارِ پس کاروان نتھا

تھا لامکان وہ طور نتھا حضرتِ کلیم
انسان کیا ملک کا بھی کوسون نشان نتھا

ڈر تھا نہ روزِ عرض دلا دل کرے کمی
کچھ اور اضطراب دمِ امتحان نہ تھا

جلدی تھی کیا کہ خوانِ شفاعت تھا میرے ہاتھ
گھر کا غلام تھا مین کوئی میہمان نہ تھا

فارغ ہر ایک غم سے رہے ساکنِ حجاز
کیا اس زمین کا تختہ تہِ آسمان نہ تھا

اچھا ہوا کہ اُلفتِ حضرت مین جان دی
ان دامون اے **امیر** یہ سودا گران نہ تھا

مومن کو عشق سرورِ عالی صفات کا
طوفان حشر مین ہے سفینہ نجات کا

جز مصطفیٰؐ کہ آئینۂ ذاتِ حق تھے آپ
بندہ کہان ہے کوئی خدا کی صفات کا

ہوتا جو ابرِ فیض نہ حضرت کا آبیار
کھلتا کسی طرح نہ چمن کائنات کا

حضرت کی ذات ہی سببِ رونقِ جہان
دولھا کے دم سے لطف ہے ساری برات کا

آوازہ دینِ حق کا کیا کس قدر بلند
سر بت شکن نے توڑ کے لات و منات کا

حضرت کے لطفِ خاص نے کی اُنکی رہبری
چشمہ ملا جو خضر کو آبِ حیات کا

شیرین ہے محبتِ حضرت سے کسقدر
شیشہ ہے اس شراب کا کوزہ نبات کا

شمہ جو مدحتِ شہِ اُمّی لقب کرے
ایسی زبان قلم کی نہ یہ منہ دوات کا

میخانۂ ولاے رُخ و زلف شاہ مین
وہ مست ہون کہ ہوش ہے دن کا نہ رات کا

کی لامکان مین حق نے یہ حضرت سے گفتگو
جبتک نہ ہم زبان ہو مزہ کیا ہے بات کا

پیاسے ہوے جو قتل شہِ کربلا امیر
خجلت سے آب آب ہے دریا فرات کا

حکمران جو ہے وہ ہے بندۂ فرمان اُن کا
کون آزاد نہین بندۂ احسان اُنکا

سیر ہے نعمت کونین سے مہمان اُنکا
یارب آباد رہے خانۂ احسان اُنکا

لے چلے بخشش اُمت کا خدا سے اقرار
عرصۂ حشر ہی بارا ہوا میدان اُنکا

سرنگون پیش گریبان ہی جو چوگان فلک
گوے سبقت ہی عجب گوے گریبان اُنکا

فخر سمجھین جو لگے ہاتھ عصا برداری
مرتبہ جانتے ہین موسیٰ عمران اُنکا

کسطرح گر کے کنوین مین نکل آتے یوسف
ہاتھ آتا نہ اگر گوشۂ دامان اُن کا

کبھی اک حرف کا ہوگا نہ فصیحون سے جواب
طرفہ اعجاز نمایان ہے یہ قرآن اُن کا

خلد مین مجرم اُلفت بھی پہونچ جائینگے
تھام کر سلسلۂ گیسوے پیچان اُنکا

حورین خدمت کو کنیزین ہین تو غلمان ہین غلام
کوثر اُنکا ہی بہشت اُنکا ہی رضوان اُن کا

کسکی طاقت ہی کہ مدحت مین زبان کھول سکے
جب خدا آپ ہو قرآن مین ثناخوان اُنکا

بادشاہون کو کیا فقر مین مغلوب امیر
وجہ یہ ہے کہ خدا خود تھا نگہبان اُنکا

ساجد وہ ہین اللہ ثناخوان ہے ہمارا
ابروے نبی قبلۂ ایمان ہے ہمارا

وہ مور ہین ہر چند کہ ہین مور سے کمتر
سرتاج سلیمان کا سلیمان ہے ہمارا

ذرے ہین مگر ذرۂ خورشید نبوت
کیا کوکب اقبال درخشان ہے ہمارا

بلبل وہ ہین رکھتے ہین شرف روح قدس کا
جنت جسے کہتے ہین گلستان ہے ہمارا

دیوانے ہین اُس گل کے جو ہی مالک جنت
فردوس کا در چاک گریبان ہے ہمارا

پروانے ہین اُس شمع کے جو نور خدا ہی
جشن شب معراج شبستان ہے ہمارا

حضرت کی شفاعت سے گناہون کا نہین خوف
جو کام ہی دشوار وہ آسان ہے ہمارا

معدوم کرے گی نظر لطف کی کز لک	اک حرف غلط نامۂ عصیان ہی ہمارا

بخشا ہے امیر آپ کے اوصاف نے رتبہ
مقبول زمانے مین جو دیوان ہے ہمارا

آستانِ شہِ لولاک پہ ہے سر اپنا	واہ کیا اوج پہ ہے نجم مقدر اپنا
قسمت اپنی ہے رسا بخت ہی یاور اپنا	فخر ہے سارے رسولون کا پیمبر اپنا
خوف عصیان ہی کسے وحشتِ محشر کیا ہی	ہی جو محبوبِ خدا شافع محشر اپنا
ہین وہ تصویر کہ ہی الفت حضرت روغن	تیغ وہ ہین کہ ولا شہ کی ہی جوہر اپنا
سامنے چشم تصور کے ہے وہ چہرۂ صاف	آئنہ ہمکو دکھائے نہ سکندر اپنا
میکدہ عشق مے الفت حضرت ہے بہشت	یہی شیشہ ہے یہی خم یہی ساغر اپنا
عاشقون کے جو کئے نام قلم نے مرقوم	نام صد شکر کہ لکھا سرِ دفتر اپنا
نام حضرت کا لیا فتح ہوئی جنگ عدو	یہی جوشن ہے وغا مین یہی مغفر اپنا
دولت الفت حضرت ہی ہماری دولت	گنج زر ہے یہی مانند ابوذر اپنا
ٹھہری موت کہ حضرت نے بلایا ہے ہمین	پہنچین یثرب مین تو وعدہ ہو برابر اپنا
شوق یثرب ہے یہانتک کہین لگتا نہین جی ق	ملک بیگانہ نظر آتا ہے کشور اپنا
دہنِ یار سے کم روزنِ دیوار نہین	کاٹے کھاتا ہے شب و روز مجھے گھر اپنا
پیاس کا غم رہ یثرب مین اٹھایا ہی بہت	خمہ جنت مین گڑے گا لب کوثر اپنا
داغ دل مین ہے جو حضرت کی ولا کا روشن	ہے یہی ماہ یہی مہر منور اپنا

یہ بھی حضرت کی محبت کا تصرف ہے امیر
غرق دریا ہوئے دامن نہ ہوا تر اپنا

بیان کیا ہو شہنشاہ عرب کی شان و شوکت کا
فلک جسکے در دولت پہ نقارہ ہے نوبت کا

اسی پردے مین حسرت گرد پھرنے کی نکلجاتی
کہ میری خاک سے بنتا خطیرہ تیری تربت کا

دکھاتا ہی تماشا لخت دل کیا یاد عارض مین
مژہ سے گرتے گرتے پھول بنجاتا ہی جنت کا

تڑپتی ہے جو تجلی جلوہ گاہ طور مین ابتک
کبھی پرتو وہان کیا پڑ گیا تھا تیری طلعت کا

نرکھ محروم زخم عشق سے اس نیم بسمل کو
ادھر بھی اک نظر صدقہ شہیدان محبت کا

مشکک کیون یہ کہتے ہین ترا انجام کیا ہوگا
ادھر ہی جوش عصیانکا اُدھر ہے جوش رحمت کا

تری تیغ ادا پر اس ادا سے جان دیتا ہے
قضا مُنھ دیکھنے لگتی ہی مشتاق شہادت کا

کہے گی حشر مین زلف مسلسل آپکی بڑھکر
کہ مین ہون سلسلہ عفو سیہ کاران امت کا

کوئی جائیگا جنت کو کوئی جائیگا دوزخ کو
مدینے کی طرف دوڑیگا کشتہ تیری حسرت کا

ترے جلوے کی حسرت رہگئی مشتاق کو تیرے
نقاب اُلٹی تو پردہ پڑ گیا آنکھونپہ حیرت کا

امیر بے نوا کیا غم اگر تیرا نہین کوئی
بھروسا بیکسی مین ہے تجھے اُسکی حمایت کا

خلف وہ ہی کرے جو نام روشن جد امجد کا
الف احمدؐ کا میم احمد کا دال آدم مین احمد کا

کھنچا ایسا بری نقشہ سراپائے محمدؐ کا
کہ نقاش ازل نے آپ سایہ کھو لیا قد کا

تبسم کیجیے غش آئے دانتون کی تجلی سے
یہی ہی ذرہُ لغزیدہ جرم شوق بے حد کا

ہوا یہ محو حسن پاک اے محبوب یزدانی
کہ تجھپر مٹ گیا روز ازل سایہ ترے قد کا

اُتر کر عرش سے لیتے ہین بوسے راتدن قدسی
دبایا سنگ در نے تیرے پہلو سنگ اسود کا

پھرین جب پتلیان آنکھون کی یہ شوق زیارت ہو
کہ پھر جائے نظر مین گرد پھرنا تیرے مرقد کا

نہین ہو وجہ حسن یوسفی کی دھوم عالم مین
کہ سایہ چھپکے اُس پردے مین آیا تھا محمدؐ کا

شب معراج حورون نے بچھائین اسقدر آنکھین / کہ سبزہ زار نرگستان ہو گیا چرخ زبرجد کا

جوانانِ چمن بلبہر ہوئے جاتے ہین جامے سے / جمایا بوئے گل نے رنگ شاید تیری آمد کا

ابھی لے چلے شوقِ زیارت جب مدینے کو / ٹھہر ہو جائے بڑھکر ولولہ عشق محمدؐ کا

مدینے مین نہ کیونکر لہلہائے سبزۂ جنت / خضر جھڑکاؤ کرتے پھرتے ہین آبِ زمرد کا

ہجوم خلق اتنا بے سبب ہو مین نہ مانونگا / قیامت نے بھی کچھ پرواز اٹھایا ہی ترے قد کا

سیہ کارانِ اُمت کے سرون پہ ہو گیا سایہ / گیا محشر مین سودائی جو گیسوے محمدؐ کا

امیر اُس روضہ پہ پہونچون تو استغنا ہی اور مین ہون
جو یہ مقصد روا ہو قصد ہے پھر ترک مقصد کا

مین طفلی سے ہون عاشق ابروے خدا را احمدؐ کا / کمانِ حسن کا ناوک الف ہی میرے ابجد کا

تمنا ہی کہ اک اک بال کی سو سو بلائین لے / دل صدچاک شانہ بن کے گیسوے محمدؐ کا

ترے روضے پہ جو نیچے سے تیچے جھاڑ لٹکا ہی / فلک اُس جھاڑ مین ہے ایک آویزہ زبرجد کا

مدینے مین الٰہی زیر تیغ ناز دم نکلے / شہید جلوہ گاہ حسن کر صدقہ محمدؐ کا

نگاہ چشم ہر بسمل اشارون مین سکھاتی ہی / طواف آنکھون سے کرنا مرتے دم تک تیرے مرقد کا

در فردوس پہ محشر مین رضوان یون پکاریگا / بڑھے جس جسکے دل مین داغ ہو عشق محمدؐ کا

قدم سے کیا ہی تیز آئی سواری جانب امکان / نہ پہونچا ساتھ آخر رہ گیا سایہ یہین قد کا

کوئی دم تیری تیغ ناز کے نیچے ٹھہر جانا / شہید شوق کو سامان ہے عیش مخلد کا

سیہ کاران امت اور سب کڑیان اُٹھا لینگے / الٰہی سلسلہ چھوٹے نہ گیسوے محمدؐ کا

مزاج اس سنگ در کا شان محبوبی سے برہم ہے / کبھی کیا مین نے بوسہ لے لیا تھا سنگ اسود کا

اُٹھائے آنکھ سے پردہ دوئی کا حسن یکتائی / جدھر دیکھون نظر آئے مجھے جلوہ محمدؐ کا

سپر ہوتا سیہ کارون کے حق مین مہر محشر سے
اُٹھا رکھا گیا محشر پہ سایہ آپکے قد کا

امیر بے نشان کا نقش جب مٹنے لگے یارب
زبان پر نام تیرا نقش دل پر ہو محمدؐ کا

سورۂ والشمس وصف روے فخر انبیا
آیۂ واللیل ہے گیسوے فخر انبیا

قبلۂ ایمان ہے میرا روے فخر انبیا
ہون اسیر حلقۂ گیسوے فخر انبیا

پنجۂ پُرزور مین تھی طاقت دست خدا
قدرت حق قوت بازوے فخر انبیا

دیدۂ یعقوب روشن ہو گئے اِسوجہ سے
جامۂ یوسف مین پائی بوے فخر انبیا

کیون نہو مقبول درگاہِ خدا میری نماز
سامنے ہے کعبۂ ابروے فخر انبیا

کیا حقیقت میرے دل کی طائر سدرہ بھی ہے
قمری سرو قد دلجوے فخر انبیا

دونون عالم کی ہے آبادی فقط اِسوجہ سے
ہین یہ زیر سایۂ گیسوے فخر انبیا

آیۂ انا فتحنا ہے جو قرآن مین امیر
ہے ظفر تکیہ پہ پہلوے فخر انبیا

دل سے لیتا ہون نام احمدؐ کا
ورد ہے صبح و شام احمدؐ کا

قاب قوسین جس کو کہتے ہین
ہے وہ ادنیٰ مقام احمدؐ کا

مردے ہوتے ہین زندہ باتون مین
معجزہ تھا کلام احمدؐ کا

کر لیا قبضہ حوضِ کوثر پر
پی لیا جس نے جام احمدؐ کا

جس جگہ عام خاص ہوتے ہین
ہے وہ دربار عام احمدؐ کا

زندہ جب تک رہے خدا سے رہا
روز نامہ پیام احمدؐ کا

خاک یثرب ہے مرتبہ مین حرم
واہ رے احترام احمدؐ کا

وہ بھی خاص خدا ہے مثل بلال | ہے جو دل سے غلام احمد کا

خوف محشر امیر کیا مجھکو
ہے وہان اہتمام احمد کا

آنکھین ہین اپنی طالب دیدارِ مصطفےٰ | گوش آشنائے لذتِ گفتارِ مصطفےٰ
ہے مہر پرتوِ گلِ گلزارِ مصطفےٰ | ماہ دو ہفتہ لالۂ کہسارِ مصطفےٰ
کیونکر بیان ہو گرمی بازار مصطفےٰ | خود صانع ازل ہے خریدار مصطفےٰ
مژگان کا شانہ لے کے چلی حور خلد سے | آئے نظر جو گیسوے خمدار مصطفےٰ
کیسے ملک سلام کو آتے ہین انبیا | کیا گرم ہے مدینے مین بازار مصطفےٰ
گھٹتی نہین ہزار گھٹاتے ہین اہل کفر | ہر روز بڑھتی جاتی ہے سرکار مصطفےٰ
کیا کیا دکھائے جوہر مردی جہاد مین | نصرت فدائے جرأتِ انصار مصطفےٰ
دیکھی تھی طور پر جو تجلّی کلیم نے | وہ بھی تھا ایک پرتوِ رخسار مصطفےٰ
زائر ہوا جو آپ کا وہ جنّتی ہوا | جنت ہے زیر سایۂ دیوار مصطفےٰ
حاصل ہے خوان نعمت دین کا اُسے مزا | جو لذّت آشنا ہے نمک خوار مصطفےٰ

کیون عالمان دین کا نہ قائل ہون ای امیر
یہ لوگ بھی ہین مظہر انوار مصطفےٰ

حبیب آج وہ پیدا ہوا کہ صلّ علےٰ | زبان غیب سے آئی ندا کہ صلّ علےٰ
کیا تمام زمانہ شعاع سے روشن | ہوا طلوع وہ شمس الضحیٰ کہ صلّ علےٰ
رہیگی نام کو باقی نہ اب سیاہی کفر | چمک رہا ہے وہ بدر الدجیٰ کہ صلّ علےٰ
درود پڑھتے تھے قدسی جو دیکھتے تھے وہ رُخ | لب آپ کے تھے وہ معجز نما کہ صلّ علےٰ

جبین وہ لوح کہ جسمین نقوشِ رحمت حق
جمالِ پاک وہ نورِ خدا کہ صلّ علےٰ

دہن وہ چشمۂ شیرین اگر نظر آئے
کہے یہ چشمۂ آبِ بقا کہ صلّ علےٰ

عجب کریم عجب برگزیدۂ عالم
عجیب خضر عجب رہنما کہ صلّ علےٰ

لگائے آنکھو مین جو حالِ غیب آئے نظر
وہ سرمہ آپ کی تھی خاکِ پا کہ صلّ علےٰ

پڑے جو ضرب تو جوزا صفت فلک ہو دو نیم
وہ دستِ بازو و تیغ آزما کہ صلّ علےٰ

زبان و لب سے جو نکلا کیا خدا نے قبول
وہ مستجاب تھی اُن کی دعا کہ صلّ علےٰ

شگفتہ کیون نہ رہین زائرون کے غنچۂ دل
مدینے کی ہے وہ آب و ہوا کہ صلّ علےٰ

یہی کہے کوئی رضوان سے اگر پوچھے
وہ روضہ ہے چمنِ دلکشا کہ صلّ علےٰ

ورق جنان قلم اپنا ہے غیرتِ طوبےٰ
لکھی امیر وہ مدح و ثنا کہ صلّ علےٰ

ابتدا و انتہاے مصطفےٰ
جانتا ہے بس خداے مصطفےٰ

خاکِ پا اُسکی ہے جنت کا عبیر
دل سے ہے جو خاکپاے مصطفےٰ

ہشت جنت شش جہت ہفت آسمان
سب ہوے پیدا براے مصطفےٰ

ماسواے حق جو ہین فانی ہین سب
حق کہان ہین ماسواے مصطفےٰ

لامکان مین ہمنشین حق ہوے
کسقدر برتر ہے پاے مصطفےٰ

مصطفےٰ ہین خلق کے حاجت روا
ہے خدا حاجت رواے مصطفےٰ

اولیا سارے قفاے انبیا
انبیا ہین سب قفاے مصطفےٰ

حشر مین گھیرے تھے کیا مجھکو گناہ
چلدیے جو قت آئے مصطفےٰ

فقر سے شاہی سے مطلب کچھ نہین
مین ہون راضی جو رضاے مصطفےٰ

مشکلین کیا نزع مین آسان ہوئین	وقت پر تشریف لائے مصطفےؐ
طور کا جلوہ تھا جلوہ آپ کا	لن ترانی تھی صدائے مصطفےؐ
جان حضرت جان تن حضرت کا تن	دست و پا ہین دست و پائے مصطفےؐ
اولیاؤ انبیا محشر کے دن	سب کرین گے اقتدائے مصطفےؐ

ہے عجب کشور مرے دل کا امیر
دل مین والی ہے ولائے مصطفےؐ

حشر کے دن رتبۂ والائے سرور دیکھنا	زیر پا اورنگ شاہی چتر سر پر دیکھنا
زیر منبر انبیاؤ اولیاؤ اتقیا	جلوہ فرما ہونگے وہ بالائے منبر دیکھنا
وہ علم جسکا پھریرا عرش پر سایہ فگن	مجتمع زیر علم لشکر کے لشکر دیکھنا
امتی جتنے ہین سب کو بخشوائینگے نبیؐ	ملتجی ہون گے اُنھین سے سب پیمبر دیکھنا
جلوہ گر ہوگی کسی جانب کو جنت کی بہار	موج زن ہوگا کسی جانب کو کوثر دیکھنا
کنجیان بھیجے گا اُن کو نار و جنت کی خدا	انتہا کا التفات رب اکبر دیکھنا
جب صف فوج ملائک کیطرف دیکھینگے آپ	دست تسلیم اُنکے اُٹھین گے برابر دیکھنا
بہر زیب آئنہ برق تجلی روبرو	دست قدرت شانۂ زلف معنبر دیکھنا
لب کھلین گے جس گھڑی بہر شفاعت آپکے	ساتھ ہی ہون گے کشادہ خلد کے در دیکھنا
نامۂ اعمال امت سادہ ہو جائینگے سب	ابر رحمت روز محشر ہوگا سر پر دیکھنا
آپ کی مرضی سے ہوگا سارے عالم کا حساب	آپکے قبضہ مین ہوگا سارا دفتر دیکھنا
دشمنون کی ہی خرابی دوستون کی ہی نجات	خاتمہ اسیر شرف اللہ اکبر دیکھنا
خدمت والا مین حاضر ہوگا جب اُسدن امیر	چشم رحمت سے اُسے اے کل کے داور دیکھنا

حال کرتے تھے بیان وہ شاہدانہ غیب کا	قبضۂ قدرت مین تھا اُنکے خزانہ غیب کا
راہ یون کرتے تھے وہ حضرت شب معراج طے	ہر قدم پیش نظر تھا آستانہ غیب کا
واہ کیا نور مجسم تھا وہ اندام لطیف	بازوے قدرت سے تھا پیوند شانہ غیب کا
نور حضرت نے کیا گلزار ہستی مین ظہور	بنگیا کیا نخل ہوکر سبز دانہ غیب کا

شاعری سے کسب کی کیا معرفت ہمنے امیر
سوجھتا ہے ہمکو مضمون عارفانا غیب کا

قطرہ کے منھ سے نام جو اُنکا نکل گیا	بادل سے گر کے روے ہوا پر سنبھل گیا
لکھا جو وصف گیسوے پیچان مصطفےٰ	کچھ مغفرت مین بل جو رہا تھا نکل گیا
حضرت نے جسکے حق مین کہا جو وہی ہوا	کیا اختیار تھا کہ مقدر بدل گیا
چمکا جمال پاک کا جلوہ جو مثل برق	خرمن گناہ اُمت عاصی کا جل گیا
کیسی بلا جو مین نے لیا نام آپ کا	آیا پہاڑ بھی مرے آگے تو ٹل گیا
بے آب چاہ حکم نبی سے ہوا پُر آب	ایکا درخت خشک نے پایا تو پھل گیا

قائل ہو نہین تو اپنی طبیعت کا اے امیر
مضمون نعت مین بھی نہ لطف غزل گیا

ردیف باے موحدہ

گرم حضرت کا یہ بازار تھا معراج کی شب	کہ خدا آپ خریدار تھا معراج کی شب
جلتے انجم تھے شگفتہ تھے گل تر کی طرح	آسمان غیرت گلزار تھا معراج کی شب
فیض سے آپ کے رتبہ تھا زمین کا یہ بلند	عرش دیوار بدیوار تھا معراج کی شب
وہ سرافراز کہ کہتے ہین جسے روح قدس	آپ کا غاشیہ بردار تھا معراج کی شب

وہ اُٹھی گرد وہ حضرت کی سواری آئی
غل فرشتون مین یہ ہر بار تھا معراج کی شب

انبیا شاد فرشتون کو خوشی حورین مست
غم مین ابلیس گرفتار تھا معراج کی شب

عید اس بات کی تھی سبکو کہ پورا ہوا وہ
حق سے جو وعدۂ دیدار تھا معراج کی شب

شمع ایمان کی ضیا فرش سے تھی تا سرِ عرش
بخت اسلام کا بیدار تھا معراج کی شب

شام ہی سے تھے کشادہ درِ کاشانۂ قرب
ہر طرف پردۂ اسرار تھا معراج کی شب

جو کہا آپ نے اللہ نے منظور کیا
مہربان ایزدِ غفار تھا معراج کی شب

پاک تھی رنگ دورنگی سے وہ خلوتکدۂ خاص
وہی شیشہ وہی میخوار تھا معراج کی شب

شمع و پرتو مین ذرا بھی نہ رہا فرق امیر
واہ کیا نور کا دربار تھا معراج کی شب

خلق جب ملکِ عرب مین ہو وہ سلطانِ عرب
ہفت کشور ہون نہ کیون تابعِ فرمانِ عرب

آپ کے فیض قدم سے یہ بڑھی شانِ عرب
ہو گیا سارا عجم ذرّۂ میدانِ عرب

عادل اس شاہ سا پیدا نہ ہوا تھا جبتک
کبھی شاہون سے واقف تھی نہ میزانِ عرب

غارتِ فوجِ ضلالت سے ہوا وہ محفوظ
حفظ حضرت کا ہوا جبسے نگہبانِ عرب

واہ کیا آپ کی عالی نسبی کا مذکور
ہفت کشور کی عرب جان ہے یہ جانِ عرب

ایک بھی چل نہ سکی مان گئے سب لوہا
پہلوانانِ عجم ہون کہ دلیرانِ عرب

فیض حضرت سے یہ بوئے گلِ ایمان پھیلی
اور سے اور ہوا رنگ گلستانِ عرب

رہے برگشتہ اس احسان پہ حضرت سے امیر
کیسے بدبخت تھے وہ مردمِ نادانِ عرب

ردیف تائے فوقانی

کیا سناتے ہین یہ واعظ ہمین جنت جنت
ہون گنہگار بہت پر ہے یہ اُمید مجھے
روضۂ پاک کی تعریف کیا کرتے ہین
حورین فردوس سے ہمراہ ملائک آئین
عشق کامل ہی جنھین آپسے ہی اُنکے لئے
دولتِ قربِ خدا چاہتے ہین پیرو شاہ
زائرِ شاہ جو ہو قربِ خدا حاصل ہو
خواب مین صورتِ حضرت جو نظر آجائے

اپنے نزدیک تو ہی روضۂ حضرت جنت
ہاتھ آجائے گی حضرت کی بدولت جنت
دیگا اللہ ہمین روز قیامت جنت
فیض حضرت سے ہوا گوشۂ تربت جنت
آپ کا ہجر جحیم آپ کی وصلت جنت
زاہد عیش طلب کو ہی غنیمت جنت
یہ وہ طاعت ہی کہ جسکی نہین اُجرت جنت
کیون نہو جائے مرا بسترِ راحت جنت

ہے وہ مجرم مجھے مجرم جو سمجھتا ہی امیر
ہون وہ مجرم کہ مری رکھتی ہی حسرت جنت

چل مدینے وقت تو نے ہند مین کھویا بہت
روضۂ اقدس جو آیا خواب مین مجھکو نظر
سب سے کہتا تھا ہی اگر مدینے مین اویس رض
ہی وہی ابتک سیا ہی شامتِ اعمال کی
غفلت اندک بھی ادھر سے آدمی کو موت ہی
ایک مین کیا کتنے تجکو ڈھونڈھکر تھک تھک گئے
چرخ نیلی فام کے کشتے تو لاکھون ہین مگر
دور برسون روضۂ پُر نور سے رکھا مجھے

رات اب تھوڑی ہی جاگ ای بیخبر سویا بہت
ملکے آنکھین چادرِ تربت سے مین رویا بہت
کچھ مزہ ہو عشق کا انسان کو کم ہو یا بہت
آنسوؤن نے میری آنکھون نے اُسے دھویا بہت
ایکدم بھی تو جو سویا جان لے سویا بہت
تو ہے محبوب دو عالم ہین ترے جویا بہت
زہر میرے حق مین اس کمبخت نے بویا بہت
وقت میرا اسنے ہندوستان مین کھویا بہت

ق

جاگتے سوتے اُدھر کی لو رہے دلکو لگی — پر نہین پروا ہے تو جاگا جو کم سویا بہت
کچھ نہ حاصل مزرع اُمید سے مجھکو ہوا — عمر بھر اس کھیت کو جوتا بہت بویا بہت

کم ہین میرے شعر پر ہین لغت مین اکثر امیر
یہ سبب ہے جو مجھے کہتے ہین سب گویا بہت

ردیف ثائے مثلثہ

جز ترے کس سے کرے تسکین یہ امت الغیاث — الغیاث ای شافع روز قیامت الغیاث
صدمۂ دردِ جدائی سے بہت ہون بیقرار — اب نہین باقی ہی میرے دلین طاقت الغیاث
ٹھوکرین پست و بلند دہر مین کھاتا ہون نہین — خضر رہ ہو جلد ای شوق زیارت الغیاث
ضعف دل نے کر دیا سر تا قدم بیدست و پا — پاؤنمین طاقت نہ ہاتھونمین ہی قوت الغیاث
گور کی ظلمت سے کم شام سیہ بختی نہین — نور کی حاجت ہی ای صبح سعادت الغیاث
آتش افروزی شیاطین کی جلاتی ہی مجھے — رحم ای ابر کرم ای جوشش رحمت الغیاث
دونون راہین بند ہین جاؤن کدھر مین ناقبول — الحذر رکھتا ہی دوزخ اور جنت الغیاث
اس دوراہے سے کسی صورت تو آؤن راہ پہ — الغیاث ای خضر صحرائے شفاعت الغیاث

نامۂ عصیان امیر روسیہ کا ہی سیاہ
ای شفیع المذنبین ختم الرسالت الغیاث

لحد مین کرتے ہین ناحق یہ مجھ حقیر سے بحث — جو تم کہو تو کرون منکر و نکیر سے بحث
وہ بُلبُل چمن شاہ ہون کہ روح قدس — نہ کر سکے گا کبھی میرے ہمصفیر سے بحث
ہین مست بادۂ عرفان کہان کہان جمشید — کرے نہ جام جہان بین خم غدیر سے بحث
کرون وہ وصف رخ شہ کہ گل ہو غرق عرق — کرے جو خندۂ گل کلک کی صریر سے بحث

ثنا ء شاہ مین حسان ہین اپنے وقت کا ہون
غزل سرا نہین مرزا سے ہے نہ میر سے بحث

زمین روضۂ مولا سے ہے رجوع اپنی
دماغ کس کو کرے کون چرخ پیر سے بحث

گدا ہون مین در حضرت کا مرتبہ ہی بلند
کرے نہ تخت سلیمان سرے حصیر سے بحث

تمہارے کوچے کے ہین بوریا نشین ایسے
کہ دور ہین جو کرین صاحب سریر سے بحث

فلک اُلجھتا ہی کیا ایسے راستبازون سے
کمان کج نہ کرے راستی مین تیر سے بحث

جو آپکی تھی ریاضت کہان وہ آدم کی
مجال کیا ہی جو گندم کرے شعیر سے بحث

فقیر ہون مین امیر اُس کے آستانہ کا
فقیر سے مجھے مطلب نہ کچھ امیر سے بحث

ردیف جیم عربی

جب ہو نہ مقابل سے مقابل شب معراج
پردہ ہو کہان بیچ مین حائل شب معراج

قوسین فقط قرب کی حجت ہے وگر نہ
بے فاصلہ تھی قرب کی منزل شب معراج

کیا دخل کسی طرح کسی غیر کو ہوتا
تھی عاشق و معشوق کی محفل شب معراج

جلتے تھے وہ سب اپنی جگہ پر تھے مؤدب
افلاک و نجوم و مہ کامل شب معراج

کہتے تھے ملک صل علے عرش پہ قدسی
اوراد و وظائف مین تھے شامل شب معراج

لاحل تھے جو عقدے وہ کھلے آپ پہ سارے
گنجینۂ اسرار ہوا دل شب معراج

تعیین عبادت ہو کہ اُمت کی شفاعت
کی سب کی سند آپ نے حاصل شب معراج

آئے گئے لیکن نہ گئی گرمی بستر
نزدیک ہوئی دور کی منزل شب معراج

کام آیا امیر آپ کا کیسا سفر دور
حل ہو گئے سب عقدۂ مشکل شب معراج

پہونچے جو سرِ عرش پیمبر شبِ معراج — لینے کو ملک آئے برابر شبِ معراج

آگے جو بڑھے خاص میسر ہوئی خلوت — یا آپ تھے یا خالقِ اکبر شبِ معراج

سُن سُن کے رسولانِ سلف جسکو تھے حیران — وہ قرب ہوا شہ کو میسر شبِ معراج

وہ دائرہ جسکا کہین آغاز نہ انجام — نقطہ تھا جو اندر وہی باہر شبِ معراج

جو عقدۂ لاحل تھے سراسر وہ ہوئے حل — جتنی تھین مہمین وہ ہوئین سر شبِ معراج

کی صاحبِ خانہ نے عجب خاطرِ مہمان — دعوت مین ملی جنت و کوثر شبِ معراج

اصرار کیا لی سندِ بخششِ اُمت — محبوب ہوا شافعِ محشر شبِ معراج

کی تھی جو فرشتون نے رقم فردِ معاصی — رحمت سے ہوئی خارج دفتر شبِ معراج

موقوف ہوئی شاقہ جتنی تھی عبادت — پانی کی طرح بہ گئے پتھر شبِ معراج

پروانون کے مانند شیاطین کے جلے دل — کیا شمع عنایت ہوئی انور شبِ معراج

ماتم تھا امیر اُن کو جو حضرت کے عدو تھے
احباب تھے خوش عید تھی گھر گھر شبِ معراج

ردیف حائے حطی

چہرہ دکھلاؤ مجھے برقِ تجلی کی طرح — طالبِ دیدار ہون مدت سے موسیٰ کی طرح

سانپ بنکر صدمۂ فرقت نے کاٹا ہے مجھے — آ رہی ہین کیسی کیسی لہرین دریا کی طرح

ہاتھ دوڑاتا ہون ہر دامن پہ راہِ شوق مین — ہین حواس ایسے پریشان گرد صحرا کی طرح

آپ اگر چاہین تو بابِ نا اُمیدی بند ہو — در کھلے مقصد کا آغوشِ تمنا کی طرح

انتظارِ رہبرِ توفیق ہے ایسا مجھے — چشم وا ہے دیدۂ نقشِ کفِ پا کی طرح

گھر مین مردہ سا پڑا ہون جان قالب مین نہین — قُم سنا کر کیجئے زندہ مسیحا کی طرح

بھیجتا لکھکر عریضہ شوق کا پر کیا کرون
نامہ بر کیا گم کبوتر بھی ہی عنقا کی طرح

زندگی جبتک ہی ہرگز محو ہونے کا نہین
داغ الفت میرے دلمین ہی سویدا کی طرح

حال دل محفل نشینون سے ہی کہنا مجکو تاب
چپ پڑا رہتا ہون مین تصویر دیبا کی طرح

تو جو بندے کی خبر کچھ دور شفقت سے نہین
مہربان ہو تم بھی سب پر حق تعالی کیطرح

دستگیری آپ کی رہبر نہو گر مثل خضر
چھوٹ جاؤن تیہ حیرانی سے موسی کی طرح

روضۂ پر نور تک پہونچون اگر سمجھون یہ مین
چرخ پر مین نے جگہ پائی ہی عیسی کی طرح

آنکھین قدمون سے ملون حاصل ہو دلکو روشنی
اشک روضہ پر گرین عقد ثریا کی طرح

وصف حضرت سے شرف حاصل ہوا ایسا امیر
یہ زمین بھی ہی تبرک خاک بطحا کی طرح

تن سے درد ہجر مین اکثر نکلجاتی ہی روح
جب تصور آپ کا آتا ہی بھر آتی ہی روح

شوق غالب ہی غم فرقت سہا جاتا نہین
دم الجھتا ہی نہایت تن مین گھبراتی ہی روح

کیون طلب مین دیر ہی تسکین فرا ہوتی نہین
گو کہ پہرون روح کو دل دلکو سمجھاتی ہی روح

ہی عجب تاثیر خاک پاک یثرب مین جہان
منقلب ہو کر بدن مین حور بنجاتی ہی روح

مست الفت جو ہی اسکو نزع مین ایذا کہان
موجین کوثر کی نظر آتی ہین لہراتی ہی روح

تازہ ہو جاتی ہی باطن مین جنان کو دیکھکر
گو بظاہر نزع کے عالم مین گھبراتی ہی روح

آپکے اعدا کو حاصل بادۂ عرفان کہان
خود خراباتی ہین وہ انکی خراباتی ہی روح

دوست سے بدلا نہین ہوتا ہی عصیان کا امیر
پاک جاتی ہی جو ایذا نزع مین پاتی ہی روح

ردیف خاے معجمہ

ہی یہ روشن شجر روضۂ پُر نور کی شاخ — جسکے آگے ہی خجل نخلِ سرِ طور کی شاخ

مست الفت ہون کٹے سر تو بڑہے اور ولا — جسطرح پھلتی ہی ہوکر قلم انگور کی شاخ

وہ معطر شجر خلق نبیؐ ہے جس مین — عود کے برگ ہین پھل مشک کے کافور کی شاخ

شوق غالب ہو تو اُس روضے مین پہونچے زائر — دست کوتاہ کو ملتی ہی کہان دور کی شاخ

وصف کچھ ہم بھی صفات تن اقدس کا لکھین — ہاتھ بہر قلم آجائے جو بلور کی شاخ

آپ کا باغ شفاعت ہی وہ جنت کہ جہان — لاتی ہی میوۂ بخشش ثمرۂ حور کی شاخ

سامنے اُنکے ہو سر سبز عدو خاک امیر
ٹوٹ جاتی ہی رگ گردنِ مغرور کی شاخ

ردیف دال مہملہ

بازو درِ عرفان کا ہے بازوے محمدؐ — زنجیر اسی دروازے کی گیسوے محمدؐ

قوسین سے ہے تفسیر دو ابروے محمدؐ — کونین تہِ ظلِ دو گیسوے محمدؐ

آنکھین جو پھرین ہون طرف کوے محمدؐ — پانی ہو اگر دل تو بہے سوے محمدؐ

مشتاق وہ ہین ہونگے روان روز قیامت — سب سوے جنان ہم طرف کوے محمدؐ

منظور نظر اسلئے ہے سیر گلستان — شاید کہ کسی پھول یہ ہو بوے محمدؐ

اُمت مین جو مشہور ہے منشور شفاعت — گیسوے محمدؐ ہے وہ گیسوے محمدؐ

کسطرح زبردست ہو دست ید اللہ — بازو مین جو ہو قوت بازوے محمدؐ

سبطین محمدؐ تھے اگر مصحف ناطق — قرآن کی تھی رحل دو زانوے محمدؐ

حاصل یہ کبھی عرش کو ہوتی نہ بلندی — ہوتا نہ اگر تکیۂ پہلوے محمدؐ

کعبے سے جو ملجاے مجھے مصرعِ محراب — تضمین کرون مصرعِ ابروے محمدؐ

چوٹی کے مضامین مجھے ہاتھ آئین نہ کیونکر — رہتا ہون سرِ مدحتِ گیسوے محمدؐ

ق

عاشق ہون مرا مرتبہ سمجھا ہے کوئی کیا — دلمین ہے سمائی ہوئی خوشبوے محمدؐ

ہر داغِ جگر لالۂ گلزارِ ہمیشہ بہار — ہر نالۂ دل سروِ لبِ جوے محمدؐ

قطعۂ پنج بیت

ہو سیرِ جنان خواب مین آنکھون کو میسر — اللہ دکھائے رخِ نیکوے محمدؐ

قربان کرون مردمکِ چشم کو تل پر — پلکین ہون مری شانۂ گیسوے محمدؐ

سر پاؤن پہ رکھکے کرون شوق سے سجدے — محراب حرم ہو مجھے ابروے محمدؐ

دیکھون کبھی چہرے کو تعشق کی نظر سے — سونگھون کبھی خوش ہوکے مین خوشبوے محمدؐ

رخصت کی گھڑی آئے تو دل باندھ دون اپنا — تعویذ کے بدلے سرِ بازوے محمدؐ

چار آنکھین کرے شیرِ فلک مجھسے یہ کیا جان — سب جانتے ہین مین ہون سگِ کوے محمدؐ

صحبت کو ہے تاثیر امیر اسمین نہین شک
اصحاب مین کسطرح نہو خوے محمدؐ

جنت ہے اگر لالۂ صحراے محمدؐ — کوثر بھی ہے اک موجۂ دریاے محمدؐ

ہر شعر مین ہے مدحتِ اعضاے محمدؐ — دیوان ہے مرا نقل سراپاے محمدؐ

اکسیر کی کرتے کبھی خواہش نہ ہوسناک — ملتی جو اُنھین خاکِ کفِ پاے محمدؐ

کہدونگا جو محشر مین ہوئی پرسشِ احوال — شیداے محمدؐ ہون مین شیداے محمدؐ

معراج ہوئی انکے سوا کس کو میسر — کب اور رسولون کو ملی جاے محمدؐ

اک قطرہ جو پی لے وہ زمانے سے قوی ہو — پُرزور ہے کیا بادۂ میناے محمدؐ

کیا فرد تھے معدوم رہا سایۂ قد بھی — مطلع نہ ہوا مصرعۂ یکتائے محمدؐ

دم بند مسیحا کا ہوا بات نہ نکلی — جس جا ہوئے گویا لب گویائے محمدؐ

محبوب ازل شوق سے رکھتا ہی دم زیب — پیش نظر آئینۂ سیمائے محمدؐ

عاقل ہون مین سب کوئی دیوانہ نہ سمجھے — سودا ہے مرے سر مین تو سودائے محمدؐ

ذرہ ہون تو ہون ذرہ صحرائے محبت — خورشید ہے میرا رخ زیبائے محمدؐ

قمری ہون تو ہون قمری گلزار مودت — شمشاد ہے میرا قد بالائے محمدؐ

پوچھو مرا میخانہ تو میخانہ اسلام — ہون جرعہ کش ساغر صہبائے محمدؐ

جنت کا قبالہ ہے امیر اس مین ہی کیا شک
رکھتا ہے جو دل داغ تمنائے محمدؐ

جہان مین ہے شہ نامدار کی آمد — چمن مین آج ہے فصل بہار کی آمد

سواری آتی ہے حضرت کی ملک ہستی مین — اٹھو اٹھو کہ ہوئی شہریار کی آمد

نصیب گلشن آفاق خرمی کہ ہوئی — سحاب رحمت پروردگار کی آمد

دماغ ہونگے معطر کہ ہے قریب بہشت — شمیم نافۂ مشک تتار کی آمد

نزول رحمت رب ہی کہ ساتھ ہے اُنکے — صف ملائکۂ کردگار کی آمد

اُٹھی وہ گرد وہ چمکے نشان لشکر کے — ہوئی وہ خسرو ذی اقتدار کی آمد

گناہگار ابھی سے ہی بیخطر کہ ہوئی
امیر شافع روز شمار کی آمد

ردیف ذال معجمہ

اہل دنیا کے لئے نعمت الوان ہے لذیذ — عاشقون کو الم سید ذیشان ہی لذیذ

خون ہو دل تو ملے کیف مے صاف طہور
داغ مثل ثمر روضۂ رضوان ہے لذیذ

جانتے ہین جنھین معلوم ہی اُلفت کا مزا
سیب جنت سے بھی وہ سیب زنخدان ہے لذیذ

ہو اگر مرگ کا شربت رہ حضرت کا نصیب
زائرون کو صفت شیرۂ رمان ہے لذیذ

مغز بادام یقین ہے کہ بنے مغز قلم
ایسی تحریر ثناے شہ ذیشان ہی لذیذ

زخمی عشق سے یہ ذائقہ پوچھو کہ اُسے
دہن زخم بدن مثل نمکدان ہی لذیذ

خاک شکر ہے مرے حق مین مدینے کی امیر
ہون وہ طوطی کہ مجھے یہ شکرستان ہی لذیذ

ردیف راے مہملہ

ہی رنگ اسی سے مہر کا فق آسمان پر
جسے کیا تھا ماہ کو شق آسمان پر

دلکو تڑپ نہ کھاؤن جو حضرت کے عشق مین
پہونچین زمین کے ہفت طبق آسمان پر

شاید نقاب چہرۂ انور سے ہٹ گئی
ہے رنگ آفتاب کا فق آسمان پر

حضرت نے خاک پا سے کیا اُسکو سرفراز
ثابت ہوا زمین کا حق آسمان پر

اُس تاجدار دین کا جو لکھا ہی ہمنے وصف
ٹوپی اُچھالتا ہے ورق آسمان پر

اُٹھوائین بوجھ آپ جو اپنے وقار کا
آجاے قدسیون کو عرق آسمان پر

آتی ہے مجکو یاد مدینے کی گل زمین
جسوقت پھولتی ہے شفق آسمان پر

تھے جلوہ گر زمین پہ حضرت مگر امیر
دیتے تھے قدسیون کو سبق آسمان پر

دو طرح کے ہین رکھتے شرف احمد مختار
حق اُن کی طرف حق کی طرف احمد مختار

غواص ہوے قلزم عرفان مین تو سمجھے
ہین ناسخ ادیان سلف احمد مختار

قرآن ہی خورشید تو نجم اور صحیفے — اللہ گہر ہے تو صدف احمدؐ مختار

کیا تاب ہی دم مار سکے کوئی مخالف — جب جنگ مین ہون تیغ بکف احمدؐ مختار

کفار کو دیتا ہے صدا خوف کہ بھاگو — آتے ہین جمائے ہوئے صف احمدؐ مختار

کیا حشر کا کھٹکا ہی کہ ہین حسنینؑ معاون — شاہ شہدا شاہ نجف احمدؐ مختار

باطن مین ہین یہ حضرت آدم کے مربی — ظاہر مین ہین آدم کے خلف احمدؐ مختار

سونا نظر فیض کی تاثیر سے ہو مس — موتی ہو اُٹھالین جو خزف احمدؐ مختار

مرجائے تو روح اسکی قیامت مین ہو شاہی — تیر ونکا کرین جسکو ہدف احمدؐ مختار

آئینۂ دل آنکھ سکندر سے ملائے
دیکھین جو امیر اُس کی طرف احمدؐ مختار

نقش قدم ہین آپ کے اختر زمین پر — کیونکر نہ آسمان کا جھکے سر زمین پر

اس سے بھی صاف جلوہ نما ہی خدا کا نور — عرش برین ہی روضۂ انور زمین پر

تکلیف شرع سے نہین خالی کوئی بشر — قبضہ ہمیشہ آپ کا ہے ہر زمین پر

سلطان ہین آپ بھیجے ہوئے تھے سب آپکے — آئے تھے بیشتر جو پیمبر زمین پر

ہاتھون مین انکے آپ کے بازو کا زور تھا — حیدرؓ جو کافرون سے لڑے سر زمین پر

دم لیتی ذوالفقار نہ تحت الثریٰ مین بھی — جبرئیلؑ کے نہ بچھتے اگر پر زمین پر

تھی کس خوشی کی شب شب معراج مصطفیٰؐ — اُمت تھی شاد عید تھی گھر گھر زمین پر

تا وقت صبحگاہ سر شام سے ہوئے — جاری فیوض خالق اکبر زمین پر

بس اتنی دیر مین کہ رہی گرمی البساط — پھر آئے لامکان سے پیمبر زمین پر

جاری ہین بسکہ ماتم حضرت مین میرے اشک — موتی بچھے ہوئے ہین برابر زمین پر

مشتاق ہون مین خاک مدینہ کا ای امیر
آے جو موت بھی تو اُسی سرزمین پر

کیونکر ہون نہ یوسف سے سوا احمدؐ مختار
ہون خاص جو محبوبِ خدا احمدؐ مختار

سبطین کا ہے مرتبہ ظاہر کہ ہوئے ہین
دو وجہ سے شاہِ شہدا احمدؐ مختار

ہے پیش نظر آئنہ خالق کی تجلّی
محبوب ہین کیا نام خدا احمدؐ مختار

مختار ہین کل کارگہ خلق خدا کے
کہتے ہین وہ عظین لوگ بجا احمدؐ مختار

ظاہر ہے کہ ہے لفظ احد احمدؐ بے میم
بے میم ہوئے عین خدا احمدؐ مختار

کونین مین شکل ایک تھی دنیا ہو کہ عقبیٰ
اک دم نہ خدا سے تھے جُدا احمدؐ مختار

ہر جنگ مین کسطرح ظفر اُن کی نہ ہوتی
مختار کے تھے راہ نما احمدؐ مختار

یعقوبؑ کے ایوبؑ کے آدم کے معاون
ہر درد کی رکھتے تھے دوا احمدؐ مختار

توحید کا کھلتا نہ کبھی عقدۂ لاحل
ہوتے نہ اگر عقدہ کشا احمدؐ مختار

کعبہ جو دہن ہے تو زبان آپکی ہے ذات
مصحف جو زبان ہے تو صدا احمدؐ مختار

ظاہر جو ہوئی اور رسولون سے کرامات
در پردہ تھے اعجاز نما احمدؐ مختار

کی آپ نے توریت کی انجیل کی تصحیح
تھے ماہر احکام خدا احمدؐ مختار

حضرت کا ارادہ بھی ہے خالق کی مشیت
ہین رائج فرمانِ قضا احمدؐ مختار

دیکھو جو حقیقت مین وہ مشتق ہین یہ مصدر
آدمؑ سے ہین رتبے مین سوا احمدؐ مختار

محشر مین جو اُٹھین تو امیر اپنی زبان پر
یا حیدرِ کرار ہو یا احمدؐ مختار

جس مسافر کو مدینے کا دیار آئے نظر
جیتے جی روضۂ جنت کی بہار آئے نظر

آنکھیں روشن ہون مری کحلِ بصیرت ملجائے
دور سے بھی جو مدینے کا دیار آئے نظر

دامنِ گرد چھٹا کلفتِ دل دور ہوئی
اب یقین ہے کہ کوئی نامہ سوار آئے نظر

گلِ مقصود سے لبریز ہو دامن میرا
جب مدینے کے درختون کی قطار آئے نظر

دور بیتابی ہو اُمید بر آئے یارب
صورتِ صبر مجھے شکل قرار آئے نظر

وادیِ شوق مین تقدیر دکھائے رہِ راست
خضر ملجائین جو حضرت کا مزار آئے نظر

طور وہ روضہ ہی مین صورتِ موسیٰ لیکن
ارنی منھ سے نکالون جو مزار آئے نظر

کیا کہون شکل جو روضہ مین پہونچکر دیکھی
آسئنے لطف و عنایت کے دوچار آئے نظر

شافعِ حشر ملے دہشت عصیان نرہی
برطرف دغدغۂ روزِ شمار آئے نظر

جو محمدؐ مین ہے یہ رنگ یہ بو اور ہی ہے
یون تو گل باغ رسالت مین ہزار آئے نظر

نہ کہین پائی یہان آکے جو صورت دیکھی
یون مرقع مین بہت نقش و نگار آئے نظر

شکل مقصود یہین چہرۂ مطلوب یہین
اور جتنے تھے وہ سب آئنہ دار آئے نظر

تو بھی آنکھون سے اُسی سمت روانہ ہو امیر
چشم عالم ہے جہان انجمن آرا ہے نظر

الٰہی آئے نظر نالۂ رسا کا اثر
دکھائے مجکو مدینہ مری دعا کا اثر

ہو اس ضعیفی مین پشت و پناہ وہ دیوار
کہ جس کے سایہ مین ہی سایۂ ہما کا اثر

رہے نہ غش یہ مسِ قلب ہو طلا میرا
ملے وہ خاک کہ جسمین ہو کیمیا کا اثر

نصیب ہو جو زیارت تو سب گناہ ہون عفو
مرض یقین ہی کہ زائل کرے دوا کا اثر

کرینگے یاد کبھی مجھ ضعیف کو حضرتؐ
ضرور کاہ کو کھینچے گا کہربا کا اثر

صفاتِ خالق باری یقین یون محمدؐ مین
خبر مین جیسے کہ ہوتا ہے مبتدا کا اثر

ندے صبا کو جو تعلیم خلق حضرتؐ کا
کرے نہ باغ مین غنچے کو گل صبا کا اثر

تمھارا آب دہن اُس کا آبیار ہوا
اسی سے چشمۂ حیوان مین ہی بقا کا اثر

کبھی جو مائل زینت ہو آپ کا دشمن
یقین ہے سرد کرے دست و پا حنا کا اثر

ثناے شاہ جو کی مجھسے اہل مکہ ہین شاد
زمین ہند مین مکے کی ہے ثنا کا اثر

نصیب دولت دین کیون نہو کہ ہی اکسیر
امیر صحبت اصحاب با صفا کا اثر

خوش تھے یون اصحاب روے مصطفیٰؐ کو دیکھکر
مصطفیٰؐ جس طرح انوار خدا کو دیکھکر

واہ کیا رتبہ ہے جھکتے ہین جہان مین بادشاہ
اُٹھ کھڑے ہوتے ہین سب تیرے گدا کو دیکھکر

آدمی کیا سر جھکاتے ہین مہ و مہر فلک
آجتک پتھر پہ اُنکے نقش پا کو دیکھکر

آدمی بھیجا ہے حضرت نے طلب کیواسطے
نزع کے دم مین یہ سمجھونگا قضا کو دیکھکر

لامکان مین قرب حق اُنکو ملا ہے واسطہ
غش ہوے موسیٰ تجلی خدا کو دیکھکر

ہے بجا پھر کر مدینے سے جو زائر کہتے ہین
ہم بھی آتے ہینگے جنت کی فضا کو دیکھکر

اہل دین ہین عاشق شہ اُنکو کیا دُنیا سے کام
دیکھتے ہین جغد کو کب یہ ہما کو دیکھکر

ہے مجھے خاک مدینہ چشمۂ آب حیات
خضرؑ خوش ہون چشمۂ آب بقا کو دیکھکر

ہے جو عاقل جانتا ہے خوب خالق کو امیر
خلقت مہر و مہ و ارض و سما کو دیکھکر

کیسی کیسی کی چڑھائی لشکر کفار پہ
ختم ہے حق رسالت احمدؐ مختار پر

قبضہ پائینگے کسی دن خلد مین گلزار پہ
داغ کھاتے ہین جو عاشق آپکے رخسار پر

تیز تھی شمشیر حضرت کس قدر کفار پہ
دوڑتی تھی جنگ مین طاؤس بنکر مار پر

طائرانِ عرش سے آنکھیں ملاتے ہیں طیور
بیٹھکر اُس روضۂ پُر نور کی دیوار پر

وہ بھی بکتے تھے تمہارے نام سے یا شاہِ دین
منکشف ہے حالِ یوسف مردمِ بازار پر

کیون نہ مومن دل سے ہون والۂ ابروے شاہ
راہ چلنا ہے صراطِ حشر کی دیوار پر

ہند سے سوے مدینہ سر سے آنکھوں سے چلون
راہ ہو گر نیشِ زنبور و زبانِ خار پر

نورِ باغِ شرع سے ہی جسکو کہتے ہین خلش
کب ہین کانٹے گلشنِ فردوس کی دیوار پر

ظاہرا اُسکو بھی الفت آپکے مژگان سے تھی
بے سبب منصور کا کھنچنا نہین ہی دار پر

اُڑ کے پہونچونگا مدینے مین اگر غالب ہی شوق
طائرون کی طرح کچھ مجکو نہین درکار پر

سب مجھے مجرم آپکے گیسو و عارض دیکھکر
چھا گیا ابرِ شفاعت عفو کے گلزار پر

مدحتِ دندانِ مولا اس سے ہوتی ہی رقم
ابرِ نیسان کا گمان ہے کلکِ گوہربار پر

تسمہ بھی نعلین حضرت کا ہی یہ صاحب شرف
طرہ ہے خورشیدِ عالمتاب کی دستار پر

دیکھتا ہون شکلِ مولا عالمِ رؤیا مین مین
غیظ ہے یوسف کو میرے طالعِ بیدار پر

چشمِ مولا سے یہ ہمچشمی کا دعوی کیا کرے
مردنی چھائی ہوئی ہے نرگسِ بیمار پر

وادیِ ایمن مین سرگردان نہ رہتے سالہا
پہلے ہی چلتے اگر موسی تری رفتار پر

کیا شرف ہی آستان پہ ہین ملائک سرنگون
ہین فدا حور ذکی آنکھین روزنِ دیوار پر

نامۂ عصیان مرا کیونکر نہ دھو جاے امیر
فوق ہے ابرِ کرم کو ابرِ دریا بار پر

کیا چین آئے روضۂ شاہِ زمن سے دور
تڑپے نہ کسطرح جو ہو بلبل چمن سے دور

ہاتھون مین دوستون کے نہ آئے وہ سلسلہ
دشمن کی آنکھ زلفِ شکن در شکن سے دور

بردہ رہے لحد مین بھی احبابِ شاہ کا
دزدِ کفن کا ہاتھ الٰہی کفن سے دور

کس درجہ عدل ہے کہ ہوے سب جہان سے
آثار ظلم دہشت شاہ زمن سے دور

گویا زبان شمع جو ہوتی پکارتی
پروانے سے کہو کہ رہے انجمن سے دور

اے شوق چل شتاب مدینے کا قصد کر
ایسا نہین ہے وادی غربت وطن سے دور

کیا خاک پاک ہے کہ وہان رکھتے ہی قدم
ہو جاتی ہے تمام کثافت بدن سے دور

کیونکر تمھین سرشک جو ہون مدتون سے دور
یعقوبؑ اور یوسفؑ گل پیرہن سے دور

نکلے جو کچھ زبان سے امیر آپ بھی سنین
گوش بشر نہین ہین بشر کے دہن سے دور

ردیف زاے معجمہ

کیا طبع مریض غم فرقت رہے ناساز
حضرت کے مطب کے ہین مسیحا بھی دوا ساز

حضرت کی زیارت ہوئی رویا مین میسر
ہاتھ آگئی کیا دولت بیدار خدا ساز

کیون صورت آئینہ نہو صاف دل اپنا
جب آپ کی الفت ہو شب و روز جلا ساز

کیا امر ہے تبخانہ سے نافر ہے برہمن
کیا نہی ہے خود توڑتے ہین اہل غلساز

وصف آپ کا لکھے تو ملے تازگی ایسی
ہو منشی گردون کے قلمدان کا نیا ساز

حضرت کی شریعت سے تھا واقف دل دہرہ
ہوتا اُسے ماروت سے ہاروت سے کیا ساز

ہے معتدل اک دم مین امیر اُنکے کرم سے
ہر چند ہواے چمن دہر ہے ناساز

چلتے ہین میکدہ مین محبت کے جام سوز
رہتے ہین مست مدحت ساقی تمام روز

منظور ہو جو آپ کو دربار عام روز
مجرے کو آئین خضر علیہ السلام روز

ہے ہند مین بھی ورد درود و صلوٰۃ کا
ہوتا ہے اب بھی دور سے میر اسلام روز

رخ آپ کا ہے مہر تو قد آپکا ہے شمع
پروانہ رات بھر ہو نہیں ذرہ تمام روز

کٹتے ہین مدعی جو بین کرتا ہون وصفِ شاد
شمشیر کا زبان سے لیتا ہون کام روز

کب مہبطِ فیوض نہ تھا آپکا مکان
لاتے تھے جبرئیل خدا کا پیام روز

جاناہو کب مدینے مین اقلیم ہند سے
ہوجاتی ہے سحر اسی حسرت مین شام روز

ہون مین یہان ہجوم الم مین گھرا ہوا
رہتا ہے زائرون کا وہان اژدہام روز

تا فال نیک نکلے زیارت کے باب مین
پہرون ہی دیکھتا ہون خدا کا کلام روز

حضرت سے باتین کرتے تھے جو بالمشافہہ
گویا خدا سے ہوتے تھے وہ ہمکلام روز

سامان ہو اُدھر کے سفر کا درست امیر
کرتا ہون صبح اُٹھ کے یہی اہتمام روز

ردیف سین مہملہ

قبر ہو میری الٰہی روضۂ اطہر کے پاس
تا رہون مین حشر تک مر کر بھی پیغمبر کے پاس

ڈھونڈھ لینا مومنو فردوس مین میرا نشان
سایۂ طوبیٰ کے نیچے چشمۂ کوثر کے پاس

موت آئیگی تو یون احباب حضرت کے حضور
عقد کی شب آتی ہے جیسے دلھن شوہر کے پاس

شاعرو ہو نعت وصف اہل دنیا سے جدا
کیون صنمخانہ بناتے ہو خدا کے گھر کے پاس

مضراب نے عشق کا جس روز لکھوا ؤنگا مین
مہر کو لیجاؤنگا مقداد کے بوذر کے پاس

صاف حضرت کے تصور سے ہے جیسا دل مرا
آئنہ ایسا کہان تھا صاف اسکندر کے پاس

کھینچ لیجائین فرشتے سوے دوزخ کیا مجال
روز محشر ہونگے مجرم شافع محشر کے پاس

کہتے تھے سب دیکھکر انصار کو نبی کے قریب
جلوہ گر کیا کیا ستارے ہین مہِ انور کے پاس

باہمہ اور بے ہمہ ایسے بھی ہوتے ہین امیر
اُمت اُنکے پاس تھی وہ خالقِ اکبر کے پاس

ردیف شین معجمہ

عبث عبث ہی ہوس کو کیمیا کی تلاش
کرے تو خاکِ درِ پاکِ مصطفےٰؐ کی تلاش

گدائی درِ حضرت نے کردیا یہ غنی
نہ سیم کی نہ مجھے معدنِ طلا کی تلاش

وہ بات کر کہ رضامند ہون رسولِ کریم
اگر ہے تجکو رہ مرضیِ خدا کی تلاش

مقیم سایۂ دیوار شاہ ہین سلطان
فقیر ہے جو کرے سایۂ ہما کی تلاش

یہی ہے کحل بصیرت یہی ہی سرمۂ چشم
تلاش ہے تو مجھے اُنکی خاکِ پا کی تلاش

انھین کے بحرِ کرم کی وہ نہر سمجھے تھے
سمجھ کے خضر نے کی چشمۂ بقا کی تلاش

رجوع شرط ہے شافع سے اہلِ عصیانکو
جو دردمند ہے تو چاہیئے دوا کی تلاش

جہان مین مجھسے زیادہ ہے کون طالبِ حق
کہ ابتدا ہی سے کرتا ہون انتہا کی تلاش

مے محبتِ حضرت کا جام کافی ہے
امیر کس کو ہے جامِ جہان نما کی تلاش

آئے سفر مدینے کا پروردگار پیش
پہونچے تو نقدِ دل کو کرے جان نثار پیش

جاتا ہے زائرون کا مدینے کو قافلہ
اتنا ہی فرق چار ہین پیچھے تو چار پیش

آئے کہین طلب تو مدینے کو مین چلون
کب تک رہیگا مرحلۂ انتظار پیش

ممتاز ہے جو پیشرِو عشقِ شاہ سے
کیون فرق بندہ یہ ہو طرہ دار پیش

وہ دن بھی ہو امیر کہ پیشِ ضریحِ شاہ
جا کر کرون مین وان گہرِ آبدار پیش

ردیف صاد مہملہ

تھے سارے رسولون مین وہ محبوب خدا خاص
یہ مرتبہ اللہ نے احمدؐ کو دیا خاص

دنیا مین ہین سب بندۂ احسان پیمبرؐ — درویش و غنی شاہ و گدا عام ہو یا خاص

احمدؐ سا نہین کوئی ہزارون مین پیمبرؐ — طائر ہین سبھی پر ہے سعادت مین ہما خاص

ناجی ہے فقط انکے سبب ہو کوئی امت — شافع ہین وہ سلطانِ امم روزِ جزا خاص

خاتم ہین یہی حکم جہان اُنکو ملا ہے — دہرے ہین شرف انکو یہ ہین پیش خدا خاص

نور اُنکا مقدم ہے ظہور انکا مؤخر — اول ہین بھی آخر مین وہ ہین خیرِ ورا خاص

جبریلؑ براق انکے لئے عرش سے لائے — معراج کے رتبے مین بھی ہین شاہ و گدا خاص

اُمت کو انھین کی ہے شرف جملہ امم مین — ذی مرتبہ ہین عام بھی لیکن علما خاص

لازم ہے عطا سبز کرو کشت توقع
بندہ ہے امیر آپکا اے بحرِ عطا خاص

ردیف ضاد معجمہ

عاشق ہون روئے شہ کا مجھے گل سے کیا غرض — قیدی ہین گیسوؤنکا ہون سنبل سے کیا غرض

خوفِ صراطِ حشر ترے عاشقون کو کیا — پیراک کو محیط مین ہے پل سے کیا غرض

بخشی خدا نے کشورِ عقبیٰ اُنکی سلطنت — دنیا مین انکو جاہ و تجمل سے کیا غرض

غیرون سے کیا کلام کرے عاشق آپکا — عارف کو بحث دور و تسلسل سے کیا غرض

یثرب کو قافلہ ہے روان جاگ اے امیر
ہے صبح کوچ خوابِ تغافل سے کیا غرض

آقا ادھر بھی آئے نسیمِ بہارِ فیض — مدت سے یہ غلام ہے امیدوارِ فیض

اعضا تمام دیدۂ مشتاق بن گئے — نرگس کی طرح ہون ہمہ تن انتظارِ فیض

باقی رہے نہ گلشن جنت کی تازگی — جاری اگر نہ آپ کی ہو آبشارِ فیض

صانع فداے زہد مین یوسف فداے حسن
عیسیٰ نثار خلق ہین موسیٰ نثار فیض

حاصل جہان مین ہے ثمر زندگی اُسے
ہے جسکے سر پہ سایہ فگن شاخسار فیض

رُخ آپ کا ہے لالۂ گلزار معرفت
قد آپ کا ہے سرو لب جوئبار فیض

جو کچھ ملا کسی کو وہ ہاتھون سے آپکے
رکھا خدا نے آپ پہ دار و مدار فیض

یوسف کو دی امان چہ کنعان مین ڈالکر
دل کو عنایت ورسن استوار فیض

اک دم مین سرد ہوگئی آتش خلیل پر
برسا جو اُنپر آپ کا ابر بہار فیض

پھر خدا نگاہ عنایت ادھر بھی ہو
ہے آپ سے امیر بھی امیدوار فیض

ردیف طاے مہملہ

پوچھ لون شہ سے تو لکھون حور سے شادیکا خط
مانگتا ہے مجھ سے رضوان خانہ دامادیکا خط

شافع محشر جو حضرت ہین تو پھر کیسے گناہ
نامۂ اعمال ہے دوزخ سے آزادیکا خط

دشمن حضرت کے ہین بدخواہ سارے نیک بد
چند لکھتا ہے ہما کو اسکی بربادیکا خط

جاتا ہے مجکو رضوان ہون رعیت آپکی
کیون نہ لکھدے روضۂ جنت مین آبادیکا خط

زائران شاہ کو لکھا ہی ہمنے خط شوق
کیون نہو اڑنے مین ہمسر کاغذ بادیکا خط

نامۂ عصیان مرا جائیگا یون شہ کے حضور
دادرس تک جسطرح جاتا ہی فریادیکا خط

ہے زبان میرے بھی کہدونگا سخن شاہ سے
کاتب اعمال کیا لکھتے ہین اُستادیکا خط

وصف لکھتا ہون مدینے کا خط گلزار مین
مردم صحرا نشین کیا جانے اس وادیکا خط

کیون نہ آنکھون سے لگاؤن مین جلیسون کو امیر
ہے مرے مرشد کا نامہ ہی مرے ہادیکا خط

ردیف ظاے معجمہ

قتل کے درپے ہین دشمن الحفیظ
لاکھ خنجر ایک گردن الحفیظ

راہرو تنہا بیابان ہولناک
ہر طرف انبوہ رہزن الحفیظ

نفس امارہ شیاطین حرص و آز
لاکھ کانٹے ایک دامن الحفیظ

تیغ قاتل کھینچ چکی سر جھک چکا
ہے گلے تک آب آہن الحفیظ

سامنا دوزخ کا جسم زار کو
خشک تنکا گرم گلخن الحفیظ

سیل کے قبضے مین دیوار گلی
برق کے حصے مین خرمن الحفیظ

کب تلک ان آفتونکا سامنا
قبلۂ من کعبۂ من الحفیظ

آپ سے اُمید رکھتا ہے امیر
المدد اے خاص ذو المن الحفیظ

ردیف عین مہملہ

کون رکھتا ہی یہان فرشِ مُشجّر کی طرح
آپ کے کوچے مین ہی یا شاہ بستر کی طرح

آپکا سایہ ہو سر پر آپ کے کوچے مین گھر
تخت دارا کی نہ ہے تاج سکندر کی طرح

خاکِ پا حضرتؐ کی بہتر ہی ہمین اکسیر سے
کیمیاگر کو مبارک نقرۂ زر کی طرح

کون ڈوبے آب مین ہو کون آتش مین کباب
آپ کے احباب کو کیا لعل و گوہر کی طرح

تارکِ دنیا نہ کیونکر ہون کہ رکھتے ہین یہ لوگ
التجا جنت کی تم سے تم سے کوثر کی طرح

گرد راہ شاہ ہو جامہ پہ جن کو ہے ہوس
آستان پاک ہو اور ہین یہ بھی سر کی طرح

گرد پھر کے کیون نہ روضے کے کرین اُٹھ اُٹھ طواف
مومنون کو ہی ثوابِ حج اکبر کی طرح

خار و خس سے جھاڑتے ہین جسکو جلسے سکان
چھوڑ کر دنیا کو ہینے دل سے باہر کی طرح

روضۂ حضرت پہ پہونچے سائل شفقت امیر
تا در میخانہ لائی ہم کو ساغر کی طمع

ردیف غین معجمہ

عشق مولا مین ہمارے دلِ مایوس کے داغ
ایسے زیبندہ ہین جیسے پر طاؤس کے داغ

محو ہو جائینگے اشکِ غمِ حضرت سے گناہ
جسطرح دھونیسے مٹجاتے ہین ملبوس کے داغ

قید ہون ہند مین یثرب کو ہو جانا یارب
ہو رہائی تو مٹین طائرِ محبوس کے داغ

روضۂ پر نور کی زیارت ہو نصیب
محو ہون جلد الٰہی دلِ مایوس کے داغ

پہونچون روضہ پہ تو اتنے گلِ مقصود چنون
جتنے ہین دل مین مرے حسرت و افسوس کے داغ

سنگ ہوا بلعمِ باعور مجھے دل مین امیر
نہ مٹے پیرہن زاہد سالوس کے داغ

ردیف فا

کی شہادت کی بنی نے نان نعمت نصف
ہو گئی دونون نواسون کو عنایت نصف

دونون ٹکڑے ہوتے تھے پورے پہ ادنیٰ اعلیٰ
جسکو کرتی تھی وہ شمشیر شجاعت نصف

معجزہ شق القمر اظہر ہے سب پر شمس سے
چاند کو کسنے نہ دکھائی الحقیقت نصف

دو طرف سے آکے ذاتِ پاک مین پوری ہوئی
تھی سلیمانؑ اور یوسفؑ مین جو شوکت نصف

یا الٰہی وہ رخِ سیمین نظر آئے مجھے
بانٹ لین باہم ہری آنکھین یہ دولت نصف

سلطنت دونون کی انکے قبضۂ قدرت مین ہے
ہے برابر دو جہان کی جو ولایت نصف

آپ کی صورت ملیح اور یوسفؑ کنعان صبیح
بٹ گیا دونون مین کیسا حسن صورت نصف

آپ کی ذاتِ مقدس پہ ہوئی آکر تمام
نوحؑ و آدمؑ کو جو دی حق نے کرامت نصف

یا الٰہی جلد پہونچے روضۂ شہ پر امیر
دیدۂ دل کو اُٹھے لطف زیارت نصف نصیب

سر جھکا اپنا جو سینے کی طرف
دل ہوا راہی مدینے کی طرف

لیجئے مجھ نیم بسمل کی خبر
ہون نہ مرنے کی نہ جینے کی طرف

اُٹھتی ہے جو موج طوفان بحر مین
آتی ہے میرے سفینے کی طرف

رعب حضرت سے نہین اتنی مجال
سنگ دیکھے آبگینے کی طرف

مہر سے چمکا دیا دیکھا اگر
ماہ کے داغی نگینے کی طرف

بحث جب کرنے لگے عطر و عرق
گل ہوے اسکے پسینے کی طرف

دیکھتا تھا آپ کو بوجہل یون
جسطرح افعی خزینے کی طرف

تن سے نکلے گی مرے جسدم امیر
روح جائیگی مدینے کی طرف

ردیف قاف

بندونکو پہلے چاہئے ذات خدائے عشق
بعد خدا ضرور ہے پھر مصطفےٰ سے عشق

کب خالق جہان کو نہ تھا مصطفےٰ سے عشق
ہے انتہا کی بات کہ ہے ابتدائے عشق

اپنی خبر تو کیا نہین کونین کی خبر
ایسا ہے مجھکو آپ کی زلف دوتا سے عشق

دیدار اگر محال ہو گفتار ہی سہی
اعمیٰ جو تھے وہ رکھتے تھے انکی صدائے عشق

کھیلے ہوے ہین جان پہ ہم دل ہی مال کیا
ہستی ہے ناگوار مٹادے بلائے عشق

محمود کو وقار ہے کیا میرے سامنے
انکو ایاز سے ہے مجھے مصطفےٰ سے عشق

پیدا ہو عشق بچہ لحد سے تو خاک ہون
ایسا ہے مجکو گیسوئے خیر الورا سے عشق

بے عشق کوئی شے نہین دیکھو جو غور سے — آہن کو بھی جہان مین ہی آہن ربائے عشق

یوسف پہ اسقدر تھے جو یعقوب شیفتہ — در پردہ تھا جناب رسول خدا سے عشق

انسان ہین ہم تو کیون نہون عاشق رسول پر — بلبل کو گل سے کاہ کو ہے کہربائے عشق

عاشق ہزارون سیکڑون معشوق اے امیر
اچھا وہی ہے جسکو ہے اس مقتدا سے عشق

ردیف کاف تازی

یا نبی ہند مین ہم ٹھوکرین کھائین کبتک — دیکھیے آپ مدینے مین بلائین کب تک

آنکھین پتھرا گئین ہین راہ بہت دیکھ چکے — سختیان درد جدائی کی اٹھائین کب تک

پھر کے آتے ہین جو زائر ہمین کرتے ہین خجل — بات بگڑی ہوئی لوگون سے بنائین کب تک

صاف مطلع ہو دکھا دو ہمین امید کا دن — گھری گھری شب غم کی یہ گھٹائین کبتک

اشک غم رک نہین سکتے ہین کہانتک روکین — درد دل چھپ نہین سکتا ہے چھپائین کبتک

نہین ملتی ہمین دنیا کے بکھیڑون سے نجات — یا نبی گرد رہین گی یہ بلائین کب تک

کیجیے وعدہ بلانے کا کہ اب تاب نہین — کہیئے بدلین گی مخالف کی ہوائین کبتک

چل زیارت کو بہانے نہیں اچھے ہین امیر
جمع کر دل کو پریشان یہ رہین کب تک

دشمن ترے عدو کا ہے اے مقتدا فلک — پامال ہو زمین سے وہ جائے جو تا فلک

ثابت ہوا یہ معنی لولاک سے ہمین — ہوتے اگر نہ آپ نہ ہوتے بنا فلک

تعلیم اتحاد کرین وہ تو ہون بہم — ہر چند منزلون ہین فلک سے جدا فلک

گنبد مزار پاک کا ہے اسقدر بلند — کہتے ہین سب ہی زیر فلک دوسرا فلک

دونون ذلیل ہون جو گرادین نظر سے آپ
بنجائے خار کاہکشان آبلا فلک

مجرم وہ ہون کہ اُسپہ مین رکھدون جو بارِ جرم
ملجائے خاک مین صفت نقش پا فلک

اُمید ہے یہ تمسے کہ پردہ نہ فاش ہو
جسدن روئی کی طرح اُڑین جابجا فلک

مضمونِ وصف شاہ ہین ایسے بلند امیرؔ
کرتی ہے ہر زمین کو طبع رسا فلک

ردیف کاف فارسی

غزل عارفانہ

سیرتِ عشاق ہی ارباب صورت سے الگ
ہے طریقہ انکا ہفتاد و دو ملت سے الگ

چشم تر ہے اُنکی کوثر نخل طوبیٰ اُنکی آہ
انکا باغ دلکشا ہی باغ جنت سے الگ

دل حرم انکا گریبان اُنکا محراب حرم
ہی یہ آئین عبادت ہر عبادت سے الگ

موت اُنکی زندگی ہے زندگی ہی اُنکی موت
رنج و راحت اُنکے ہین سب رنج و راحت سے الگ

درحقیقت خاص ہین یہ پیروِ شرع رسولؐ
ہے شریعت اُنکی ظاہر مین شریعت سے الگ

تیغ غیرت سے ابھی رکھدین سر اپنا کاٹکر
پاؤن پڑجائے اگر راہِ محبت سے الگ

کاہ ہو کر کوہِ غم سر پر اُٹھالیتے ہین یہ
یہ تحمل ہے کہین انسان کی طاقت سے الگ

خونِ دل مے ہی تو ہی لختِ دل بریان کباب
لذتین اُنکی ہین دنیا بھر کی لذت سے الگ

ہین رجوعِ قلب سے یہ اسطرح واصل بہ حق
جسطرح معنی نہین ہوتے عبارت سے الگ

آستین سے اُنکی جیب قدس کا پیوند ہی
دامنِ مقصود ہی کب دست ہمت سے الگ

یہ ردیف اپنے لئے مین نے کہی ہی اے امیرؔ
ہاتھ محشر مین نہو دامان حضرت سے الگ

ردیف لام

وہی ناجی ہے جو ہے خاکپائے احمدؐ مرسل
کلید باب جنت ہے ولائے احمدؐ مرسل

ہوئی یہ بات ہمکو معنی لولاک سے ثابت
ہوئی افلاک کی خلقت برائے احمدؐ مرسل

ہوئے ممتاز مرسل جسکے اقرار نبوت سے
جہان میں کون ایسا ہے سوائے احمدؐ مرسل

یہ مصرع کندہ ہے دروازۂ عرش معلّی پر
کہ اس سے بھی کہیں اعلی ہے جائے احمدؐ مرسل

دل مومن میں کیونکر ہو نہ داغ اُنکی محبت کا
پڑے جب سنگ پر بھی نقش پائے احمدؐ مرسل

اُنھیں راہ رضا بخشی اُنھیں فرد قضا بخشی
بنائے جب خدا نے دست و پائے احمدؐ مرسل

پھر آئے عرش پر جا کر گئی گرمی نہ بستر کی
عیاں کسپر نہیں ہے ماجرائے احمدؐ مرسل

خطر کیا امتحان سے تھا کہ بزم لامکان میں تھا
خدا کی ذات پر تکیہ عصائے احمدؐ مرسل

ہوا دونوں طرف سے گفتگو کا ایک ہی عالم
ملی آواز حق سے کیا صدائے احمدؐ مرسل

امیر اُن پیشواؤں کا میں صدق دل سے پیرو ہوں
جو ہیں ہادی شریعت پر بجائے احمدؐ مرسل

زندہ کردیتا ہے مردے لب خندان رسولؐ
ہے مسیحا سے یہ جیتا ہوا میدان رسولؐ

کسکی گردن میں نہیں ہے خم چوگان رسولؐ
لیگیا سب سے سبق گوئے گریبان رسولؐ

وسعت روئے زمین ذرۂ میدان رسولؐ
رفعت ہفت سما قطرۂ عمان رسولؐ

قید سے حضرت یوسفؑ بھی چھٹے انکے سبب
کون عالم میں نہیں بندۂ احسان رسولؐ

کیا سبب ہے جو مرے دل میں چھپی جاتی ہے
نوک نیزہ نہیں نشتر نہیں مژگان رسولؐ

ایک دروازہ ازل ایک ہے دروازہ ابد
کسکی طاقت جو کرے سیر گلستان رسولؐ

جام کوثر کے پیا کرتے ہیں ہم زیست میں بھی
کب تصور میں نہیں چاہ زنخدان رسولؐ

رتبہ یعقوبؑ سے حضرت نے دوبالا پایا
دونوں سبطین تھے دو یوسفؑ کنعان رسولؐ

گریۂ کوہ سے کیونکر نہون چشمے جاری
سنگ آزردہ کرے جب دُرِ دندانِ رسولؐ

رزق تقسیم یہ ہر روز کیا کرتے ہین
سارا آفاق حقیقت مین ہے مہمانِ رسولؐ

عالم قدس سے ہی باغِ نبوت کی بہار
عرش اعظم ہے سفالِ گلِ ریحانِ رسولؐ

بے نشان انجم و مہتاب تھے جس رات کہ تھا
جلوۂ نورِ خدا شمع شبستانِ رسولؐ

نقد بخشش سے رہونگا نہ مین محروم امیر
حشر مین ہوگا مرے ہاتھ مین دامانِ رسولؐ

ردیف میم

خلق کے سرور شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم
مرسل داور خاص پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم

نورِ مجسم نیر اعظم سرور عالم مونس آدم
نوح کے ہمدم خضر کے رہبر صلی اللہ علیہ وسلم

فخر عیان ہین عرش مکان ہین شاہ شہان ہین سیف زبان ہین
سب یہ عیان ہین آپکے جوہر صلی اللہ علیہ وسلم

بحر سخاوت کانِ مروت آیۂ رحمت شافع امت
مالک جنت قاسم کوثر صلی اللہ علیہ وسلم

قبلۂ عالم کعبۂ اعظم سب سے مقدم راز کے محرم
جانِ مجسم روح مصور صلی اللہ علیہ وسلم

دولت دنیا خاک برابر ہاتھ کے خالی دل کے تونگر
مالک کشور تخت نہ افسر صلی اللہ علیہ وسلم

رہبر موسیٰ ہادی عیسیٰ تارک دنیا مالک عقبیٰ
ہاتھ کا تکیہ خاک کا بستر صلی اللہ علیہ وسلم

سرو خرامان چہرہ گلستان جبہہ تابان چہرہ درخشان
سنبل پیچان زلف معنبر صلی اللہ علیہ وسلم

چشمۂ جاری خاصۂ باری گرد سواری باد بہاری
آئینہ داری فخر سکندر صلی اللہ علیہ وسلم

مہر سے مملو ریشہ ریشہ نعت امیر اپنا ہے پیشہ
درد ہمیشہ رہتا ہے اکثر صلی اللہ علیہ وسلم

یہ شوق ہی کہ نہین اپنے اختیار مین ہم
پہونچ ہی جائینگے محبوب کے دیار مین ہم

کوئی چلے نہ چلے ساتھ ہم تو جاتے ہین
خیال حلقۂ گیسوے شاہ دل مین جو ہے
برنگ بانگ درا سب سے بڑھ کے کیون نہ چلین
کیا ہے جذبۂ کامل نے قافلہ سالار
جو بحر قافلہ ہے زائرون کا ہم ہین حباب
اگرچہ ہیچ ہین لیکن ہین تحت سب اپنے
لگا دیے ہین یہ پر شوق نے کہ سر کھتے ہین
خدا جو چاہے تو زائر ابھی ہون بستے ہین
کبھی سرہانے کبھی پائینتی کے لین بوسے

عبث ورنگ کرین کسکے انتظار مین ہم
تمام راہ رہین گے اسی حصار مین ہم
ہین ایک تیز قدم لاکھ مین ہزار مین ہم
امام سبحہ تو ہین گو نہین شمار مین ہم
کہ سر سے آنکھو نسے ہین قطرہ زن قطار مین ہم
مدِ حساب ہین گویا کہ اعتبار مین ہم
نظر سے اپنے قدم بڑھکے رہگذار مین ہم
پہونچ کے روضے مین مرقد کو لین کنار مین ہم
چمن چمن گل تازہ چنین بہار مین ہم

امیر لے کے چلے داغ عشق شاہ کا گل
کرینگے سیر جنان گوشۂ مزار مین ہم

ضعف سے گو ہے اُٹھانا مجھے دشوار قدم
راہ مولا مین مین چلتا ہون تو یون چلتا ہون
سر سے آنکھو نسے کردن منزلِ مقصود کو طے
خوش مین ایسے کہ نہین پھولے سماتے ہر گام
آپ کے در پہ نہ رکھتے وہ اگر فرق نیاز
سوئے تو آپکے کوچے مین پہونچکر سوئے
یہ رہ شہ مین چلے اُنمین رہا دامن شاہ
ساتھ جبتک وہ نہ لے لینگے گنہگار ونکو

شوق کہتا ہے کہ ہے شہر نبیؐ چار قدم
بڑھکے پڑتے ہین نظر سے مرے ہر بار قدم
تھک کے رہجاتین جو میرے دم رفتار قدم
کیون نہ گرداب نے پھرین صورت پرکار قدم
لیتے یوسفؑ کے نہ پھر ہر دم بازار قدم
واہ رکھتے ہین عجب طالع بیدار قدم
ہاتھ مجرم ہین ہمارے نہ گنہگار قدم
مصطفےٰ خلد مین رکھین گے نہ زنہار قدم

ہم ہین اور رہروی وادی یثرب ہی امیر
کس کو پرواہ جو کانٹون سے ہون افگار قدم

ردیف نون

جلد منظور ہے تا روضۂ انور پہونچین — پر لگا دے ہمین اے شوق کہ اڑکر پہونچین

ناتوان ہم ہین مدینہ ہے بہت ہند سے دور — دیکھئے منزل مقصود پہ کیونکر پہونچین

ق
قبر مین تخت فرشتون نے سنایا ہے مجھے — آرزو ہے کہ مدد کے لئے یاور پہونچین

گر نہو آپ کو دربار خدا سے فرصت — حکم کر دیجئے حیدرؑ کو کہ حیدر پہونچین

راہ یثرب کی مسافر جو ذرا بھی بھولین — خضرؑ و الیاسؑ یقین ہے کہ برابر پہونچین

رہروان رہ حضرت کو اگر پیاس لگے — حورین جنت سے لئے ساغر کوثر پہونچین

ق
تھا نہ اللہ کو منظور کہ معراج کی شب — خلوت خاص مین تنہا شہ صفدر پہونچین

قبر ہی خوب ہے اس منزل ہستی سے امیر
ٹھوکرین کھاتے ہین غربت مین کہین گھر پہونچین

ڈوبے ہوئے ہین لوگ جو عشق جناب مین — کیونکر چلین گے حشر کے دن آفتاب مین

سبطین مصطفےؐ ہین جو زہراؑ کے نور عین — رحمت کے دو یہ سورہ ہین ام الکتاب مین

آئینہ ہے یہ پنجتن و چار یار کا — نقطے ہین چار حرف ہین پانچ آفتاب مین

جتنے سوال چاہین کرین منکر و نکیر — حضرت کا ایک نام ہے سب کے جواب مین

تو وہ حبیبؐ حق ہے کہ یوسفؑ کو بھولجائین — یعقوبؑ دیکھکر ترے جلوے کو خواب مین

چلئے بزنگ مہر زیارت کے واسطے — سر کو قدم بنائیے راہ ثواب مین

حضرت ہوے شفیع تو دونونکو دی نجات — مجرم تھے کشمکش مین فرشتے عذاب مین

مجرم ہو پاک جائے جو حضرت کے سامنے
ہو تلپے خشک دامن تر آفتاب مین

اللہ بخشدے جو وہ شیطان کے ہون شفیع
ہم مجرمون کے جرم تو ہین کس حساب مین

جو کہدیا ہے آپ کو اُس کا یقین کر
بیجا ہے فکر دوزخ و جنت کے باب مین

عشقِ رسول شرط ہے اسلام کے لیے
کب ہو شراب کیف نہو جس شراب مین

کس قیدیِ بلا کا نہین آپ کو خیال
پہونچے خبر جو بند ہو اہو حباب مین

جائے جو سوے عالم بالا نگاہ قہر
پانی کا قطرہ قطرہ شرر ہو سحاب مین

آیا خیالِ انجمن لامکان ہمین
دیکھے کبھی جو عاشق و معشوق ڈاب مین

حضرت چلے سوار جو ہو کر براق پر
تا سدرہ جبرئیل امین تھے رکاب مین

اُس زلف و رُخ کی مدح و ثنا کی ہی جب امیر
لکھے ہین شعر مشک ملا کر گلاب مین

مقامِ امتحان مین دل جو اپنا تول لیتے ہین
وہی سوداے بازار محبت مول لیتے ہین

رقم کرتے ہین جب مضمون سوادِ چشم حضرت کے
سیاہی مردمک کی آنسوؤن مین گھول لیتے ہین

کشاکش سطر حکی ہی سر مژگان حضرت مین
اسی ناخن سے عاشق دل کے عقدے کھول لیتے ہین

اگھے بزم عزا کرتے ہین گہ میلاد کی محفل
کبھی وہ بیٹ لیتے ہین کبھی ہنس بول لیتے ہین

فدا کرنیکو قد ہے غیرتِ شمشاد حضرت پر
بہت ہم سرو سے آزاد بندے مول لیتے ہین

جو وصیاں آتا ہی دندان مبارک کی شہادت کا
بہا کر اشک ہم دامن مین موتی رول لیتے ہین

ترازو طبع سنجیدہ ہے اپنی فیض حضرت سے
یہین اچھے بُرے اعمال اپنے تول لیتے ہین

نہین نقصان سواے نفع بازار محبت مین
جو بک جاتے ہین اُسکے ہاتھ یوسف مول لیتے ہین

امیر الفت جو وصف لکھتے ہین ابرو حضرت کی
وہ اس کنجی سے قفل باب جنت کھول لیتے ہین

جو لوگ لُطفِ حضرت مین جان دیتے ہین
ملک انھین کو جنان کی زبان دیتے ہین

بڑا پلید ہے مُنکر ہے جو نبوت سے
گواہی اُسکی زمین آسمان دیتے ہین

اثر ہین نام محمدؐ کا اسم اعظم ہے
کلام حق مین یہ قاری نشان دیتے ہین

جہان اُترتے ہین رستے مین آپکے زائر
ردائے امن ملک سر پہ تان دیتے ہین

خیال روضۂ والا جو سرفراز کرے
تو ہم قیام کو دل سا مکان دیتے ہین

پکارتے ہین تمھین کو یہ یا رسول اللہ
جو مسجدون مین موذن اذان دیتے ہین

جو زیر سایۂ دیوار شاہ کرتے ہین خواب
وہ اپنی آنکھ کو سونیکی کان دیتے ہین

برہمن آئے مسلمان ہو خطر نہ کرے
ق
کہ کافرون کو یہ مومن امان دیتے ہین

بتونکو توڑیئے تو پایئے یہ باغ بہشت
خدا کو صاحبِ دین درمیان دیتے ہین

نہین سمجھتے یہ جائیگا پہلے یثرب مین
امیرؔ پیر کو طعنے جوان دیتے ہین

زخمی عشق دم تیغ الم جانتے ہین
اِس تڑپنے مین جو لذت ہے وہ ہم جانتے ہین

شرف آدم بے سایہ کو ہم جانتے ہین
سایہ کیا شے ہے اِسے اہل عدم جانتے ہین

کہدو رضوان سے ہمین سیر کی تکلیف نہ دے
ہم مدینے ہی کو گلزار ارم جانتے ہین

وصف کرنے لگے موسیٰ تو یہ آئی آواز
کوئی کیا جانیگا احمدؐ کو جو ہم جانتے ہین

بادشاہی ہے ترے در کی گدائی جن کو
ٹھیکرا بھیک کا وہ ساغر جم جانتے ہین

خشک کیا مزرعۂ اُمید رہیگا اُنکا
جو ترے گیسوؤن کو ابر کرم جانتے ہین

نیستی ہے انھین ہستی جو ترے پیر ہین
عمر صد سالہ کا وقفہ کوئی دم جانتے ہین

اسم پاک آپ کا ہے سب سے مقدم مرقوم
رتبہ جو آپ کا ہے لوح و قلم جانتے ہین

دلِ کفار مین پڑتے ہین اگر داغ حسد
ہم وہ پتھر ہین ترے نقش قدم جانتے ہین

تیرے گیسو سے ہے پیراہن کعبہ آگاہ
تیری آنکھون کو غزالان حرم جانتے ہین

تشنۂ شوق ترے قلزم ہمت کے حضور
بحر زخار کو قطرے سے بھی کم جانتے ہین

جلوۂ نور سیہ اور کوئی کیا جانے
تیرے گیسو ترے عارض کی قسم جانتے ہین

جا سکے اڑ کے نہ معراج مین ہمراہ براق
جبرئیل آپ کے توسن کا قدم جانتے ہین

غیب کے حال سے جو لوگ ہین آگاہ امیر
وہ اُسے مجمع امکان قدم جانتے ہین

ہر چند کوئی گنج سے خالی نہین زمین
کوچے مین شاہ کے ہی جو دولت کہین نہین

کسکی ہے آنکھ ایسی کہ دیکھے جمالِ پاک
دریا سمائے کوزے مین ہمکو یقین نہین

وہ دن بھی ہو کہ روضۂ اقدس پہ ہون مقیم
رضوان بلائے مجھکو کہون مین نہین نہین

بے شبہ ہے سجود کے لائق وہ آستان
پر لائق سجود کسی کی جبین نہین

جس بزم مین کہ جمع ہین خاصانِ کردگار
وان آپ کے سوا کوئی مسند نشین نہین

ذرے سے آفتاب تلک سب مطیع حکم
قبضہ مین آسمان نہین یا زمین نہین

یثرب مین چلکے روضۂ اقدس کو دیکھیے
دشوار کچھ نظارۂ عرشِ برین نہین

معراج جب ہوئی گئے حضرت کہان کہان
واقف سواے حضرت روح الامین نہین

لیتا ہون کب کسی کے مین مضمون ای امیر
خرمن ہے میرے پاس کوئی خوشہ چین نہین

مرتے مرتے بھی ترا نام نہین لیتے ہین
وہ رہ کعبۂ اسلام نہین لیتے ہین

دستگیری نہین کرتے ہین محمد کس کی
کون گرتا ہے کہ وہ تھام نہین لیتے ہین

اٹھو للہ اُلٹیے رُخ انور سے نقاب
دل جگر سینے مین آرام نہین لیتے ہین

خاکساروں کو ترے آب بقا سے کیا کام
خضر دیتے ہین اُنھین جام نہین لیتے ہین

جان دیتے ہین مریضان محبت لیکن
آپ کی یاد سے آرام نہین لیتے ہین

دل ہے مینائے محبت یہی قلقل کی صدا
ہچکیان نزع کے ہنگام نہین لیتے ہین

جان دیتا ہی جو حضرت پہ وہ پاتا ہی بہشت
ایک کا مال وہ بے دام نہین لیتے ہین

آپ کا حاسد بدکیش ہے ایسا منحوس
صبح کو جسکا کبھی نام نہین لیتے ہین

یاد تیری جنھین لیجاتی ہے غربت کیطرف
گھر کا بھی بھول کے وہ نام نہین لیتے ہین

آپکے عارض وگیسو کے جو دیوانے ہین
چین وہ صبح سے تا شام نہین لیتے ہین

وصف حضرت مین کہا کرتے ہین ہم شعر امیر
فکر سے اور کوئی کام نہین لیتے ہین

پہونچا امیر خیرِ وراکی جناب مین
ہے لاکھ لاکھ شکر خدا کی جناب مین

کہدو ملائکہ سے کرین اور پر کرم
مین ہون شفیعِ روز جزا کی جناب مین

پستی بخت سے وہ چھٹا جو پہونچ گیا
محبوبِ خاص ربِ علا کی جناب مین

دونون جہانکا امن ہی دونون جہانکا حفظ
اُس بادشاہِ ہردوسرا کی جناب مین

پیاسونسے کہدو آئین کہ ہی شربتِ حیات
بحرِ کرم محیطِ سخا کی جناب مین

ق

کہتا ہون اب بھی دیکھ اُٹھا ہاتھ جور سے
ای چرخ ورنہ ہونگا مین شاکی جناب مین

مین تو ترے بیان کرونگا ہزار ظلم
تو کیا کہیگا شاہِ ہدا کی جناب مین

جور و ستم کھلین گے تو تجکو ضرور آپ
بھیجین گے قید کرکے خدا کی جناب مین

نکلا نہ منھ سے کلمہ بیجا کبھی امیر
ہو عرض مین نے کی وہ بجا کی جناب مین

شتاب آؤ کہ ہین صرف انتظار آنکھین
لگی ہین در کی طرف شوق سے ہزار آنکھین

کرو ظہور کہ دل شاد ہون محبون کے
ملین یہ پلے مبارک پہ بار بار آنکھین

بجز ہے شرط مریضان عشق کا ہے یہ حال
کہ چھت سے لگ گئین یا شاہ نامدار آنکھین

یہ عشق عارضِ مولا نے بھلا دیا ہے ہمین
ابھی سے دیکھتی ہین خلد کی بہار آنکھین

بندھے شہادتِ دندانِ یار کا جو خیال
تو کیون نہ صورتِ نیسان ہون اشکبار آنکھین

وہ دن بھی ہو کہ زرِ داغ نذر دین تمھین دل
قدم پہ اشک کے گوہر کرین نثار آنکھین

اجل بھی منتظرون کی جو ہجر مین آئی
اُگین گی صورتِ نرگس سرِ مزار آنکھین

یہ دی ہے آپ نے قوت دل اہل دین کے ہین شیر
مجال ہے سگِ دنیا کرے جو چار آنکھین

کرین جو آپ قدم رنجہ قدسیون کی طرف
بچھائین زیر قدم لاکھ دل ہزار آنکھین

جو مہر و مہ نہ لگائین وہ کحل خاک قدم
خلل ہو نور مین پیدا کرین غبار آنکھین

امیر شاہ ضعیفون کو دین اگر قوت
نکالین شیر کی اطفال شیر خوار آنکھین

جب مدینے کا مسافر کوئی پا جاتا ہون
حسرت آتی ہے یہ پہونچا مین رہا جاتا ہون

المدد المدد اے شافعِ روزِ محشر
بوجھ بھاری ہے گناہون کا دبا جاتا ہون

ہے زیارت پہ فقط غش سے افاقہ موقوف
آپ آتے ہین تو مین آپ مین آجاتا ہون

دو قدم بھی نہین چلنے کی ہے مجھ مین طاقت
شوق کھینچے لیے جاتا ہے مین کیا جاتا ہون

قافلے والے چلے جاتے ہین آگے آگے
مدد اے شوق کہ مین پیچھے رہا جاتا ہون

ق

کاروانِ رہِ یثرب مین ہون آوازِ درا
سب مین شامل ہون مگر سب سے جدا جاتا ہون

اسلیے تا نہ ملے روکنے والون کا پتا
محو کرتا ہوا نقشِ کفِ پا جاتا ہون

فیض مولا سے ابھی صبر کی طاقت ہی امیر
جو کڑی سامنے آتی ہے اُٹھا جاتا ہون

دل کو کب شوق مزارِ شہِ کونین نہین
ہو روان اے دلِ بیتاب کہ موقع ہی یہی
جبہہ سائی کے ہین مشتاق یہ شہ ہون کہ ملک
دے چکا اُسکو مین دل جسنے دیا تھا مجھے دین
ابروِ صاحبِ معراج ہی یان پیش نگاہ
ہے اشارہ کہ ہین ہمراہ محمدؐ کے علیؑ

بے زیارت مجھے آرام نہین چین نہین
راستہ صاف ہی حائل کوئی مابین نہین
جز درِ شاہ کوئی قبلۂ دارین نہین
فارغ البال ہون قرضے مرے اب دین نہین
نقش کب دل پہ مرے معنیٔ قوسین نہین
لفظ معراج مین یہ میم نہین عین نہین

نورِ نعلین شہِ ہر دو سرا ہین یہ امیر
سب ہین آگاہ نہان رتبۂ سبطین نہین

دودھ پیتے ہوے اطفال نہ کیونکر بولین
ہو گناہون کا نہ انجام بجز رسوائی
دلِ زائر مین جو اکسیر کا آجائے خیال
سبزۂ زار چمن شاہ کی جو سیر کرین
عاشقِ شاہ ہون جھگڑین جو قیامت مین ملک
آنکی بہ چشم سخندان کا ثنا خوان ہون مین
دشمنِ شاہ وہ بد ہین ہی جس گھر مین رہے
وہ مسیحا ہین کہ حضرت جو پکارین اُنکو

جب لبِ لعل کی تاثیر سے پتھر بولین
کیا چھپین جرم جو اعضا دمِ محشر بولین
بوٹیان آپ ہی جنگل مین برابر بولین
طوطی اُن نیک خصالون سے نہ کیونکر بولین
ہے یقین میری طرف سارے پیمبر بولین
مُنہ ہے کیا آگے مرے اور سخنور بولین
چھت کی کڑیان نہ کبھی چپ ہون برابر بولین
جی اُٹھین مردم تصویر مقرر بولین

باعثِ حفظِ جہان نام ہی حیدر کا امیر
حکم حیدر پہ نگہبان نہ کیونکر بولین

ہون تو مجرم پر نہین شبہہ مرے اقبال مین
نام حضرت بھی ہے میرے نامۂ اعمال مین

رشتے ٹوٹے دام کے صیاد اپنے ہاتھ سے
نام حضرت لے جو طائر قید ہو کر جال مین

جُرم گو بیحد ہین پر مین عاشق مولا تو ہون
آیۂ لاتقنطوا کیونکر نہ نکلے فال مین

کیون نہ لکھدے باغ جنت کی سند مجھکو خدا
لکھے ہین دفتر کے دفتر آپ کے احوال مین

ہین وہ عیسیٰ ہو مرقع مین جو حضرت کی شبیہ
کیا عجب ہے جان پڑ جائے ہر اک تمثال مین

یاد مولا مین جو روئین اپنی آنکھین اے امیر
ابر تر بھر بھر کے موتی لے گئے رومال مین

ردیف واو

میری اُلفت نے دیا رتبۂ بے حد مجھکو
کر دی خاک درِ شاہ کی مسند مجھکو

پھول وہ چہرہ ہے شمشاد ہے وہ قد مجھکو
سیر گلزار جنان سے ہے یہ مقصد مجھکو

عمر بھر دولتِ کونین کی کرتا تھا تلاش
مل گئی آج تہ دامنِ احمد مجھکو

اب وجد فخر عرب آپ ہین فخر اب وجد
یاد ہے مکتب ایمان مین ابجد مجھکو

رتبہ یہ عشق سے پایا کہ ہون حضرت کی دعا
حشر کے روز کرے گا نہ خدا رد مجھکو

ہین وہ محبوب خدا اس سے ہین سبکے محبوب
راست گو ہون نہین آتی ہے خوشامد مجھکو

اُس خط سبز کا عاشق ہو نہین مانند خضر
کیون نہ جنت مین ملے قصر زبرجد مجھکو

کسی دولت کسی ثروت کی نہین اب پروا
میرے اللہ نے دی اُلفت احمد مجھکو

یا نبی مکر سے شیطان کے حاصل ہو پناہ
روز آ آکے ستاتا ہے یہ مرتد مجھکو

آسمان پر کلہ فخر نہ کیونکر پھینکون
ہاتھ آیا ہے ترا گوشۂ مسند مجھکو

شافع حشر کا احسان کہ وارد مین ہوا — کر چکے تھے مرے اعمال ندارد مجکو
ہون گنہگار مگر خوف معاصی سے نہین — بخشوا لینگے قیامت مین محمدؐ مجکو
نکہتِ گل کبھی گلشن سے جو لاتی ہے صبا — یاد آجاتی ہے اُس شاہ کی آمد مجکو
مست ہون بادۂ اُلفت سے مین منصور کی طرح — کیون نہ سمجھے صفِ عشاق سر آمد مجکو
قصرِ جنت مین جو دیکھونگا جواہر کے کلس — یاد آجائے گا وہ روضۂ گنبد مجکو
خلعتِ بادشہی حُلّۂ جنت سمجھون — دین جو زائر کفن پوشش مرقد مجکو
گذرے چالیس برس عمر کے ای طالع پیر — تا کجا ہند مین رکھے گا مقید مجکو

کم نہین ہی یہ شرف کچھ مرے حق مین ای امیر — نام میرا ہی یہی کہتے ہین احمدؐ مجکو

اب کہان چین خبر دی مرے جی نے مجکو — کہ مدینے مین بُلایا ہے نبیؐ نے مجکو
عاشقِ چہرۂ حضرت تھا گیا بے کھٹکے — درِ فردوس پہ روکا نہ کسی نے مجکو
بحرِ آفت مین نبیؐ اور علیؑ ہین حامی — پار اُترنے کے لئے ہین یہ سفینے مجکو
عشق کر ختم رسلؐ سے کہ خدا راضی ہو — کی یہ تعلیم اُویسؓ قرنی نے مجکو
آتشِ عشق مین جلتا ہون مین شب بھر دمِ صبح — شمع سان موت کے آتے ہین پسینے مجکو
پر نکل آئین جو طائر کی طرح دور نہین — ہمہ تن شوق بنایا ہے خوشی نے مجکو
شوقِ محبوبِ الٰہی مین نہین صبر کی تاب — لیچل اے جذبۂ دل جلد مدینے مجکو
ہی یقین راہ مین ملجائینگے جبرئیل امین — سب بتا دینگے زیارت کے قرینے مجکو
اب نہ ٹھہرون جو کرے میری خوشامد بھی وطن — کہ پکارا ہے غریب الوطنی نے مجکو
مومن و زائر و حاجی ہون دیے تین شرف — مکی و ہاشمی و مطلبی نے مجکو

رات دن ہند مین رہتا ہی یہی دھیان امیر
اب کیا یاد رسول عربی نے مجھکو

مدح خوان ہو نمین جو آواز نہین ہی تو نہ ہو
سوز حاصل ہے مجھے ساز نہین ہی تو نہو

مرتے ہی پھاند کے دیوار مین داخل ہونگا
باب فردوس اگر باز نہین ہے تو نہ ہو

ہی مئے عشق سے حضرت کے مرا دل مخمور
جام مین بادۂ شیراز نہین ہے تو نہ ہو

دیکھ سکتا نہین گنجشک کو وحشت سے تری
بند گر دیدۂ شہباز نہین ہے تو نہ ہو

زندہ دل جتنے ہین اقرار نبوت ہی انھین
مردہ دل قائل اعجاز نہین ہے تو نہ ہو

آپ کا نام تو لیتا ہے موذن ہر صبح
مثل داؤد خوش آواز نہین ہے تو نہ ہو

درد الفت کا ہوا انجام الٰہی اچھا
خوبصورت اگر آغاز نہین ہے تو نہ ہو

لڑکے مرجائینگے خود خبث طبیعت سے عدو
آسمان تفرقہ پرداز نہین ہے تو نہ ہو

آشیانہ ہے مدینے مین درختون پہ مرا
اب اگر طاقت پرواز نہین ہے تو نہ ہو

دور سے دیکھ لیا کرتے ہین حضرت کا جمال
پاس اگر جلوہ گہ ناز نہین ہے تو نہ ہو

رہ نہین جانے کا مین وادی مدحت مین امیر
توسن فکر سبکتاز نہین ہے تو نہ ہو

یہ باعث تھا کیے سجدے فرشتون نے جو آدم کو
کہ انکے صلب مین دیکھا ضیاے فخر عالم کو

جو عالم ہمنے دیکھا اپنے دل مین فیض مولا سے
نہ آیا تھا کبھی جام جہان بین مین نظر جم کو

شرف بخشا مدینے کو خدا نے ہفت کشور پر
بلندی جیسے دی ہفت آسمان سے عرش اعظم کو

نظارہ شاد کا یون دامن تر خشک کرتا تھا
ہٹا دیتا ہے جیسے پرتو خورشید شبنم کو

سفارش سے تمھاری قوت اعجاز دی حق نے
ید موسیٰ عمران کو لب عیسیٰ مریم کو

ہوے راکع تو محراب حرم کو یہ ہوئی حسرت
کہ لیلون دوڑ کر آغوش مین مین قد برہم کو

تری محراب ابرو ہی ترا چاہ زنخدان ہے
عزیز اسواسطے رکھتا ہون مین کعبہ کو زمزم کو

لب جان بخش کی تعریف مین پایا ہی یہ رتبہ
غنیمت جانتے ہین عیسے مریم مرے دم کو

نکل سکتے نہین ہین ایک دم قید محبت سے
لپیٹا ہے یہ دونون گیسوؤن نے دونون عالم کو

اگر اُس خاک کے دانے کا بوسہ پہلے لے لیتے
نہوتی کھاکے گندم احتیاج عذر آدم کو

وہان چالیس ورثے ہین در فیض آپکے لاکھون
سخاوت مین بھلا گیا آپ سے نسبت ہی حاتم کو

یقین ہے مثل حاتم شوق سے قالب تہی کرتے
سلیمان دیکھتے دست مبارک مین جو خاتم کو

[illegible] ۱۲

امیر آوازۂ جرأت پہونچتا ہے جو مولا کا
ہلا دیتا ہے اب بھی سیستان مین گور رستم کو

کہونگا حشر مین یہ تھام کر حضرت کے دامن کو
الٰہی سیل رحمت سے بہا عصیان کے خرمن کو

غبار کوچۂ مولا کا سرمہ ہی عجب سرمہ
کیا ہی جس نے روشن دیدۂ خورشید روشن کو

جو دیکھین حلقۂ گیسو کہین آزاد حسرت سے
الٰہی قید ہون اُنہین ملے یہ طوق گردن کو

یہ شوق دید مرقد ہی کہ جب دربند ہوتا ہی
فرشتے جھانکتے پھرتے ہین دیوارونکے روزن کو

اجازت طائر سدرہ کو ہو تو نخل یثرب پر
بنائے آشیانہ چھوڑ کر اپنے نشیمن کو

تمنا ہی نہ نکلون مرکے بھی مین شہر یثرب سے
زمین تھوڑی سی ملجائے یہین یا شاہ مدفن کو

تمہارا بوسۂ دریون بدون کو نیک کرتا ہی
بنا دیتا ہی سونا سنگ پارس جیسے آہن کو

کرے دل کھولکر تا وصف باغ روضۂ حضرت
خدا نے اسلیئے دین دس زبانین نخل سوسن کو

لباس شاہ کے سینے کی ہو خیاط کو جرأت
جو رشتہ مانگ لے ادریس سے عیسے سے سوزن کو

جنان سے روضۂ شہ تک جو حورین آنہین سکتین
بحسرت دیکھتی رہتی ہین دیوار و دریچہ روزن کو

ابھی تو اڑ کے آتے کوچۂ مولا مین گلشن سے
براق اڑتا ہوا قطع رہِ معراج کرتا تھا

جو ملتے بلبلون کی طرح پر گلہائے گلشن کو
ملے جب شہسوار ایسا خوشی ہو کیون نہ توسن کو

امیر آئے جو دل اُس شعلہ کا عاشق نوازی پہ
بچھاوے سر و پائے فاختہ یا اپنی گردن کو

رکھتی ہے خاکِ کوچۂ مولا چمن کی بو
سونگھے جو کوئی اُنکے لباس بدن کی بو

کیا حلقہ ہائے زلفِ مسلسل ہین عطر بیز
اُس چہرۂ صبیح کی دل کو جو یاد ہے

لکھوں جو مدحتِ تنِ نازک کتاب مین
گویا زمین عطر سے ہے خاکِ جسم پر

کافور کی جگہ تھی جو خاکِ مزار پاک
خوشبو وہان پاک کی مجھکو پسند ہے

یعقوبؑ وار یوسف ثیرب پہ ہون فدا
آئے شمیم باغ جنان کی دماغ مین

ذرّے وہ گل ہین آتی ہے جنسے دکھن کی بو
خوش آئے کیا دماغ کو اُسکے چمن کی بو

آتی ہے صاف نافۂ مشکِ ختن کی بو
داغون سے آ رہی ہے گلِ یاسمن کی بو

آئے ورق ورق مین گلِ نسترن کی بو
شبو کی بو ہے زلف مین تن مین سمن کی بو

جھومے فرشتے سونگھ کے میرے کفن کی بو
سونگھون کبھی نہ غنچۂ گل سے دہن کی بو

روشن ہون آنکھین سونگھون اگر پیرہن کی بو
لائے صبا جو آپکے سیبِ ذقن کی بو

فیضِ شہنشہ سے یہ رتبہ ملا امیر
پہونچی بہشت مین مرے باغِ سخن کی بو

طاعتِ حق ہے محمدؐ کی اطاعت مجھکو
کچھ نہین زشتی اعمال سے دہشت مجھکو
نہین اب دولتِ دنیا کی ہے حاجت مجھکو

حج ہے کعبہ کا مدینے کی زیارت مجھکو
بخشوا لین گے نبیؐ روز قیامت مجھکو
میرے اللہ نے دی دین کی دولت مجھکو

چہرۂ پاک کی تعریف کیا کرتا ہون — ہے یہی تذکرہ قرآن کی تلاوت مجھکو
روضۂ شاہ تلک ہند سے پہونچون ہین شتاب — یا خدا جلد دکھا روضۂ جنت مجھکو
اُڑکے پہونچونگا مین طائر کی طرح یثرب مین — دی مری شوق نے پرواز کی طاقت مجھکو
فیض عشق شہ والا سے تونگر ہون مین — مال ہی گنج ہی دولت ہے یہ اُلفت مجھکو
سُن لیا ہی کہ نبی نزع مین آئینگے ضرور — اس لئے مرگ کی آئیگی ہی حسرت مجھکو
شاید آجائین وہان ختم رسالت کے قدم — جلد اے مرگ دکھا گوشۂ تربت مجھکو
حشر کے روز نبی ساقی کوثر ہونگے — کیا غم تشنگی روز قیامت مجھکو
جانتے ہین کہ بہت تشنۂ دیدار ہون مین — ہی یقین پہلے کرین جام عنایت مجھکو

شکر ہی بیٹھ رہا ہون در مولا پہ امیر
ملگئی سارے بکھیڑون سے فراغت مجھکو

عشق شہ والا و دل زار کو دیکھو — اس کاہ کو اور کوہ کے انبار کو دیکھو
کہتی ہی کہ مین پرتو چشمان نبی ہون — لو اور سنو نرگس بیمار کو دیکھو
ہی اسکے نظارے مین جو نور اس سے زیادہ — قرآن کے بدلے اسی رخسار کو دیکھو
فاقون مین اس ابرو کا ہی دھیان تو بہتر — ماہ رمضان دیکھ کے تلوار کو دیکھو
ای اہل جنون سلسلہ بخشش کا یہی ہی — بل کھائے ہوے گیسوے خمدار کو دیکھو
جنت مین یہ کہتے ہین فرشتون سے فرشتے — یثرب مین چلو شاہ کے دربار کو دیکھو

یثرب کو امیر آؤ چلو ساتھ ہمارے
اُس خرّم و شاداب چمن زار کو دیکھو

اشتیاقِ سجدہ مین تا چند دل بیتاب ہو — سر مرا ہو اور اُس دروازے کی محراب ہو

مدتون سے آرزو رکھتا ہی دل مین یہ فلک
چادرِ مرقد کسی شب چادرِ مہتاب ہو

جسم حضرت کی صباحت کا کرون تمسے مین ذکر
گُلیان کرنے کو پہلے موتیون کی آب ہو

حفظ حضرت کا بچائے جسکو کیا اُسکو ضرر
برق خاطف فرع دہقان پہ گر گرآب ہو

آبیاری جس چمن کی لطف حضرت کا کرے
کیون نہ ہر کانٹا رگِ گل کیطرح شاداب ہو

شعلۂ نار غضب ایسا کہ جس شب ہو بلند
آسمان پر خاک جلکر خرمن مہتاب ہو

مہر مولا ہی یہ دل مین ہون جو اُس کوچہ مین خاک
اُڑکے ہر ذرہ ہوا مین مہر عالمتاب ہو

دل جلانا عشق مولا مین ہی دولت کا سبب
صاحبِ اکسیر ہو کشتہ جو یہ سیماب ہو

ہون روانہ ہند سے جس دن مین یثرب کو امیر
جو مجاور شہ کے روضے کا ہو اُسکو خواب ہو

لے چل ای شوق سوے روضۂ مولا مجھکو
مدتون سے ہی زیارت کی تمنا مجھکو

روضۂ پاک کا یثرب مین نظارہ مین کرون
اِسلیئے حق نے دیے دیدۂ بینا مجھکو

سر ہو اور سنگ درِ شاہ ہو تا آخرِ عمر
جب سے پیدا مین ہوا ہی یہی سودا مجھکو

شوق دیدار ہے اِس برق تجلی کا کمال
یا خدا جلد ملے رتبۂ موسیٰؑ مجھکو

جان قالب مین نہین درد جدائی کے سبب
زندہ ہو جاؤن جو ملجائین مسیحا مجھکو

کیا کہون چرخ ستمگر نے کیا ہی کیسا
صورتِ دفتر ابتر تہ و بالا مجھکو

بادہ پیمائی گردون سے نہین کچھ مطلب
تو ہی اے شوق کر اب بادیہ پیما مجھکو

خضرؑ پھرتے ہین کہان آئین بتائین مجھے راہ
نہین معلوم رہِ یثرب و بطحا مجھکو

راہ خشکی ہو اگر راہزنون سے مسدود
گریۂ شوق دکھا یثرب و بطحا مجھکو

کور آنکھین جو کرے راہ مین اندھی کو گرد
کم نہین دیدۂ دل بہر تماشا مجھکو

سستی بخت ہی یثرب نہ چلون اب جو امیر
سارے اسباب سفر کے ہین مہیا مجھکو

ردیف ہاے ہوز

آنکھون مین ہی گھر دل مین مرے جاے مدینہ ‌ ‌ ‌ ان نین مدینون مین ہی ماواے مدینہ
موسی کو مبارک ہو تجلی سر طور ‌ ‌ ‌ اللہ مری آنکھون کو دکھلاے مدینہ
ہی قصر جنان روضہ ستون طوبی فردوس ‌ ‌ ‌ جنت کا تماشہ ہے تماشاے مدینہ
فیض قدم شہ سے ضیا پائی ہے ایسی ‌ ‌ ‌ خورشید ہی اک ذرہ صحراے مدینہ
محشر مین ہوا لالہ گلزار شفاعت ‌ ‌ ‌ جس دل مین پڑا داغ تمناے مدینہ
بازار محبت مین کہان مجھ سا خریدار ‌ ‌ ‌ سر بیچ کے لیتا ہون مین سوداے مدینہ
ہر صبح بندھا روضہ حضرت کا تصور ‌ ‌ ‌ جب آنکھ کھلی کھل گئے در ہاے مدینہ
فردوس سے وہ روضہ پر نور ہے بہتر ‌ ‌ ‌ رضوان سے ہی بڑھکر چمن آراے مدینہ
کثرت مین فرشتون کی صفین ہین صف محشر ‌ ‌ ‌ ہی شرق سے تا غرب مصلاے مدینہ
موسی ہین اگر محو تجلاے سر طور ‌ ‌ ‌ ہی روح مری محو تجلاے مدینہ

مالک ہی امیر اس کا مہ مصر سے بہتر
زیبا ہی اگر مصر ہی شیداے مدینہ

اس روضہ پر ہی گنبد اخضر کا اشتباہ ‌ ‌ ‌ اس شمسے پر ہی مہر منور کا اشتباہ
کرسی در بلند ہی ایسی کہ جسپہ ہی ‌ ‌ ‌ عالم کو عرش خالق اکبر کا اشتباہ
رفعت سے کسقدر ہی فلک رتبہ وہ زمین ‌ ‌ ‌ ہی جسکے ذرے ذرے پہ اختر کا اشتباہ
کیا خوب پیش روضہ والا ہی سائبان ‌ ‌ ‌ ہوتا ہی جبرئیل کے شہپر کا اشتباہ

روضہ نہین ہی غور سے دیکھو تو باغ ہی
زیبا ہوا ستون پہ صنوبر کا اشتباہ

کتنے ملک خصال مجاور وہان کے ہین
سلمان کا ہی گمان ابوذر کا اشتباہ

روشن جو رات کو ہی دوشاخہ مزار پر
ہی آسمان پہ برج دوپیکر کا اشتباہ

شعلہ جو شمع کا ہی وہ اختر سے کم نہین
ہر قمقمے پہ ہی مہ انور کا اشتباہ

جاکر وہان جو دیدۂ زائر پر آب ہو
اُس پر ہو صاف چشمۂ کوثر کا اشتباہ

ہر آبدار بزم معلےٰ کا ہی خضر
آئینہ دار پر ہی سکندر کا اشتباہ

باہر نہین ہین بزم سے یہ انجم و فلاک
اُس پر سپند اُس پہ ہی مجمر کا اشتباہ

در پر جھکے جبین تو ہو اسدرجہ تابناک
ہو آسمان کو خسرو خاور کا اشتباہ

وہ باغ لطف شاہ ز جمین صبا کو ہی
شبنم کے قطرے قطرے پہ گوہر کا اشتباہ

پہونچا ہی سر مرا جو در قصر تک امیر
مجھپر بھی لوگ کرتے ہین قیصر کا اشتباہ

فلک ہی بر سر بیداد یا رسول اللہ
بچائیے مجھے فریاد یا رسول اللہ

ہین احتضار مین در پے ہی دین کے ابلیس
یہی تو ہی دم امداد یا رسول اللہ

تمھین ہو دادرس جملہ انبیائے سلف
مجھے بھی تمسے ملے داد یا رسول اللہ

جہان مین جتنے تھے ناشاد انکو شاد کیا
مجھے بھی کیجئے اب شاد یا رسول اللہ

شتاب رفع ہو ویرانی دل ویران
ہو یہ دیار بھی آباد یا رسول اللہ

عبادتین ہون مری آپکے سبب سے حصول
یہ محنتین نہون برباد یا رسول اللہ

گرون کسی کی نظر سے نہ دونون عالم مین
پڑے نہ مجھپہ یہ افتاد یا رسول اللہ

خدا نے خلق کیا ہی تمھاری خاطر سے
تمام عالم ایجاد یا رسول اللہ

ہر ایک سرو ہی اس بوستان عالم مین — کرم سے آپ کے آزاد یارسول اللہ
وہی ہی حکم خدا خوب جانتا ہون مین — جو کچھ ہے آپ کا ارشاد یارسول اللہ
ہمیشہ آپ کا ہی نام مجھکو ورد زبان — ہمیشہ آپ کی ہی یاد یارسول اللہ

فلک کو منع کرو جان امیر کی بچ جائے
ستارہا ہی یہ جلاد یارسول اللہ

رہتی ہی زبان پر صفت شان مدینہ — ہون مرغ نوا سنج گلستان مدینہ
جنت ہی حقیقت مین گلستان مدینہ — طوبائے جنان سرو خیابان مدینہ
اللہ نے بخشی ہی جسے شاہی کونین — سلطان مدینہ ہی وہ سلطان مدینہ
زیر قلم شاہ ہی ہر ایک قلمرو — کس ملک مین جاری نہین فرمان مدینہ
حاصل ہی مجھے زیست مین بھی سایۂ طوبیٰ — بستر ہی تہ نخل بیابان مدینہ
ہی شوق بہت گھر مجھے زندان سے نہین کم — یارب نظر آئین کہین ایوان مدینہ
حورین ہین فدا مجھپہ مین حضرت پہ فدا ہون — قربان ہین ملک مجھپہ مین قربان مدینہ
اے شوق ہو رہبر کہ پہونچ جاؤن مین جلدی — مدت سے مرے دل مین ہی ارمان مدینہ
ہین دیو و پری تابع فرمان سلیمان — حاکم ہی سلیمان کا سلیمان مدینہ
مہمانون کے حصہ مین وہان کیون نہو لذت — ہی حسن ملاحت نمک خوان مدینہ
قالب مین دو عالم کے مدینہ ہی اگر جان — ذات اُس شہ کونین کی ہی جان مدینہ
نغمہ ہی مرا نغمۂ داؤد سے بہتر — مجھسا ہی کہان مرغ خوش الحان مدینہ
روضہ شہ کونین کا کعبے سے نہین کم — اللہ کا مہمان ہی مہمان مدینہ
کہتا ہی امیر اس لئے عالم مجھے حسان — ہون حسن طبیعت سے ثنا خوان مدینہ

ردیف یاے تحتانی

قبر گلزار جو حضرت کے قدم سے ہوگی
راہ در پردہ اُسی باغ ارم سے ہوگی

زندہ جب خلق خدا صور کے دم سے ہوگی
رونق اُس بزم کی حضرت کے قدم سے ہوگی

دل سے نکلیگی نہ حضرت کی محبت ہرگز
حور باہر نہ کبھی باغ ارم سے ہوگی

کاتب صنع نے نام اِس لئے پہلے لکھا
روح راضی نہ کسی طرح قلم سے ہوگی

نزع کے وقت کوئی کام نہین آئیگا
مشکل آسان مری تیرے کرم سے ہوگی

جادۂ عشق نبیؐ ہی دم شمشیر فنا
قطع یہ راہ اگر ہوگی تو ہم سے ہوگی

تذکرے ہون گے وہان ذکرِ حضرت کے
جب ملاقات نصیب اہل عدم سے ہوگی

ہون وہ زائر کہ زیارت کو سمجھتا ہون حج
بحث اس مسئلے مین اہل حرم سے ہوگی

حکم تم دوگے تو توڑیگا مسلمان ہوکر
نفرت اس درجہ برہمن کو صنم سے ہوگی

چاہیئے فقر مین بھی سنت حضرت پہ عمل
رفع کچھ گرسنگی سنگ شکم سے ہوگی

کھینچ لیجائینگے کس طرح فرشتے سوئے نار
خلق لپٹی ہوئی حضرت کے علم سے ہوگی

حق نے اسواسطے آراستہ کی بزم حدوث
روشنی اسمین کبھی شمع قدم سے ہوگی

ہون بہی خواہ دلی حشر کے میدان مین امیر
التجا سبکو شہنشاہ اُمم سے ہوگی

جاتے تھے جب براق پہ حضرت چڑھے ہوے
قدسی پکارتے تھے کہ آگے بڑھے ہوے

جھک جھک کے چوم لیتے ہین جنت کی ڈالیان
کیا بیل بوٹے ہین سر مسند کڑھے ہوے

تعلیم جبرئیل امین تھی برائے نام
حضرت وہین سے آئے تھے لکھے پڑھے ہوے

پایا ہی بوسہ نقش کف پا کا خواب مین
ہین اب دماغ عرش بریں پر چڑھے ہوے

لے شوق قافلہ جو مدینے کو ہو رواں / بانگِ جرس سے پاؤں ہوں آگے بڑھے ہوے
رہ رہ کے کُل زمین مدینے کی راہ مین / تھالے ریاض خلد کے سارے گڑھے ہوے
پلّہ جو نیکیوں کا گھٹا ہے تو غم نہین / اُمّت کے دل ہین تیری بدولت بڑھے ہوے
اللہ رے شوق ہم بھی مدینے مین دن رہے / منزل سے ہم اگرچہ رواں دن چڑھے ہوے

حضرت کا علم علم لدنّی تھا اے امیر / دیتے تھے قدسیوں کو سبق بن پڑھے ہوے

مجھے کچھ خوف عصیان کا نہین ہے / کہ حضرت سا شفیع المذنبین ہے
مزارِ پاک ہے آنکھوں سے نزدیک / عجب یہ چشم بینا دوربین ہے
زمین ہے آسمان بھی اُسکے آگے / عجب برتر مدینے کی زمین ہے
ہوا ہے نقش جب سے نام حضرت / مرا دل بھی سُلیمان کا نگین ہے
گُناہوں سے نہین محشر مین کُچھ خوف / کہ حامی رحمتہ للعالمین ہے

بڑی کہئیے امیر اس مین غزل کیا / ذرا سی بحر چھوٹی سی زمین ہے

غل کرینگے یہ ہمین دیکھکے محشر والے / غول کے غول وہ آتے ہین پیمبر والے
ہو گئے نامۂ اعمال شفاعت سے سفید / اپنے دفتر لیے بیٹھے رہین دفتر والے
لُطف حضرت سے زحل کی ہو سیاہی کافور / قہر مریخ سے شمشیر و سپر دھر والے
حشر مین دینگے یہ ہم ساقی کوثر کو جواب / ایک ساغر ہمین او شیشہ و ساغر والے
دشمنِ شاہ ابو جہل ہو عاشق ہوں اویس رض / حیف گھر والوں سے اچھے رہین باہر والے
ہی جو محبوب خدا ہے وہ ہمارا محبوب / حق تو یہ ہے کہ کہاں ہم سے مقدر والے

ملگیا سب سے مقدم ہمین جام کوثر
ہاتھ پھیلائے کھڑے رہ گئے کوثر والے

انبیا کب شرف قرب مین ہمکو پہونچے
غیر تو غیر رہے دور برابر والے

ق
ہو سکے کس سے بیان پنجتن پاک کا وصف
ہین وہی لوگ حقیقت مین پیمبر والے

بہر اعزاز شرف چرخ سے اُتری جو عبا
ہی دو چار شریک اسمین بڑے گھر والے

کوچہ حضرت کا وہ کوچہ ہی جہان بیٹھے ہین
سلطنت چھوڑے ہوے سیکڑون کشور والے

خوف کیا حشر مین اُمت کے سیہ کارون کو
کہ لپٹین گے اُنھین بال وہ گھونگر والے

دعوت تنگ ہوئی دست مبارک سے فراخ
سیر سب ایک طبق مین ہوے لشکر والے

آپ ہی کی طرف آخر کو ہی دونو نکی رجوع
جو ہین سلمان کیطرف جو ہین ابوذر والے

زور پر قوت بازوے محمد نے کیا
کہ جسے دیکھ کے ششدر ہوے خیبر والے

مین نے دیکھا ہی وہ آئینہ رخسار امیر
کیون نہ قسمت کی قسم کھائین سکندر والے

ہے نبی کونسا اُس شاہ عرب سے آگے
پیش امام آپ ہی اس صف مین ہین سب کے آگے

کیا ہوا آئے رسولون مین جو سب سے پیچھے
نور تو خلق ہوا آپ کا سب سے آگے

دور ہی منزل حضرت نہین سدرہ شوق
دو قدم پر ہی جو ہو چین و حلب سے آگے

کیا سخاوت تھی کہ جب صورت سائل دیکھی
اُٹھ گیا دست کرم دست طلب سے آگے

ق
انبیا کا ہی مرا ساتھ رہ یثرب مین
کیا کرون بڑھ نہین سکتا ہون ادب سے آگے

شوق کہتا ہی ہر اک گام جو ہونا ہو سو ہو
ہو روان جلد پہونچ جا کہین سب سے آگے

کب کمی شوق نے کی راہ مدینہ مین امیر
زائرون مین رہے ہم رحمت رب سے آگے

خاتم الانبیا جناب ہوے
خیل انجم مین آفتاب ہوے

عشق مولا نے کردیا بے خود
ہم سیہ مست بے شراب ہوے

ہم نے پایا مئے ولا کا مزا
جل کے سب مدعی کباب ہوے

بیخودی ایسی دے خدا سب کو
پی کے مے داخلِ ثواب ہوے

قطعۂ چہار بیت

جتنے بھیجے خدا نے پیغمبر
سب کے سب یون تو لاجواب ہوے

موسیٰؑ و نوحؑ و عیسےٰؑ و آدمؑ
ایسے ونش پانچ انتخاب ہوے

پایا کتنون نے امتیاز صحف
کچھ نبی صاحبِ کتاب ہوے

پر محمدؐ کہ ہین حبیب خدا
سب رسولون مین انتخاب ہوے

کیسے اچھے رہے امیر جو لوگ
داخلِ امت جناب ہوے

چاہیئے مجھپہ عنایت شہِ دین تھوڑی سی
دیجئے قبر کو یثرب مین زمین تھوڑی سی

آرزو ہے کہ محبت مین تمھاری کٹجائے
عمر باقی ہے جو اے خسرو دین تھوڑی سی

ہے وصیت کہ کفن مین مرے رکھدین احباب
خاک روضے کی جو ملجائے کہین تھوڑی سی

غم مین اپنے ہی یہ بات کہ الفت شہ کی
ہم بہت رکھتے ہین جبریلؑ امین تھوڑی سی

سنگ در آپکا ملجائے تو سجدے کر دون
سودہ ہو کر مری رہجائے جبین تھوڑی سی

سیر تھی نعمتِ دنیا سے طبیعت ایسی
کہ غذا آپ کی تھی نان جوین تھوڑی سی

طول کیا دو دن کہ مری طبع یہ کہتی ہے امیر
شعر تھوڑے سے کہو ہے یہ زمین تھوڑی سی

جس روز مدینے کیطرف گھر سے چلین گے
آنکھون سے رواں ہونگے کبھی سر سے چلین گے

وہ ہم نہین ہیجا ہین جو پیچھے صفت گرد
اُڑتے ہوے بڑھتے ہوے صرصر سے چلین گے

کمتر مہ و خورشید کلس سے ہین یہ افلاک
کیا جوڑ ترے روضۂ انور سے چلین گے

یثرب سے ملک آئین گے لینے ہمین تا ہند
یثرب کو جو ہم ہند کے کشور سے چلین گے

حضرت ہوے شافع تو گنہگار ہی پہلے
جنت کی طرف وادیٔ محشر سے چلین گے

کفار کے سر پاؤن پہ لوٹین گے دم جنگ
کیا چال تری تیغ دو پیکر سے چلین گے

دہشت سے گھٹے جاتے ہین دل رعب ہی ایسا
کیا بڑھکے مخالف صف لشکر سے چلین گے

ٹوٹین گے حبابون کی طرح قلعۂ آہن
انصار جدھر حکم پیمبر سے چلین گے

جس روز کھلے گا در میخانۂ الفت
مشتاق ملک جنت و کوثر سے چلین گے

پیمانونکو شیشون کو بلائین گے جو یہ مست
آنکھون سے وہ آئینگے تو پہ سر سے چلین گے

حاجت جو گزک کی ترے میخوارونکو ہوگی
اثمار نئے اُنکے مقدر سے چلین گے

مرقد مین امیر آئین نکیرین تو ہم بھی
فقرے جو پرانے ہین نئے سر سے چلین گے

جنت ہی در خسرو ذیشان مرے آگے
کہدو کہ نہ لے دوڑنگی رضوان مرے آگے

پہونچا ہون جو اُس در پہ تو پائی یہ بشارت
دارا کو نہین رتبۂ دربان مرے آگے

حضرت کی عنایت نے وہ دی ہے مجھے قوت
ہے زال سے کم رستم دستان مرے آگے

شاہی ہے مجھے کوچۂ حضرت کی گدائی
کیا مال ہے گنجینۂ سلطان مرے آگے

ہوتی ہے جو ہمراہی یثرب تو ادب سے
چلتے نہین رستے مین سلیمان مرے آگے

ابرو و رخ شہ کو سمجھتا ہون مین ایمان
مومن ہون یہ کعبہ ہے وہ قرآن مرے آگے

فیض شہ والا نے وہ بخشی ہو کرامت
ہین کاسۂ یکبت قیصر و خاقان مرے آگے

وہ سیر طبیعت ہون کہ تجھ سے ہون کمتر
دُرِ عدن و لعل بدخشان مرے آگے

رستے مین کیا شوق زیارت نے یہ اندھا
ہو چاہ تو ہے چاہ زنخدان مرے آگے

سدِ رہ حضرت نہین کوئی ہو مصیبت
آندھی ہو نہ کچھ چیز نہ باران مرے آگے

حائل ہو جو دریا بھی تو شبنم کی ہو اک بوند
قطرے سے ہو کم نوح کا طوفان مرے آگے

صدمہ جو ذرا پیاس کا ہو دوڑ کے آئے
ظلمات سے خود چشمۂ حیوان مرے آگے

شدت ہو اگر بھوک کی جنت سے فرشتے
لائین طبق نعمت الوان مرے آگے

اندیشہ نہین راہ مین کچھ بہر حفاظت
پیچھے ہین خضر موسی عمران مرے آگے

ہر گام مین ہو جن روضۂ حضرت کے قرین مین
ہر وقت ہو وہ کعبۂ ایمان مرے آگے

حضرت کی شفاعت ہو تو ہو ظلمت عصیان
دم بھر صفت دود پریشان مرے آگے

بھیجے ہوے حضرت کے سب احباب ہین معبود
ہین راہ نما بو ذر و سلمان مرے آگے

لے جاؤ حضور شہ ذیجاہ فرشتو
لاؤ نہ مرا نامۂ عصیان مرے آگے

اوصاف معلی سے امیر ایسی ہو الحان
ہین مرغ چمن سر بہ گریبان مرے آگے

ناجی ہو کیون نہ حشر مین امت رسول کی
حضرت کی جو دعا تھی خدا نے قبول کی

بیجا ہے عجب نہین جو بہا انگلیون سے آب
بحر کرم تھی ذات جناب رسول کی

وہ ابر رحمت کہ طراوت اسی سے ہی
ایک ایک برگ نخل کی ایک ایک پھول کی

غم مین شریک یونس و یعقوب کے ہوے
انکے سوا بھی لی نہ خبر کس ملول کی

کافی ہو یہ ثنا کہ حبیب خدا تھے وہ
حاجت نہین ہی مدحتِ مولا مین طول کی

مریم سے آسیہ سے کسی طرح کم نہ تھی
فضہ کنیز تھی جو جناب بتول کی

کہتی ہے صاف عقل کہ ایسا نہین ہوا
بہتان ہے اتحاد کا تہمت بتول کی

بوجہل بھر کے آپ سے سرسبز کب ہوا
طوبےٰ سے سرکشی نہ چلی کچھ ببول کی

دل کو تصور رُخ حضرت بندھا امیر
بند آنکھ کی تو ہمنے زیارت حصول کی

آتے تھے یون ملائکہ حضرت کے سامنے
جیسے فقیر صاحب دولت کے سامنے

قطرہ ہے بحر آپ کی ہمت کے سامنے
ذرہ ہے مہر مہر مروت کے سامنے

کیا مرتبہ ہے مہر سلیمان ہے خطر رو
ختم رسل کی مہر نبوت کے سامنے

جتنے جری تھے خندق و بدر و حنین کے
سب مردہ دل تھے آپکی جرات کے سامنے

جھکتے تھے دل کہ نعرہ قرنا تھا نفخ صور
رہتے تھے کافرون کو قیامت کے سامنے

چلا کے بولنے کا وہان حکم حق نہین
کاٹون زبان کڑی ہو جو حضرت کے سامنے

چاہے جسے وہ دولت کونین بخشدے
یہ بات کیا ہے اُسکی سخاوت کے سامنے

ہو سامنا اجل کا تو یثرب مین یا خدا
مرقد بنے تو شاہ کی تربت کے سامنے

عاشق نبی کا ہون گل و شبنم ہین اشک و داغ
کوثر کے روبرو کہون جنت کے سامنے

چڑھتے تھے مُنھ جب بے ادبی سے زبان دراز
کھاتے تھے مُنہ کی تیغ شجاعت کے سامنے

ممکن نہین رُکون مین مدینے کی راہ مین
ہر چند سیکڑون ہون قیامت کے سامنے

اندھا کیا ہے شوق نے دریا ہو یا کنوان
ق
کچھ سوجھتا نہین ہے محبت کے سامنے

مشکل نہین ہے خشکی باران تر امیر
اُس آفتاب مہر و مروت کے سامنے

یا دشہ مین جو کوئی رات گذر جائے گی — بہت اچھی مری اوقات گذر جائے گی
دیر ہوتی ہو زیارت مین تو کہتا ہو یہ دل — عمر اسی طرح سے ہیہات گذر جائے گی
ہوگا اللہ کا فرمان بھی موافق اس کے — آپ کے ذہن مین جو بات گذر جائیگی
صلہ ہر شعر کا حضرت سے عطا ہوگا ضرور — جب نظر سے یہ مناجات گذر جائے گی

جس طرح ہوگا روان ہونگا مدینے کیطرف
اے امیر اب کی جو برسات گذر جائے گی

سوے یثرب بن کے ہم زائر چلے — شکر کی جا ہے دن اپنے پھر چلے
راہ حضرت کا ہے ایسا اشتیاق — پانون تھک جائین تو اپنا سر چلے
یارسول اللہ جلدی آئیے — لشکر اندوہ مین ہم گھر چلے
نخل دل مین تھے گناہون کے جو برگ — حب حضرت کی ہوا سے گر چلے
کیا میسر اُن کو ہوتی راہ راست — چال پر کب آپ کی کافر چلے
پھر رسائی کی رسا تقدیر نے — ق — پھر مدینے ہو کے ہم زائر چلے
شوق دل نے کی دوبارہ رہبری — آگے بھی ہو آئے تھے اب پھر چلے

راہ حضرت مین مین اڑتا ہون امیر
اُڑ کے کیا مجھ سے کوئی طائر چلے

گھر خوشی سے رہ خالق مین لٹانیوالے — چند صابر تھے محمدؐ کے گھرانے والے
بیٹھنے پائے نہ گھر مین بھی مگر شکر کیا — ایسے ہوتے ہین مصیبت کے اُٹھانیوالے
اُنکے ہمرو جو ہوئے وہ سر منزل پہونچے — رہ گئے وہ جو نہ تھے راہ پہ آنیوالے
لکھ گئے اپنی کتابون مین نبوت کے نشان — علما موسیٰؑ و عیسیٰؑ کے زمانیوالے

گنج پرویز کی جانب جو ہوا شہ کا گذر — گنجیاں لائے پئے نذر خزانے والے
کربلا مین جو تھے کور دل اُنکا لاکھون — یہ ولاور تھے کوئی آنکھ چُرانے والے
بھوک مین پیاس مین ایک ایک ہزارون سے لڑا — کیا بہادر تھے محمدؐ کے گھرانے والے
حیف صد حیف جو خود لب دریا پیاسے — حشر مین چشمۂ کوثر کے لٹانے والے
کیسے بچپائینگے دوزخ مین جلینگے جسدم — خیمۂ آل محمدؐ کے جلانے والے
جلوۂ نور خدائی بھی کوئی چھپتا ہی — کیسے کیسے ہوئے نادم یہ چھپانیوالے
آجتک نقش شریعت نہ مٹا پر نہ مٹا — مٹ گئے آپ ہی جلتے تھے مٹانیوالے

تو بھی راہی ہو مدینے کی طرف جلد امیر
غول کے غول چلے جاتے ہین جانیوالے

چلی ہو دیدۂ دل مین فضا مدینے کی — نسیم خلد کو سمجھا ہوا مدینے کی
ہر ایک چیز ہے کیا خوشنما مدینے کی — پری کی شکل ہے مردم گیا مدینے کی
خزانہ معرفت حق کا دفن ہے اسمین — خدا کا گنج ہے دولت سرا مدینے کی
دماغ بوے حبیب خدا کا ہی مشتاق — ادھر بھی آئے الٰہی ہوا مدینے کی
خدا کی راہ جسے اہل دل سمجھتے ہین — وہ راہ راست ہے مکے کی یا مدینے کی
حسنؑ کو سبز تو رنگت ملی حسینؑ کو سرخ — بنی نواسون مین کیسی حنا مدینے کی
کہو کرین ملک الموت نزع مین نرمی — وگرنہ گرم ہی دار القضا مدینے کی
جدا ہو دل مرے سینے سے کچھ نہین پروا — پر آرزو نہو دل سے جدا مدینے کی
تمام جرم معاصی کے ہون عرض اثل — ملے ذرا بھی جو خاک شفا مدینے کی
مقدم آپ کا ہے نور سارے عالم پر — ہوئی ہے عرش سے پہلے بنا مدینے کی

جو زائر آئین یہان ہون بہشت مین داخل
خدا کے گھر سے ہے یہ التجا مدینے کی

ہمیشہ کلک تصور سے صفحۂ دل پر
شبیہین کھینچتے ہین انبیا مدینے کی

کمال ہند مین دل تنگ ہو رہا ہے امیر
دکھا دے وسعت اسے یا خدا مدینے کی

کافر ہوے جو اُس شہ ذیشان سے پھر گئے
برگشتہ بخت قبلۂ ایمان سے پھر گئے

ٹلتی ہے نام پاک سے آئی ہوئی بلا
اکثر نکل کے تیر نیستان سے پھر گئے

کافی اشارہ قتل عدو کے لیے ہوا
خنجر گلون پہ جنبش مژگان سے پھر گئے

برگشتگی کا حال یہ ہے اہل کفر پر
پہلے جو دور گنبد گردان سے پھر گئے

اصحاب گو قلیل مخالف کثیر تھے
منھ سبکے لشکر شہ ذیشان سے پھر گئے

مارا چمک کے ذرون نے میدان م نبرد
کیا دن طلوع مہر درخشان سے پھر گئے

ٹھہرے مقابلہ پہ نہ اہل مباہلہ
بد عہد کیسے قول سے پیمان سے پھر گئے

آسودہ دل ہوا نہ زیارت سے اے امیر
سو بار آئے شوق فراوان سے پھر گئے

غزل در شان جناب سید الشہدا علیہ السلام

جو کربلا مین شاہ شہیدان سے پھر گئے
کعبے سے منحرف ہوے قرآن سے پھر گئے

نصرانیون نے حضرت عیسیٰ سے کی دغا
گویا یہود موسی عمران سے پھر گئے

اُمت کے سرکشون نے نہ کی نوح سے وفا
کیا دیو سیاہ دیو سلیمان سے پھر گئے

کافر ہوے کہ کعبۂ دین کو کیا خراب
مرتد ہوے کہ قبلۂ ایمان سے پھر گئے

مطلق کیا نہ پاس خدا و رسول کا
کیسے فریب بازی شیطان سے پھر گئے

ہرچند تھا مقابلہ لاکھوں کا ایک سے
آئے مدد کے واسطے جن و ملک مگر
دیندار تھے جو لوگ وہ شہ پر فدا ہوئے
ثابت قدم جو تھے وہ رہے کربلا میں ساتھ

منہ سب کے تیغ شاہ شہیدان سے پھر گئے
انکار بادشاہ غریبان سے پھر گئے
بیدین جو تھے وہ دین مسلمان سے پھر گئے
سُست اعتقاد سُستی ایمان سے پھر گئے

حجت تمام شاہ نے کی لاکھ اے امیر
کچھ بھی سُنا نہ ایسے وہ ایمان سے پھر گئے

غزل در نعت

دل کبھی قصد زیارت میں جو دم لیتا ہے
جو مدینے سے رہِ ملک عدم لیتا ہے
قصد ہستی کا جو کرتا ہے تو ہمسر اُس کا
جسکو ملتا ہی مئے اُلفت حضرت کا مزہ
گھر سے چلتا ہی مدینے کی طرف جو زائر
حکم دیتے ہیں جو حضرت تو برہمن کیسا
میں بھی ہوں سبط محمدؐ کے عزاداروں میں
کیوں نہ سمجھے گا وہ طاعت میں کسکی محنت
طے ہو کسطرح سے میدان صفت حضرت کا
ہیں تیرے دو زمین خونریز یہاں تک خائف

جلکے کہتے ہیں کہ شوق اُس سے قسم لیتا ہے
کب ٹھہرتا ہے کہیں خلد میں دم لیتا ہے
راستے ہی سے وہ پھر راہ عدم لیتا ہے
پھر وہ کوڑی کو نہیں ساغر جم لیتا ہے
ہر قدم بڑھ کے ثواب اُسکے قدم لیتا ہے
اُٹھ کے بُت خانہ سے بت راہ حرم لیتا ہے
تعزیہ رکھتا ہے دل نالہ علم لیتا ہے
مُول شداد سے جو باغ ارم لیتا ہے
ٹھوکریں راہ میں رہوار قلم لیتا ہے
کہ لہو پیر کا فصاد بھی کم لیتا ہے

مدح حضرت سے ملا ہے مجھے رتبہ یہ امیر
نام تعظیم سے حسّان عجم لیتا ہے

بن آئی تیری شفاعت سے روسیاہونکی
کہ فرد داخل دفتر ہوئی گناہون کی

ترے فقیر دکھائین جو مرتبہ اپنا
نظر سے اُترے چہ معنی بارگاہ شاہون کی

تو اب جملہ عبادت کا ہی ریاضت ہین
یہ ایک راہ ہے اپنی ہزار راہون کی

ذرا بھی چشم کرم ہو تو لے اُڑین حورین
سمجھ کے سرمہ سیاہی مرے گناہون کی

نہین ہے گرد نواح مدینہ نخلستان
قطار ہی یہ ترے عاشقون کی آہون کی

نظارہ کرکے رُخ پاک پر جو پھرتی ہین
بلائین لیتی ہین آنکھین وہان نگاہون کی

خوشا نصیب جو تیری گلی مین دفن ہوئے
جنان مین روحین ہین اُن مغفرت پناہونکی

فرشتے کرتے ہین امان نلفت حور سے صاف
جو گرد پڑتی ہو اُس روضہ پر نگاہون کی

یقین ہے چشم در خلد کی بنین پلکین
ترے کرم کی صفین ہم سے روسیاہونکی

کریگی آکے شفاعت تری خریداری
کھلین گی حشر مین جب گٹھریان گناہونکی

مین ناتوان ہون پہونچونگا آپ تک کیونکر
کہ بھیڑ ہوگی قیامت مین عذر خواہون کی

نگاہ لطف ہی لازم کہ دور ہو یہ مرض
دو بارہی ہے سیاہی مجھے گناہون کی

خدا کریم محمد شفیع روز جزا
امیر کیا ہی حقیقت مرے گناہون کی

اعجاز مصطفےٰ تھے ہر بار کیسے کیسے
اسیر تھے منکرون کو انکار کیسے کیسے

فرمان ہوا تو بولے مٹھی مین سنگریزے
ایما ہوا تو دوڑے اشجار کیسے کیسے

اندھون کو دی بصیرت مُردے بہت جلائے
اچھے کئے نبی نے بیمار کیسے کیسے

تدبیر کا تھا ناخن شمشیر سے زیادہ
کھولے جری نے عقدہ دشوار کیسے کیسے

کچھ بھی چلی نہ ایسی دل ہوگئے شکستہ
ہر چند تھے بتون کو پندار کیسے کیسے

پامال روز ہیجا کیا کیا ہوے نہ سرکش — لوٹے لہو مین اپنے خونخوار کیسے کیسے
کیا کفر کو مٹایا توڑے صنم کدے مین — ناقوس کیسے کیسے زنار کیسے کیسے
تائید کی خدا نے غلبہ انھین کو بخشا — دب کر ہوے مسلمان کفار کیسے کیسے
سچ ہے کہ تھے دلاور اصحاب شاہ کیا کیا — اک حد تھے بہادر انصار کیسے کیسے
لیتے تھے مول جنت سر بیچتے تھے اپنا — غازی جری مجاہد دیندار کیسے کیسے
وقت غضب جو آیا دریا مین خاک اڑائی — جنگل کئے عطا سے گلزار کیسے کیسے

یہ بھی امیر فیض توصیف مصطفیٰ ہے
طبع رسا سے ٹپکے اشعار کیسے کیسے

بیت خدا شرف مین ہے تربت رسول کی — کچھ کم نہین ہے حج سے زیارت رسول کی
منکر ہے جو نبی کا وہ منکر خدا کا ہے — توحید ہے خدا کی نبوت رسول کی
انکے کرم سے داخل اسلام ہم ہوے — دولت ملی یہ ہم کو بدولت رسول کی
امت کا ذکر کیا ہے یہ بندے ہین آپ کے — واجب ہے انبیا پہ محبت رسول کی
نفسی سے امتی سے یہ ثابت ہوا ہمین — امت ہر اک نبی کی ہے امت رسول کی
ہوتا نہ کوئی عرصۂ محشر مین رستگار — ہوتی جو درمیان نہ شفاعت رسول کی
پڑھتے ہین پانچ وقت نماز سب جو اہل دین — بجتی ہے پانچ وقت یہ نوبت رسول کی
ظاہر ہے بعد شاہ کے کوئی نبی نہین — جاری ہے تا بحشر شریعت رسول کی
پنہان نہین ہے مرتبہ قرآن و آل کا — ق — وہ حجت خدا ہے یہ حجت رسول کی
خائن ہے جو نجات کہان اسکی روز حشر — امت کے ہے سپرد امانت رسول کی
آتے تھے سامنے تو لرزتے تھے دست و پا — غالب تھی کافرونپہ ہیبت رسول کی

تنہا تھے آپ سارا زمانہ بھرا ہوا
توفیق راہبر ہوئی اُس خضر کی طرح
چند سے مین قبضہ عرب سے تا شرق کر لیا
ایمان لاتے جاتے ہین اب بھی ہزار ہا
کون و مکان ہون مدہم و برہم جہان تباہ
پھیلی ہو وہ جہانمین شریعت کی روشنی
اس سے سوا ہی کونسی دولت جہانمین

جرأت تھی واہ کیا وہ بعثت رسول کی
کی اختیار جسنے رفاقت رسول کی
تھی کہکشان کہ تیغ شجاعت رسول کی
تقسیم ہوتی رہتی ہو دولت رسول کی
ضامن نہو جو آج بھی تربت رسول کی
قندیل دہر ہو شمع ہدایت رسول کی
یا رب نصیب سب کو زیارت رسول کی

مفتاح باب خلد جسے کہتے ہین امیر
اُلفت رسول کی ہو وہ الفت رسولؐ کی

بندہ بھی جانب لحد مصطفیٰؐ سے چلے
سب خلق سوے روضۂ شاہِ ہدا چلے
جسکو کہ دل سے شوق زیارت ہو شاہ کا
آتی ہو رنگ قافلۂ دین سے یہ صدا
باندھی کمر سفر کا سرانجام ہو درست
یہ راہ مغفرت ہی یہ ہے جادۂ ثواب
گھر سے ہے قصد روضۂ پرنور کی طرف
شدت اگر ہو آپ کے زائر پہ پیاس کی
گھیر اجو رہزنون نے تو علیٰ سے پئے مدد
دشمن ضعیف آپ کے احباب ہین قوی

یثرب کو ہند سے جو کوئی قافلہ چلے
باغ جہان مین ایسی الٰہی ہوا چلے
آئے ہمارے ساتھ وہ یثرب چلا چلے
کافر ہمارے ساتھ نہ آئے جدا چلے
اب دیر کیا ہے صبح چلے یا مسا چلے
جاتے ہین ہم اُدھر کو جدھر انبیا چلے
زندان سے جانب چمن دلکشا چلے
خود لیکے خضر ساغر آب بقا چلے
چڑھے فلک سے ہاتھ مین لیکر عصا چلے
جو کاہ زیر کوہ ہو زور اُسکا کیا چلے

امید ہے یہ آپکے مستون کو روز حشر
کوثر پہ جام بادۂ عہد وفا چلے

حضرت ہی بخشوائینگے سب امتین امیر
شافی نہو تو کام شفاعت کا کیا چلے

وہ بزم خاص جو دربار عام ہو جائے
امید ہے کہ ہمارا سلام ہو جائے

ادھر بھی اک نگہ لطف عام ہو جائے
کہ عاشقون مین ہمارا بھی نام ہو جائے

ترے غلام کی شوکت جو دیکھ لے محمود
ابھی ایاز کی صورت غلام ہو جائے

مین قائل آپکے روضے کا ہون وہ قائل طور
کلیم اس سے نہ کسی دن کلام ہو جائے

مدینے جاؤن دوبارہ پھر آؤن پھر جاؤن
تمام عمر اسی مین تمام ہو جائے

ثناے زلف و رخ شاہ کا ہے شوق ایسا
کہ بیٹھون صبح سے لکھنے تو شام ہو جائے

وہ نشۂ مے الفت سے کیا رہے خالی
جسے کہ عادت شرب مدام ہو جائے

جو ہر قتل عدو آپ آستین الٹین
یقین ہے تیغ قضا بے نیام ہو جائے

پلائیے اسے محشر مین حوض کوثر پر
کہ سیر آپ کا یہ تشنہ کام ہو جائے

شکستہ لاکھ ہو دل بادۂ ولا نہ گرے
یہ شیشہ ٹوٹ بھی جائے تو جام ہو جائے

بلاؤ جلد مدینے مین ہے امیر کو خوف
کہین نہ عمر دو روزہ تمام ہو جائے

لحد مین ہم کو سزاے گناہ کیا ہو گی
وہ ناخدا ہے تو کشتی تباہ کیا ہو گی

کھلی جو آنکھ ہماری وہ سرو قد دیکھا
بلند اس سے زیادہ نگاہ کیا ہو گی

پہونچ ہی جائینگے یثرب مین جب تیز قدم
ہوا کو سختی رہ سنگ راہ کیا ہو گی

مقابل آپکے یوسف کو کون پوچھے گا
کنار بحر روان قدر چاہ کیا ہو گی

رہے گا خلق میں جاری اگر نہ آپکا فیض
شکستہ حال ہی خلقت رفاہ کیا ہوگی

نہ کی جو تیز روی ہمنے راہ یثرب مین
ہمارے پاؤن کی پھر دستگاہ کیا ہوگی

خدا نے آپکو پیدا کیا سمجھ کے یہ بات
رفاہ خلق کی بے بادشاہ کیا ہوگی

ہوا نہ فائز دیدار اگر یہ پیر فلک
تو پھر یہ عینک خورشید و ماہ کیا ہوگی

سپر نہ حشر مین جنکی ہوئی حفاظت شاہ
انھین جحیم سے حاصل پناہ کیا ہوگی

جو روئے ہین غم شہ مین وہ ہین گناہو نسے پاک
برس چکی ہی جو بدلی سیاہ کیا ہوگی

نظر سے آپکی اُترے ہوے ہین جو مجرم
جنان مین اُنکی چڑھی بارگاہ کیا ہوگی

شفاعت اُنکی ہی جو قابل شفاعت ہین
جو سر ہی تن پہ نہوگا کلاہ کیا ہوگی

بغیر شوق زیارت نصیب ہوتی ہی کب
عطش نہ ہوگی تو پانی کی چاہ کیا ہوگی

کبھی نہ حشر مین سرسبز ہونگے زاہد خشک
زمین تفتہ سے پیدا گیاہ کیا ہوگی

امیر چستی مضمون سے ہے اُمید ثواب
لکھے جو سست غزل واہ واہ کیا ہوگی

مال آپ پہ تصدق جان آپ پر سے صدقے
آنکھونسے سر ہے قربان آنکھین ہین سر سے صدقے

کہتے ہین گرد عارض باہم یہ دونون گیسو
ہین حسن دھر سے قربان ہم ہو اودھر سے صدقے

بولے ملک جو آدم نازان ہوئے ولاپر
تم آج ہو فدائی ہم پیشتر سے صدقے

کہتا ہی مہر و مہ سے رُخ دیکھ کر نبی کا
تو شام سے ہو قربان مین ہون سحر سے صدقے

ناف زمین ہی شہ کا مانند کعبہ روضہ
شرقی ادھر سے قربان غربی اُدھر سے صدقے

ٹکڑونسے پلگئے ہین جتنے تھے اہل حاجت
شاہ و گدا نے پائے حضرت کے در سے صدقے

جو مال امیر کا ہی مالک ہین آپ اُسکے
دل آپکے سے قربان جان آپکے سے صدقے

زبان ہے منھ مین خشک ایسی نہین طاقت تکلم کی — ہمین بھی کوئی ساغر ہو کوثر خیر ہو خم کی

پسند آتا ہے کتنا مسکرانا غنچۂ گل کا — شباہت دل کو یاد آتی ہے حضرت کے تبسم کی

نہ ہے رحمت جو گرمی مہر محشر کی ہوئی غالب — سیہ کارون کے سر پر چھا گئی بدلی ترحم کی

گرو تر دامنونکو پاک دامن جنبش لب سے — ادھر بھی موج آجائے کوئی رحمت کے قلزم کی

مگر میری طرح ہے انتظار شاہ انکو بھی — سپید آنکھین نظر آتی ہین گردون پر جو انجم کی

وہ عاشق ہون پڑھی صبحدم گلستان مین طفلی مین — پسند آئی نہایت ہر حکایت باب پنجم کی

کہین بڑھ کر مسیحا سے ہے رتبہ اُس مسیحا کا — بلندی عرش سے آگے ہے کیا چرخ چہارم کی

ملی بحر سخن کو مدحت حضرت سے یہ وسعت — اگر موجین مرے دریا کی ہین جلدین ہفت قلزم کی

ترے منکر کے مردے کو جلانا ہو نہین سکتا — گرہ پڑ جاتی ہے حلقوم عیسی مین صدا قم کی

بُھگے وہمی ہین جنکو ہے تری معراج مین شبہہ — نہین ہے پاس لقمان کے دوا انکے توہم کی

غذائے نان جو اسواسطے شہ کو پسند آئی — حقیقت جانتے تھے آدم و تحریص گندم کی

رہے خود جلوہ آرا بوریائے فقر پر حضرت — ہزارونکو عطا کین مسندین سنجاب و قاقم کی

ہے جو حضرت ناخدا اس بحر طوفان خیز محشر مین
امیر اپنے سفینے کو نہین وحشت تلاطم کی

در شہ پر اجل اے کاش میسر ہوتی — میری تربت بھی شہیدی کے برابر ہوتی

تھی دعا اے برق سر طور نمائش منظور — آکے قندیل در روضۂ انور ہوتی

جلوۂ نور ترا پیش نظر تھا دم نزع — جسم خاکی سے جدا روح نہ کیونکر ہوتی

راستہ کون مدینے کا بتاتا مجھکو — تپش دل نہ خضر بنکے جو رہبر ہوتی

ہے ترے پیرہن پاک کی حسرت اُس کو — ورنہ کیون نکہت گل جامہ سے باہر ہوتی

معرکہ مجکو نکیرین سے درپیش ہے آج
آپ تشریف جو لاتے تو مہم سر ہوتی

گرمیِ مہرِ قیامت سے نہ جی گھبراتا
سایہ افگن جو تری زلف معنبر ہوتی

زرد رو تجھ سے کیا مجکو سیہ کاری نے
کیون نہ آنکھ اشکِ ندامت سے مری تر ہوتی

خاک کچھ بھی ترے کوچہ کی جو ہوتی شامل
روح پھر قالبِ خاکی مین نہ مضطر ہوتی

روضۂ پاک کی خاک آنکھونسے ملتا مین امیر
کاش جاروب کشی وان کی میسّر ہوتی

جو نگاہ خسروِ عالی مکان سے گر پڑے
لاکھ سرکش ہو زمین پر آسمان سے گر پڑے

اشک دامن پر گرا مژگانِ دشمن سے تو یون
صحن مین جیسے کوئی بام مکان سے گر پڑے

آئے دنیا مین جو حضرت دیر مین جتنے تھے بت
منھ کے بھل سب خوفِ شاہِ انس و جانسے گر پڑے

رعب سے میلاد کے جب کانپ اُٹھے نوشیروان
کیون نہ ایوان ہیبت شاہِ زمان سے گر پڑے

لطف حضرت نے یہ باندھی باغِ عالم مین ہوا
دوستدارون کے گنہ برگِ خزان سے گر پڑے

جو پھرا ہی آپ سے اُسکو کہان رفعت نصیب
بام پر چڑھنے لگے تو نردبان سے گر پڑے

آنکھ اُٹھاکر بامِ عالی کو لگے جب دیکھنے
مہر کی دستار فرقِ آسمان سے گر پڑے

گنبدِ مرقد پہ چڑھنے کا کرے کیوان جو قصد
بام تک جانے نہ پائے درمیان سے گر پڑے

ق
آپکی آمد جو ہو میدان مین پھیلے یہ رعب
گرز دستِ پہلوانِ سیستان سے گر پڑے

مردمک آنکھونسے دل سینے سے پہلو سے جگر
جان ہو تن سے جدا مغز استخوان سے گر پڑے

ہو نگاہ قہر حضرت کی اگر اُسکی طرف
تاجِ رفعت کیون نہ فرقِ فرقدان سے گر پڑے

آپکی رحلت کی پہونچی آسمان پر جب خبر
اشکِ ماتم دیدۂ روحانیان سے گر پڑے

وحشیون نے خاک پنجونسے اُڑائی دشت مین
سارے طائر اپنے اپنے آشیان سے گر پڑے

چھا گئی بالکل ریاض دہر مین افسردگی
خاک پر برگ و ثمر باد خزان سے گر پڑے

تیرہ عالم ہو گیا آئے گہن مین مہر و ماہ
آنسوؤن کیطرح تارے آسمان سے گر پڑے

چاہیئے ایام پیری مین خموشی اے امیر
بات کا کیا لطف جب دندان دہان سے گر پڑے

گل مہتاب سے اُس رُخ کا پتا ملتا ہے
بو تو کچھ بھی نہین پر رنگ ذرا ملتا ہے

روضۂ پاک بھی رُتبے مین نہین عرش سے کم
جو پہونچتا ہے اُسے آب بقا ملتا ہے

زائرون کے لیئے ہی عہد زیارت مین ثواب
مر بھی جائین تو ثواب شہدا ملتا ہے

جذب حضرت کا پہونچتا ہی جو صحرا مین اثر
کاہ کو بھی اثرِ کاہ ربا ملتا ہے

فخر ہم فقر کی کملی کو نہ سمجھین کیونکر
سلسلہ تمسے کچھ اے آل عبا ملتا ہے

ہر ورق مین مرے دیوان کے ہی وصف رخ پاک
پتے پتے پہ گلستان کا پتا ملتا ہے

پھانکتے ہین جو گدا خاک ترے کوچہ کی
صورتِ خضر اُنھین آب بقا ملتا ہے

اوجِ ہمت سے ہوا آپ پہ قرآن نازل
فکر عالی ہو تو مضمون نیا ملتا ہے

شوق ہی دل مین مدینے کی زیارت کا امیر
گھر سے بڑھکر ہمین غربت مین مزا ملتا ہے

رباعیات

گذرے سوئے عرش جب جنابِ والا
اللہ رے شوق دید قدِ بالا

طوبےٰ نے یہ سر اُٹھا کے حسرت سے کہا
مضمون قیامت گیا بالا بالا

رباعی

دل بزم محبت مین ادیب اپنا ہے
عشاق مین کیا خوب نصیب اپنا ہے

سب عشق مجازی ہین حقیقی ہے یہ عشق ۔ اللہ کا محبوب حبیب اپنا ہے

رباعی

ہون دل سے فدائے رُخ نیکوئے نبیؐ ۔ یارب مری آنکھون کو دکھا دے نبیؐ
سجدے بھی کرون سند شفاعت کی بھی لون ۔ سر پائون پہ ہو ہاتھ مین گیسوئے نبیؐ

رباعی

احمدؐ کو شرف خدا ملے سرمد سے ملا ۔ اعزاز سب انبیا کو احمدؐ سے ملا
جان بخشی عیسیٰؑ ید بیضائے کلیم ۔ جو کچھ جس کو ملا محمدؐ سے ملا

رباعی

ہین زیر مزار خواب راحت مین حضور ۔ اب بھی ہے مگر فیض سے عالم معمور
یہ سرِّ خفی ہے عین اعلان وظہور ۔ فانوس مین شمع ساری محفل مین نور

رباعی

عاشق آپکی اُلفت مین فراوان پایا ۔ بند آنکھ ہوئی روضۂ رضوان پایا
کیونکر نہ ہمین داغ محبت ہو عزیز ۔ اس پھول کے فیض سے گلستان پایا

رباعی

لکھا ہے مدینے کو محبت نامہ ۔ آجائیگا آج کل عنایت نامہ
مرجاؤن اگر مین اُسکے آتے آتے ۔ رکھ دو وہ مزار مین شہادت نامہ

رباعی

ہے مدحت شہ و روز زبان خامہ ۔ ہے اور سے اور اب تو شان خامہ
برگ شجر طور ضیا سے ہے ورق ۔ ہے طور کا شعلہ کہ لسان خامہ

رباعی

اِس عشق سے خندان گُلِ اُمید ہوا
اللہ رے یاوری حضرت کا اثر
مرقد بھی مجھے روضۂ جاوید ہوا
ہر ذرہ مری خاک کا خورشید ہوا

رباعی

مُجرم جو مجھے حشر مین پائین گے نبیؐ
عاشق کہلا کے مین جلون دوزخ مین
لب حرفِ شفاعت مین ہلائینگے نبیؐ
بخشا ہے شرف تو بخشوائین گے نبیؐ

رباعی

جاؤنگا مین مجرم جو سوے باغ جنان
پوچھینگے جو قدسی تو کہیگا رضوان
سب میری طرف دیکھ کے ہونگے حیران
بھیجا ہوا احمدؐ کا یہ آیا ہے یہان

رباعی

کیا عشق نبیؐ مین ہم نے پایہ پایا
راحت ہوئی مرگ و زندگی مین حاصل
رحمت کا خط جبین کو آیہ پایا
خورشید یہان عدم مین سایہ پایا

رباعی

صد شکر کہ نزع مین بھی آئے حضرت
محفوظ عذاب قبر سے مین ہون کہ ہی
تشریف جنازے پہ بھی لائے حضرت
تعویذ لحد کا نقش پاے حضرت

رباعی

جاری ہے زبان پر صفتِ شاہِ اُمم
خالق نے کیا ہی فیض حضرت سے مجھے
لکھتا ہے قلم بھی یہی مدحت ہر دم
اقلیم سخن مین صاحب سیف و قلم

رباعی

مقصود نہین ہے چتر شاہی میرا — مطلوب نہین ہے کجکلاہی میرا
یا ختم رسل زبان پہ ہو وقت اخیر — ہو خاتمہ باالخیر الٰہی میرا

رباعی

اے راہرو مرحلۂ صدق و صفا — یثرب کو روان ہو خواہ سوے بطحا
کعبہ ہے وہی روضۂ حضرت ہے یہی — رستہ ہے ایک کچھ ہے اونچا نیچا

رباعی

اعزاز مدینہ شرف عرش عُلا — دانش کی ترازو مین جو اکدن تولا
پلّہ تو مدینے کا رہا روے زمین پر — اور پلۂ عرش آسمان سے بالا

رباعی

مجرم ہون گنہگار ہون اور خاطی ہون — کس مُنہ سے کہون امیر مین ناجی ہون
ہان ایک خیال ہے کہ خالق ہے کریم — تم شافع عاصیان ہو مین عاصی ہون

ترجیع بند بطور مناجات بحضرت سرور کائنات علیہ التحیۃ والصلوات

فکرِ بلند و قسمت کوتاہ المدد — منزل کڑی مین نابلد راہ المدد
غولون کا خوف راہ مین جانکاہ المدد — خس پوش ہے ہر ایک قدم چاہ المدد

وقتِ مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

لٹکا ہوا ہون چاہ مین مین مورد بلا — اِک رشتہ خام ہے وہ رسّن جسمین ہون بندھا
کھولے ہے چاہ مین دہن حرص اژدہا — جلّاد تیغ کھینچے سر راہ ہے کھڑا

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

بدلی کبھی چھٹی جو الم کی تو پھر گھری — سیدھی ابھی ہوئی تھی نہ قسمت کہ پھر پھری
چکر دیے بھنور نے جو کشتی مری تری — پایا جو امن سیل سے برق بلا گری

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

بیدار ہو کے خواب سے ہر ایک صبح گاہ — ہوتے ہین میرے دیدۂ دل مائل گناہ
شامت سے نفس شوم کے دن ہی شب سیاہ — ہر وقت وسوسے مین شیاطین سنگ راہ

وقتِ مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

خالی شر و فساد سے نیت بخیر ہے — رہتا ہون پھیر مین کہ یہ دور راہ سیر ہے
سائل خدا سے دل سوے امداد غیر ہے — مُنھ کعبے کی طرف تو نگہ سوے دیر ہے

وقتِ مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

عارض وہ عارضہ کہ اُمید شفا نہین — وہ درد لا دوا ہے کہ جسکی دوا نہین
در پیش راہ سخت کوئی رہنما نہین — منجدھار مین سفینہ ہے اور ناخدا نہین

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

پھولون سے دور خانہ سے دامن قریب ہے — بے بال و پر ہون دام مین گلشن قریب ہے

منزل بہت بعید ہے رہزن قریب ہے
جلاد سر پہ تیغ سے گردن قریب ہے

وقتِ مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندہ درگاہ المدد

باغ جہان کا اور سے کچھ اور رنگ ہے
دل باغبان کا غنچے کے مانند تنگ ہے
ہر موجۂ نسیم بہاری خدنگ ہے
بلبل کو آشیان نہین کامِ نہنگ ہے

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

ابرِ سیہ سے سارا زمانہ سیاہ ہے
اسمین یہ دل مسافر گم کردہ راہ ہے
بجلی وہ کوندھتی ہے کہ خیرہ نگاہ ہے
آندھی مین پڑ کے صورت طائر تباہ ہے

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

ایسا تھکا کہ اب نہین چلنے کا حوصلہ
لنگر ہے میرے پاؤن مین پڑ کر ہر آبلہ
مُدت ہوئی کہ چھوٹ گیا مجھ سے قافلہ
جادہ لپیٹ لپیٹ کے پہنچا تا ہی سلسلہ

وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

دریا کا ہو ارادہ تو خوفِ نہنگ ہے
گلشن مین شاخین تیر ہین غنچہ تفنگ ہے
صحرا مین مجھکو دہشت گرگ و پلنگ ہے
چلتا پہاڑ پر مری چھاتی پہ سنگ ہے

وقتِ مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

مانگون دعا جو ابر کی تھہ برس پڑین
پیکان نجوم کے مرے سر پر برس پڑین
شاخون سے پھل چاہون تو اخگر برس پڑین
دیکھون جو ماہ نو کو تو خنجر برس پڑین

وقتِ مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

ہو جلکے آگ ہاتھ لگاؤن جو زر کو مین
حنظل صفت ہو تلخ چھوؤن جس ثمر کو مین
قطرہ بنے پگھل کے جو دیکھون گہر کو مین
دون داغ اک نگاہ مین شمس و قمر کو مین

وقتِ مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

ہے شغل اشک گرم کا یا آہِ سرد کا
بلوہ ہے لشکر غم و اندوہ و درد کا
مہر فلک ہے عکس مرے روے زرد کا
گھر ہو گیا مرا مجھے میدان نبرد کا

وقتِ مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندہ درگاہ المدد

مین اور ملک ہند مین در در پھرون خراب
دے دور آسمان مجھے چکر پھرون خراب
کاسہ لیے گدائی کا گھر گھر پھرون خراب
حامی ہو تم سا اور مین مضطر پھرون خراب

وقتِ مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

اُٹھا وہ دل مین درد کہ بجلی چمک گئی
نکلی جو آہ دل سے مرے تا فلک گئی
ٹپکا لہو مژہ سے کہ رینی ٹپک گئی
فریاد کرتے کرتے زبان میری تھک گئی

وقتِ مدد ہی المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہی یہ بندۂ درگاہ المدد

لٹتا ہوا ہے دم کہ دمِ احتضار ہے
آنسو رواں ہین سینے مین دل بیقرار ہے
کس کشمکش مین آج مری جان زار ہے
آنکھین پھری ہوئی ہین دمونکا شمار ہے

وقتِ مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

تنہا نئے مکان مین مجھے بخت لائے ہین
دونون کنارِ قبر کے پہلو دبائے ہین
بھٹکے کھڑے ہوئے ہین جو اپنے پرائے ہین
دہشت کا ہے مقام نکیرین آئے ہین

وقتِ مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

گرمی وہ آفتاب قیامت کی شعلہ بار
مینائے دل اِدھر غمِ میزان سے سنگسار
رعشہ بدن مین دہشتِ عصیان سے بار بار
کھینچے ہوئے صراط اُدھر تیغ آبدار

وقتِ مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

لغزش قدم مین دوری منزل کا سامنا
محشر مین ہر قدم رہِ مشکل کا سامنا
کس درجہ ہو گیا مجھے مشکل کا سامنا
مین مجرم اور خسروِ عادل کا سامنا

وقتِ مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

حامی ہو تم شفیع ہو تم مقتدا ہو تم
مختارِ کُل ہو مالکِ روزِ جزا ہو تم
یاور ہو تم کریم ہو تم پیشوا ہو تم
رحمت کا ہے مقام کہ خاصِ خدا ہو تم

وقتِ مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

محشر کے دن عذاب خدا سے بچایئے ۔۔۔ جنت دلایئے مجھے جنت دلایئے
دنیا مین جب تلک مین ہون کام آیئے ۔۔۔ دل لوٹتا ہے روضے پہ مجھکو بلایئے
وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

ناشاد ہو رہا ہون مجھے شاد کیجئے ۔۔۔ ویران ہے ملک دل اسے آباد کیجئے
کیونکر کہون نہ تم سے کہ امداد کیجئے ۔۔۔ تم سا سخی ہے کون یہ ارشاد کیجئے
وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

ہے آسرا حضور تمھارا امیر کو ۔۔۔ دنیا مین آخرت مین سہارا امیر کو
بس ہے تمھارا ایک اشارا امیر کو ۔۔۔ محبوب حق بچاؤ خدارا امیر کو
وقت مدد ہے المدد اے شاہ المدد
آفت مین ہے یہ بندۂ درگاہ المدد

مخمس در نعت بہ غزل خواجہ حافظ شیراز علیہ الرحمۃ

میگساران نبی نعرۂ مستانہ زدند ۔۔۔ طعنہ از بے خردی مردم بیگانہ زدند
گفت جبرئیل کہ این زمزمہ بیجانہ زدند ۔۔۔ دوش دیدم کہ ملائک در میخانہ زدند
گل آدم بسرشتند و بہ پیمانہ زدند

نور ذات اسکا کہ تھا پردہ نشین لاہوت ۔۔۔ ایک مدت وہ رہا رونق بزم ملکوت
جب ہوا بڑھ کے وہانسے مے جام ناسوت ۔۔۔ ساکنان حرم ستر و عفاف ملکوت

بامن راہ نشین ساغر مستانہ زدند

عشق محبوب خدا کا ہے خدا کی تائید
لمعۂ طور کی ہر چشم نہین لائق دید
مجھکو اس گنج کی اللہ نے بخشی ہے کلید
آسمان بار امانت نتوانست کشید

قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

دل سلطان رسالت سے ہین واقف کردہ
ایک فرقہ ہے بہتر مین فقط قابل رہ
وا ہوئی ناخن عشاق سے محکم یہ گرہ
جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ

چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

مین کہین دل تھا کہین پہلے پڑا تھا یہ فساد
اتفاق ایسا ہوا اب کہ یہی عین مراد
کہ فقط بہر نبی ہین یہ دو عالم ایجاد
شکر ایزد کہ میان من و او صلح فتاد

حوریان رقص کنان ساغر شکرانہ زدند

بوالہوس انجمن عشق مجازی مین ہون جمع
ہم ہین شیدائے نبی صاحب تاثیر ہین وہ شمع
کب ہی ہر برق مین جو برق تجلی مین ہے لمع
آتش این نیست کہ بر شعلۂ او خندد شمع

آتش آنست کہ در خرمن پروانہ زدند

کب امیر اسنے کئے شعر سبک درج کتاب
مدح خوان احمد مرسل کا رہا ہر تو اب
کیون نہ قائل ہون کہ کچھ اپنا بھی ہے ایسا حساب
کس چو حافظ نکشود از سر اندیشہ نقاب

تا سر زلف عروسان سخن شانہ زدند

مخمس دیگر در نعت سرور کائنات علیہ و آلہ الصلوٰۃ بر غزل حافظ شیراز

گوش کن گوش کہ بانگ جرسے می آید
از پئے دادرسی دادرسے مے آید

مہر جان بخشیت آمادہ بسے می آید
مژدہ اے دل کہ مسیحا نفسے می آید
کہ ز انفاس خوشش بوے کسے می آید

تا بکے آہ و فغان تا بہ کجا جوش و خروش
حال سُن مجھسے کہ تسکین ہو تجھکو ہو نہ جوش
صبر کر صبر بڑا صبر کا رتبہ ہے خموش
از غم و درد مکن نالہ و فریاد کہ دوش
دیدہ ام فالی و فریاد رسے می آید

ہین جگر سوختہ عشق نبی پانچ نہ دس
مجھ سے بہتیرے ہین اس داغ کی ہر جنکو ہوس
کون اس سوزش قلبی سے نہین گرم نفس
ز آتش وادی ایمن نہ منم خرم و بس
موسیٰ اینجا بامید قبسے مے آید

عرش سے بڑھ گئے جو ختم رسل رہ راست
کہا جبریل نے عیسےٰ سے یہ حسب وہ خواست
رہے حیران ملک بات ہے یہ بے کم و کاست
کس ندانست کہ منزلگہ مقصود کجاست
این قدر ہست کہ بانگ جرسے می آید

انبیا جن و ملک سب ہین مدینے مین بہم
یا نبی سب پہ ہے لازم نظر فیض شمیم
نسل آدم بھی ہین اہل عرب و اہل عجم
جرعہ وہ کہ بہ مے خانہ ارباب کرم
ہر حریفے ز پئے ملتمسے مے آید

مٹ گئے شوق زیارت مین ملا گور و کفن
اب جو پوچھے کوئی اس سے تو کرے پاس سخن
نہ گیا پر نہ گیا شوق فغان و شیون
خبر بلبل این باغ مپرسید کہ من
نالۂ مے شنوم کز قفسے مے آید

مرض عشق محمد نے کیا یہ مجھے پست
اے صبا بہر خدا تو تو ہے احباب پرست
تن مین ہے طاقت پرخاست نہ یارائے نشست
دوست را گر سر پرسیدن بیمار غم است

گو بیا خوش کہ ہنوزش نفسے می آید

لطف معشوق کا عشاق پہ ہوتا ہے کہاں — خاصہ ہے یہ محمد ﷺ کا فدا ہون دل و جان
مہربان مثل امیر اسپہ بھی ہین شاہ زمان — یار دوار دو سر صید دل حافظ یاران

شاہبازے بہ شکار مگسے می آید

تضمین کلام جامی علیہ الرحمۃ در نعت نبویؐ

رو بدرگاہ تو اے عالم پناہ آوردہ ام — چون خط اعمال خود روے سیاہ آوردہ ام
چشم شرم آلود و قلب عذرخواہ آوردہ ام — یا شفیع المذنبین بار گناہ آوردہ ام

بر درت این بار با پشت دوتا آوردہ ام

نور رحمت سے ہوئی شام ایک عالم کی سحر — ساری ظلمت دور ہو جائے ادھر بھی اک نظر
پیر عاصی ہون ترحم چاہیے اس ضعف پر — چشم رحمت بر کشا موے سفیدین نگر

گرچہ از شرمندگی روے سیاہ آوردہ ام

دور ہو نزدیک ہو اپنا ہو یا بیگانہ ہو — پرورش منظور ہے رحمت سے سبکی آپ کو
کیا کرون ظاہر رفاقت یہ سخن ہے گو مگو — آن نمے گویم کہ بودم سالہا در راہ تو

ہستم آن گمرہ کہ اکنون رو براہ آوردہ ام

قلب محزون چشم پر خون اشک گرم و آہ سرد — سینۂ مجروح و دست رعشہ دار و روے زرد
تیرگی غم پریشانی دل مانند گرد — عجز و بیخویشی و درویشی و دلریشی و درد

اینہمہ بر دعوے عشقت گواہ آوردہ ام

آسمان برگشتہ میرے خون کی پیاسی زمین — حرص دولت حرص زر باندھے ہوے شمشیر کین

دیدۂ دل مائل حسن بتان نازنین　　دیو رہزن در کمین نفس دہوا اعداے دین

زنہیمہ با سایہ لطفت پناہ آوردہ ام

منفعل ہون منفعل ہون منفعل ہون ای شہا　　لاتعد عصیان معائب ہین مرے بے انتہا

عذر بدتر جرم سے پر کیا کہون اسکے سوا　　گرچہ روے معذرت نگذاشت گستاخی مرا

کردہ گستاخی زبان عذرخواہ آوردہ ام

کیا کہے تم سے امیر تشنہ میدان طمع　　جُز متاع جرم کیا ہے مایۂ دکان طمع

اندنون مانند جامی ہو کے سرگردان طمع　　لبستہ ام بربکید گر نخلے زخارستان طمع

سوے فردوس برین مشتے گیاہ آوردہ ام

مخمس دیگر بطور ترجیع بند

حقا قسیم کوثر و نار و جنان ہے تو　　مقصود آفرینش کون و مکان ہے تو

مسند نشین انجمن کُن فکان ہے تو　　مہر قبول و خاتم پیغمبران ہے تو

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

مشہور ہے جو عرش جلو خانہ ہے ترا　　کہتے ہین لامکان جسے کاشانہ ہی ترا

جو ہی پری جمال وہ دیوانہ ہے ترا　　سدرہ پہ جبرئیل بھی پروانہ ہے ترا

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

خلقت ہی تیرے ہاتھ قضا تیرے ہاتھ ہی　　مختار تو خدا کی رضا تیرے ہاتھ ہے

آفاق کی فنا و بقا تیرے ہاتھ ہے　　سب کارگاہ صنع خدا تیرے ہاتھ ہے

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

خورشید و ماہ خلق ہوئے تیرے نور سے قبل آفرینش ملک و جن و حور سے	کونین کا ظہور ہے تیرے ظہور سے آیا ہے تو زمین پہ بڑی راہ دور سے

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

جلوہ ترا تھا طور پہ جو آشکار تھا جس باغ میں خلیل تھے تو آب یار تھا	موسئے ترے نظارے کا امیدوار تھا بیڑا تجھی سے نوح کا طوفان میں پار تھا

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

خورشید جسکو کہتے ہین وہ سایہ ہی ترا ادریس کا کہان ہے جو پیرایہ ہی ترا	نہ آسمان کہ منبر نہ پایہ ہے ترا قرآن و آل خلق مین سرمایہ ہے ترا

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

جتنے ہین پہلوان وہ تہ دستبر دہین تو صاف اور اہل صفا مثل درد ہین	شیر ون سے بھی جری ترے لشکر کے گرد ہین جتنے بزرگ ہین وہ ترے آگے خرد ہین

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تھے اہل کفر مین جو تہمتن کڑے کڑے گاڑا ہی سرکشون کو زمین مین کھڑے کھڑے	قسمت کو رو رہے ہین وہ اپنی پڑے پڑے چھوٹون سے چھوٹے ہین ترے آگے بڑے بڑے

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تو پہلے خلق بعد ترے انبیا ہوے جو اولیا کے بعد ہوے اتقیا ہوے	جو انبیا کے بعد ہوے اولیا ہوے ان سبکو رتبے تیری بدولت عطا ہوے

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

دیکھا جو چشم غور سے اے فخر کائنات	امکان کا وجوب کا مجمع ہی تیری ذات

تجھ مین ہین وہ صفات جو خالق مین ہین صفات	مدحت مین تیری اور تو بنتی نہین ہے بات
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر	
تیری طرف رجوع نہین کس رسول کی	الفت تری کلید ہے باب قبول کی
راحت رسا ہے ذات تری ہر ملول کی	حاجت نہین ہے کچھ تری مدحت مین طول کی
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر	
دیوان کائنات مین تو انتخاب ہے	تجھسا کہان پیمبر صاحب کتاب ہے
ہر چند نعت حمد صفت بےحساب ہے	پر مختصر سی بات یہ لب لباب ہے
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر	
تعریف کا امیر کہان اختتام ہے	جتنا کوئی بیان کرے ناتمام ہے
پیش نظر جو رتبہ خیر الانام ہے	ہر بار اپنے دل پہ یہی لا کلام ہے
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر	

تضمین شعر صائب

ہوئی جب آپکے یارون کو ہجر سے خبر	کہ ہونگے راہی معراج شاہ جن و بشر
کیا سوال کہ ہم بھی ہون ہمرکاب سفر	دیا جواب کہ واں شرف سے قطع نظر
اگرچہ خوش نہ بود سیر بوستان تنہا	
گرفتہ ایم اجازت ز باغبان تنہا	

تضمین شعر سعدی علیہ الرحمۃ

حصل الشفا بجماله	وصل الاسی بوصاله	عذبت عیون مقاله	عظمت شئون جلاله
نعمت کواعب نواله	حمدت جمیع فعاله	شرف الثری بظلاله	سماء السما بنعاله

نصبت لواء نوالہ	حمدت جمیع فعالہ	شرف الثری بنعالہ	سمک السما بنعالہ
	بلغ العلی بکمالہ حسنت جمیع خصالہ	کشف الدجی بجمالہ صلوا علیہ وآلہ	
گہر محیط عطائے رب گل باغ نشو ونمائے رب	قمر سمائے سخائے رب نگہ آشنائے ادائے رب	شجر ریاض رضائے رب بکمال شوق رضائے رب	ثمر نہال ولائے رب وہ ہمارے وچ ہوا رب
	بلغ العلی بکمالہ حسنت جمیع خصالہ	کشف الدجی بجمالہ صلوا علیہ وآلہ	
شب جشن خالق بحر و بر چمن جناں کے کھلے تھے در	جو طلب ہوئی تو بندھی لگے جھومنے شجر وثمر	صف انبیا تھی ادھر ادھر ہوئے جبرئیل جو راہبر	وہ نجوم میں صفت قمر تو سوار ہو کے براق پر
	بلغ العلی بکمالہ حسنت جمیع خصالہ	کشف الدجی بجمالہ صلوا علیہ وآلہ	
جو ادھر سے شوق لقا ہوا الف ایک تھا نہ دوتا ہوا	تو ادھر سے شوق سوا ہوا تھا اگرچہ حد سے بڑھا ہوا	جو حباب بنکے جدا ہوا نہ کرو گمان کہ کیا ہوا	وہی قطرہ عین بقا ہوا سر عرش ہے یہ لکھا ہوا
	بلغ العلی بکمالہ حسنت جمیع خصالہ	کشف الدجی بجمالہ صلوا علیہ وآلہ	
کبھی کعبے شاہ زماں گئے سر ہفت چرخ رواں گئے	سوئے چار سمت جہاں گئے پئے سیر ہشت جناں گئے	غرض اس سفر میں جہاں گئے جو وہاں سمجھ کے دواں گئے	ملک و نبی بھی جہاں گئے رہے دنگ سب کہ کہاں گئے
	بلغ العلی بکمالہ حسنت جمیع خصالہ	کشف الدجی بجمالہ صلوا علیہ وآلہ	

ہوے آپ داخل بزم ہو رہی سبکے کانونکو آرزو	وہ چمن کہ رنگ وہان نہ بو نہ سُنی کسی نے وہ گفتگو	نبی و ملائک نیک خو جو پھرے وہانسے وہ سرخرو	رہے آستانے پہ سرخرو یہی غلغلہ تھا ہر ایک سو
	بَلَغَ الْعُلٰے بِکَمَالِہٖ حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ	کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ	
کیے خلق حق نے جو انبیا نہ خلیل کا ہی چمن چھپا	انھیں ایک ایک شرف ملا نہ زمان ہی رتبہ ذبیح کا	جو کلیم کو ید پُر ضیا مگر اُنمیں خاص ہیں مصطفا	تو مسیح کو دم جانفزا کہ خدا نے آپ بلالیا
	بَلَغَ الْعُلٰے بِکَمَالِہٖ حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ	کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ	
وہ نسیم گلشن کن فکان وہ ہماے فرق پیمبران	وہ شمیم روضہ جاودان وہ مسافر رہ لامکان	وہ قمر خدم فلک آستان وہ ضیاے دیدہ قدسیان	وہ قضا علم وہ قدر نشان جو چلا کہاں سے گیا کہان
	بَلَغَ الْعُلٰے بِکَمَالِہٖ حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ	کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ	
وہی ختم صنع آلہ ہے وہی جن و انس کا شاہ ہے	وہی اُمتونکی پناہ ہے وہی خضر راہ رفاہ ہے	وہی شاہ انجم سپاہ ہے ہمہ تا اُسکی شوکت و جاہ ہے	وہی فرق دین پہ کلاہ ہے یہ صفت شرف پہ گواہ ہے
	بَلَغَ الْعُلٰے بِکَمَالِہٖ حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ	کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ	
یہ جہان و یار اسی کا ہے قدم اُستوار اُسی کا ہے	وہ جہان حصار اُسی کا ہے علم افتخار اُسی کا ہے	ادھر اختیار اُسی کا ہے کرم اشتہار اسی کا ہے	اُدھر اقتدار اُسی کا ہے شرف آشکار اُسی کا ہے
	بَلَغَ الْعُلٰے بِکَمَالِہٖ	کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ	

	حسنت جمیع خصالہ	صلوا علیہ وآلہ	
وہی نوبہار ریاض دین یم انبیا مین دُرثمین	وہی ثمرۂ شجر یقین دم حشر شافع مذنبین	جو ولی ہین اُنکے ہین خوشہ چین فلک آستان و سرزمین	جو نبی ہین اُنکے وہ ہین معین سر عرش جا کے ہوے مکین
	بلغ العلیٰ بکمالہ حسنت جمیع خصالہ	کشف الدجیٰ بجمالہ صلوا علیہ وآلہ	
مس قلب آمیر طلا کرو یہی نام مُنھ سے لیا کرو	سیہ آئینہ کو جلا کرو یہی ورد صبح و مسا کرو	دل و جان کو صرف ولا کرو جو زبان ہے تو ثنا کرو	کہ دلاے خاص خدا کرو یہی منبرونپہ پڑھا کرو
	بلغ العلیٰ بکمالہ حسنت جمیع خصالہ	کشف الدجیٰ بجمالہ صلوا علیہ وآلہ	

ترجیع بند قابل پیشخوانی در محفل میلاد شریف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کردو خبر یہ محفل میلاد شاہ ہے
اُمت چلے رسول کی یہ جلوہ گاہ ہے

ہان آمد جناب رسالت پناہ ہے
سیدھی یہی بہشت مین جانیکی راہ ہے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

جو عاشقان صورت خیر الانام ہین
جو ذرہ ہاے مہر فلک احترام ہین

جو طالبان جلوہ ماہ تمام ہین
آئین کہ دور مین مے الفت کے جام ہین

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

در ہین کشادہ رحمتِ ربِ کریم کے — ہین عطر بار باغ مین جھونکے نسیم کے
خلعت بٹین گے لطف خدائے کریم کے — تقسیم ہونگے ہار ثواب عظیم کے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

آراستہ مکان ہے جلوسِ شہانہ ہے — رحمت ہے فرش ظلِ خدا شامیانہ ہے
سامان نئے نئے ہین نیا کارخانہ ہے — مسند بچھی ہے آمدِ شاہِ زمانہ ہے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

کیا بزم ہے کہ بزم نشین ہین فرشتہ وش — ہون گرم اہتمام ہین اسیر کلیم غش
گرمی جو ہو ذرا دم عیسے ہو باد کش — پانی پلائین خضر دم شدت عطش

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

آتے جو آنیوالون کو پاتے ہین جبرئیلؑ — خود جا کے در تلک انھین لاتے ہین جبرئیلؑ
رتبہ برتبہ سب کو بٹھلاتے ہین جبرئیلؑ — موقع سے کیا صفونکو جماتے ہین جبرئیل

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

اس بزم کی جو مشرق و مغرب مین ہی خبر — ارواح انبیاے سلف کا ہی یان گذر
الیاس بر سے بحر سے خضر آتے ہین ادھر — رونق فزا ہین چرخ سے عیسے زمین پر

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو — جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

آئین شتاب یوسفؑ کنعان کو دو خبر
یعقوبؑ و نوحؑ و آدمؑ ذیشان کو دو خبر
محفل مین ہون شریک سلیمانؑ کو دو خبر
تشریف لائین موسیؑ عمران کو دو خبر

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

جن کوہ قاف سے تو جنان سے ملک چلے
بحر روان سے مردم آبی تلک چلے
آنکھون سے انجم و مہ و مہر فلک چلے
جتنے تھے وحش و طیر وہ سب مشترک چلے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

اس بزم مین جو شوق سے آئین خوشا نصیب
خاموش بیٹھین سر نہ ہلائین خوشا نصیب
کانونکے پردے در سے لگائین خوشا نصیب
اعجاز سُنکے لطف اُٹھائین خوشا نصیب

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

لو آمد حبیب خدائے قدیر ہے
وارد ہے وہ جو صاحب تاج و سریر ہے
آتا ہے آج وہ جو بشیر و نذیر ہے
رونق فزا ہے خلق کا جو دستگیر ہے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

ہر چند اژدہام خلائق دو چند ہے
اسکا سلام ہو گا جو اقبال مند ہے
بس کر امیر ختم سخن دل پسند ہے
مولود آگے ہو گا یہ ترجیع بند ہے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

ترجیع بند در نعت

ای ختم رسل حبیب داور — مختار جہان شفیع محشر
تیرے لیئے ہی بنائے جنت — بخشا تجھے حق نے حوض کوثر
اُمّی لقب و صحیفۂ دل — مجموعۂ صد ہزار دفتر
انگشت وہ تیغ تیز جس سے — دو ٹکڑے ہوا قمر برابر
اول ہوئی تیری خلقتِ نور — آخر مین ہوا ظہور اظہر
تو خلق ہوا تو سب ہوئے خلق — افلاک و زمین و ہفت اختر
ممتاز ہوئے ترے سبب سے — تھے صاحب عزم جو پیمبرؐ
مشتاق ترا ہے سب زمانہ — محکوم ترے ہین ہفت کشور
مین بھی ہون اویس کی طرح سے — وابستۂ گیسوے معنبر

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

آدم کا یہ قول ہے مین کیا ہون — اِک لمعۂ نور مصطفےٰ ہون
کہتے ہین یہ نوح مالک احمدؐ — کشتی کا مین ایک ناخدا ہون
ثابت قدم اِس سخن مین ہین خضر — حضرت کے سبب مین ناخدا ہون
ہے ناز خلیل کو بھی اِسپر — گلچین ریاض اقتدا ہون
فخر یہ یہ ہے کلام یوسفؑ — مین بندۂ ختم انبیا ہون
کہتے ہین یہ تخت پر سلیمانؑ — مین بھی تہ سایۂ لوا ہون

فرماتے ہین یہ جناب موسیٰؑ
یہ لوگ ہین توکیا خدا کا ہی قول
شاہا ہی یہ بات عقل سے دور

دریا ہون کہ حب صنا سہا ہون
محبوب کا طالب رضا ہون
یہ سب تجھے چاہین مین نجا بہ ہون

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

پیدا ہوا قبل نور تیرا
ہین پانچ رسول پنج نوبت
انسان توکیا کہ لائے ایمان
ہے جلوہ نما تجلّی حق
داؤدؑ سے توکہین ہی افضل
ہر نقش قدم ہی وقت رفتار
روشن ہی وہ کہکشان سے بڑھکر
بیتاب ہے یار رسول اکرم
آنکھین دیدار کو نہ ترسین

آخر مین ہوا ظہور تیرا
آوازہ ہے دور دور تیرا
سنگ و شجر و طیور تیرا
روضہ ہے کہ کوہ طور تیرا
قرآن ہے بہ از زبور تیرا
غیرت دہ روے حور تیرا
جس راہ سے ہی مرور تیرا
یہ عاشق ناصبور تیرا
ہو جلوہ نما جو نور تیرا

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

محبوب خدا ترا لقب ہے
موسیٰ عیسیٰؑ خضر سلیمان
جو اہل صفا کا ہے مرقّع

تو عمدۂ بارگاہ رب ہے
تیری سی صفت کسی مین کب ہے
نقشہ ترا اُسمین منتخب ہے

گیا رات کو روشنی کی حاجت
حقا کہ تری ولاے کا کل
تائید خدا سپر ہے تیری
روشن ہے وہ خاتم نبوت
جبرئیل براق لا کے بولا
بولا یہ براق پر ہو راکب

رخسار چراغ وقت شب ہی
عالم کی نجات کا سبب ہے
کیا تیغ عناد بولہب ہی
مہر عجم و مہ عرب ہے
یا ختم رسل چلو طلب ہے
مشتاق لقا جناب رب ہی

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

راہی ہوے سرور دو عالم
جبرئیل رکاب مین شتابان
آئے سوے کعبہ قبلۂ دین
کعبے سے جو بڑھ چلی سواری
دیکھی جب دور سے سواری
وہ پیش نماز مقتدی سب
اُس جا سے کیا جو قصد افلاک
کرسی پہ گئے جناب والا
پہونچے جو قریب عرش حضرت

خورشید علم ستارہ پرچم
پرواز مین مرکب صبادم
دونی ہوئی آبروے زمزم
اقصلے مین تھے انبیا فراہم
تسلیم کو گردنین ہوئین خم
یعقوبؑ و خلیلؑ و نوحؑ و آدمؑ
پایا انھمین نے فیض مقدم
بولے ملک آج خوش ہوی ہم
آئی یہ صداے عرش اعظم

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

دعوت مین عجیب رتبہ پایا — کیا کیا ہوے پیشکش ہدایا
کیا بزم تھی بزم لامکانی — جس بزم مین نو تھا نہ سایا
بیگانہ دوئی سے بزم وحدت — اپنا تھا نہ اِس جگہ پرایا
چیدہ جو ہوا طعام دعوت — تنہا نہین میہمان نے کھایا
طعم نمکین و اکل شیرین — اورون کیلیے بھی ساتھ لایا
بے فاصلہ میزبان و مہمان — کیا قرب نے بُعد کو مٹایا
تحریک زبان و جنبش لب — کچھ حال سُنا تو کچھ سُنایا
خود ناز کو ناز سے حکایت — خود شوق کو شوق سے کنایا
کم کی جو ادب نے گرم جوشی — کہہ کہہ کے یہ شوق مُسکرایا

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

کیا کوئی کرے ثنائے احمدؐ — مداح ہے خود خدائے احمدؐ
کیا رتبہ ملائکہ مثل نعلین — کونین ہین زیر پائے احمدؐ
داخل ہوے قصر لامکان مین — اللہ رے ارتقائے احمدؐ
تھے اور بھی انبیا اولو العزم — پائی نہ کسی نے جائے احمدؐ
ہر چند ہین سب رسول مقبول — محبوب نہین سوائے احمدؐ
دیتے ہین وہ سنگ کے عوض دُر — دشمن پہ بھی ہے سخائے احمدؐ
بیشک ہے وہ سنگ سنگ اسود — جسپر کہ ہے نقش پائے احمدؐ
جو خاص ہین عاشقان حضرت — چلتے نہین بے رضائے احمدؐ

ہوتا ہے جو شوق دل مین غالب — کہتے ہین یہ مبتلائے احمدؐ

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

اے ناز فروش بزم امکان — اے حلقہ بگوش حکم یزدان
گر کعبہ رُخ کو تیرے دیکھے — ہو دیر مین برہمن مسلمان
دیوانہ ہوا ے شوق مین ہی — گُل چاک کرے نہ کیون گریبان
لالے کا ہے داغ داغ سینہ — سنبل کا ہی تار تار دامان
ہر گل ہمہ تن ہے دیدۂ شوق — گلشن ہی تمام نرگستان
قد تیرا الو اے حسن و خوبی — پرچم ہین وہ گیسوے پریشان
جان دو جہان فدا ہی تجھپر — قربان ہین ملک نثار انسان
ہی قول امیر کا یہ ہر دم — تو صورت نام الف مثل مژگان

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

مخمس نعتیہ بر قصیدۂ مولوی محمد محسن کاکوروی

مین بسم اللہ آزادی ہون سر پر تاج ہی مد کا — الف آوارگی کا راست نقشہ ہی مرے قد کا
تجرد تختۂ اول ہی میری مشق بے حد کا — مٹا نا لوح دل سے نقش ناموس اب و جد کا

دبستان محبت مین سبق تھا مجھکو ابجد کا

یہ کسکو بے خطا مارا ہے اُسنے تیر مژگان سے — کہ آیا جوش مین طوفان خجلت آب پیکان سے

پریشانی عیان ہی سر بسر زلف پریشان سے | الٰہی کسکے غم مین نکلے آنسو چشم فتان سے
کہ عطر فتنہ مین ڈوبا ہی رومال اُس سہی قد کا

مئے بے درد حسن صاف تک ہی ساری مشتاقی | گیا وہ دور اب رندون سے کیون ہے اتنی ناچاقی
یہ ٹھنڈھی گرمیان رکھ چھوڑ کچھ انصاف کر ساقی | کہان ہے آتش یاقوت لب مین وہ بھڑک باقی
کہ خط سبز نے حاصل کیا آب زمرد کا

صف اغیار ہے مجلس نشین بیٹھے قاتل مین | کوئی کہدے کہ مجھکو کیون پھنسا رکھا ہی مشکل مین
یہی تعزیر ہے اتنی تو ہو میری جگہ دل مین | کنارے پر بٹھلے مجھکو ظالم اپنی محفل مین
گناہ شوق سجدے سے جو مین ہون مستحق حد کا

قلم رکھدے قلم کر اپنے دونون ہاتھ خنجر سے | سراپا اسکا تو کھینچا ہی سر توڑ اپنا پتھر سے
چلا ہی کھینچنے اس قد کو کیا قمری کے شہپر سے | بنایا خامۂ مو کو ہمارے دست لاغر سے
کھنچا لیکن نہ دامن اے مصور اُس سہی قد کا

یہ اسباب جفا مٹجائینگے نقش فنا ہو کر | کمند اے ترک رہ جائیگی آہ نارسا ہو کر
کمان بل کھائیگی اُترے گا چلہ بدنما ہو کر | اُڑینگے چٹکیو نمین تیر ترکش سے جدا ہو کر
ہمارے بعد ہے اللہ تیرے ظلم بے حد کا

زبانین خلق کی میرے سنبھالے کب سنبھلتی ہین | کلیجے پر برابر برچھیان طعنون کی چلتی ہین
نئی عادت جو ڈالی کب ہے باتین تمکو پھلتی ہین | چھپے تم مجھسے کیون سب ہنستے ہین خبرین نکلتی ہین
تمھارے پردے مین عالم ہی ذوالقرنین کی سد کا

خبر آنے کی تھی پیغام اجل کا جان مضطر کو | الف آسا بنایا مد ہے زائد جسم لاغر کو
مٹایا نیستی نے یکقلم ہستی کے دفتر کو | موا مین ناتوان سُنکر ہمدلے پائے دلبر کو

اُنھیں کھٹکا تھا مثل ہمزہ وصل اُنکی آمد کا

جو فکر شعر کی موج آگئی صحرائے وحشت مین
در معنی نہ پایا اور کوئی جوش رقت مین
گیا جی ڈوب ڈوبا اسقدر دریائے فکرت مین
لکھے رو رو کے مضمون بیکسی کے دشت غربت مین

زمین شعر پہ عالم ہوا دریائے آمد کا

دُکان حسن تمکی بندۂ بے دام خلقت ہے
خریداری تری جی بیچکر حکم شریعت ہے
ترے محراب ابرو سجدۂ اب عین عبادت ہے
ترے بازار مین ایمان فروشی رکن طاعت ہے

دم سودا بنا سنگ ترازو سنگ اسود کا

ترے آگے زمین مین گڑ گیا سرو چمن واللہ
غضب گرمی بلا شوخی قیامت بانکپن واللہ
خرامان تو ہوا کبک دری بھولا چلن واللہ
تری کیا بات ہے ای شاہد پاک سخن واللہ

عجب انداز ہے ناز و ادا کا چال کا قد کا

ترا کلمہ پڑھیں کیونکر نہ خوبان جہان یکسر
گرا نظرون سے حسن نوخطان زیر و زبر ہوکر
نہین ہے تجھسا کوئی قاف تا قاف ای پری پیکر
مقابل تیرے سو حرف آئے خوبان نگارین پر

ادا و ناز مین موجد ہے تو طرز محمد کا

مری باریک بینی یا کمر کا تیری مضمون ہے
مری سحر آفرینی یا تری آنکھونکا افسون ہے
مری رنگین بیانی یا ترا رخسار گلگون ہے
مری طبع روان ہے یا تری رفتار موزون ہے

مرا مصرعہ ہے یا سیدھا سا مضمون ہے ترے قد کا

مخمس تیری پانچون انگلیونکا ایک خاکا ہی
جو نگین قطعہ ہے یاقوت لب کا ایک ٹکڑا ہے
رباعی چار ابرو کا مقرر سادہ نقشا ہے
تری زلف رسا کا شعر اک ادنی سا ٹانکا ہی

کرشمہ ہے غزل تیری غزال چشم اسود کا

ترانے بلبل شیراز کے دلکش نہون کیونکر ۔ کہ تیری بوستان حسن بہاری ہی اسے ازبر
ملا رنگ قبول ایسا کہ مثل لالۂ احمر ۔ لکھا سوجان سے دیباچہ گلستانکا سویدا پر
تصور جسکے دل مین خال آیا ترے خد کا

جو ایمان ہو سراپا مصحف ناطق تجھے سمجھے ۔ ہوے ہین معنی والشمس روشن پرتو رخ سے
سواد زلف سے حل مو بمو واللیل کے عقد سے ۔ بعینہ افتتاح سورۂ صاد آنکھ کو کہیے
جو ابروے کشیدہ مین ہی نقشہ صاد کی مد کا

مضامین شوخ چشم فتنہ گر کے فیض سے دیکھے ۔ ہوے ہین ماخذ رنگین بیانی لعل لب تیرے
سر موسے ترے سربستہ نکلے یک قلم نقطے ۔ نکالی چیستان چوٹی کی گیسوے مسلسل سے
معما نام رکھا ہے ترے موے معقد کا

شب معراج کا مضمون ملا آنکھون کے کاجل سے ۔ ہوے حل معنی ما زاغ چشمان مکحل سے
کیا واقف دہان تنگ نے اسرار لاحل سے ۔ نکالی چیستان چوٹی کی گیسوے مسلسل سے
معما نام رکھا ہے ترے موے معقد کا

سواد خط ریحان ہی یہ سنبل زار مو بیشک ۔ گل مضمون نے پائی ہی گل عارض سے بو بیشک
ہوئی سحر البیانی تیری تحریر گلو بیشک ۔ یہ سب باتین ہین لیکن ہی دہن مین گفتگو بیشک
کرون کیا ہمکو حق نے منہ نہین بخشا خوشامد کا

سخندان غیب دان بھی ہون تو یہ راز خفی سمجھین ۔ مٹائین حرف ہستی کو تو حال نیستی سمجھین
سمجھ حق نے جنھین دی ہی معما یہ وہی سمجھین ۔ محل ہی گفتگو مین کیا حساب خامشی سمجھین
مگر صفر دہان تنگ اشارہ ہے ندارد کا

دہن کے مدعی ہین بیخود صہباے نادانی ۔ جب اتریگا یہ نشہ آپ کھینچینگے پشیمانی

نہین اتنا سمجھتے مے کشان بزم حیرانی | وہ ہن ہوتا تو پھر کرتا نہ کیون پیمانہ گردانی

یہ نقطہ ہو کے مرکز دور میں ہم مدح احمد کا

وہ احمد جسکے پرتو سے ہے دل آئینۂ معنیٰ | ثنا ہے جسکی صندوق جواہر سینۂ معنیٰ

مرصع دست کاتب مین رہے دستینۂ معنیٰ | ملا ہے لب کو جسکے وصف سے گنجینۂ معنیٰ

زبان نے رتبہ پایا ہے کلید قفل ابجد کا

بٹھا کر صف بصف چارون طرف انبوہ قدسی کو | چراغان کی عوض چمکا کے انوار تجلی کو

بنا کر آئینہ فردوس کی ہر ایک کیاری کو | بچھا کر فرش اطلس کو جما کر عرش کرسی کو

ازل سے انتظار اللہ کو تھا جس کی آمد کا

خضر تعلیم پائے رہبری جسکی دبستان مین | سلامت فوج جسکی جوشش الفت سے طوفان مین

گدا ادریس جسکے کوچہ چاک گریبان مین | قدم آنے سے جسکے مصر شہرستان امکان مین

ہوا ہے یوسف کنعان لقب حسن مقید کا

بچھائے آنکھین جسکے خواب مین آنیکو ہر شیدا | لیا ہے جسنے دامان شفاعت پردۂ عصیان کا

حمایت پر ہے جسکی امت مرحوم کو تکیہ | ہمارا خواب غفلت تکیہ گاہ مغفرت ٹھہرا

بروز حشر بنکر خواب مخمل جس کی مسند کا

فروغ اس سے حقیقت کا ہے زیبائش شریعت کی | وہ ہے رنگ رخ ناسوت شمع بزم لاہوتی

وہی ہے رونق ظاہر وہی ہے زینت مخفی | بیاض عارض صورت صفائے گیسوے معنی

جواہر سرمۂ چشم گردش چرخ زبرجد کا

عجب صورت سے چمکا اختر آئینۂ عالم | صفا پاتا ہے اس سے جوہر آئینۂ عالم

ہوئی خاک قدم خاکستر آئینۂ عالم | جلا ہے کن فکان روشنگر آئینۂ عالم

سعادت ہی شرف ہی نیّر نور مجرّد کا

گرادی قیمت جام شراب پرتگال اسنے
جدا کی ساغر افلاس سے درد ملال اسنے
نکالا اپنے مستون کیلئے گدڑیسے لال اُسنے
مئے انگوری الفقر فخری کی حلال اُسنے
لڑا ہی جام جم سے سنگ مقصود اسکے مقصد کا

سوا اللہ کے دامن کشاں ورونکے توسل سے
نہ اُسکو کام حشمت سے نہ کچھ مطلب تمول سے
شہنشہ دونون عالم کا مگر نفرت تجمل سے
سریر جاہ پر فخر اُسکو دہیم توکل سے
حریم ناز مین تکیہ خدا پر اُسکی مسند کا

چمک مین ہی رُخ روشن کہین خورشید سے افضل
یہ نقشہ نقش ثانی ہی وہ نقش یوسف اوّل
شبیہ مصطفےٰ کیون ہو نہ ہر مخلوق سے اکمل
کھنچی ہی رحمت یزدان کی گویا شکل مستقبل
تعالی اللہ رنگ عارض اُس نور مجرد کا

قیامت گرچہ رحمت کیلئے ہی مظہر کامل
مگر فی الحال اسکین طلعت زیبا سے ہی حاصل
خفیفہ سے ثقیلہ تک نہین اوزار بار دل
کھنچی ہی رحمت یزدانکی گویا شکل مستقبل
تعالی اللہ رنگ عارض اُس نور مجرد کا

نہین گو کام عین عام رحمت کو تغافل سے
خصوصیت کی صاد انکھین ہین گر دیکھو تامل سے
نہ دیکھین کیون گنہگارون کو وہ چشم تفضل سے
سر تاکید منظور خدا ہی لام کاکل سے
ہوا اظہار دو ابرو سے اک نون مشدد کا

وہ صورت وصیا نمین لکھتے ہین ہم ہرچند عاصی ہین
ہمین دو ہالے جنت کھڑکیان دانتونکی ہوتی ہین
بھلا کر آپکو بھولے ہین پر جو وہ توتاری ہین
تصور کرنیوالے آپکے بیشبہہ ناجی ہین
بھروسا ہی ہمین اللہ کے قول موکد کا

بہت اونچے گئے موسیٰ تو کوہ طور تک پہونچے	بڑا ابلہ کیا عیسیٰ نے چوتھے چرخ پر چڑھ کے
نشانے دونون تھے اُسکے نشانے سے کہین نیچے	ہدف ہو ہو گیا زور کماندار نبوت سے

مقام قاب قوسین او ادنیٰ تیرے مقصد کا

ہدف ایسا مقابل شست ناوک کے اگر پائے	کمان رکھدے کماندار آپ کھنچکر تا ہدف جائے
تعجب کیا کہ احمد بڑھتے بڑھتے تا احد آئے	کشش جب قادر انداز ازل کی زور دکھلائے

کمانِ حا سے چلہ کیون نہ اُترے میم احمد کا

مدینے کیطرف جائین کہ ہم کعبے کا لین رستا	نظر آتا ہی ان دونون گھرونمین ایک ہی جلوا
کہان اب جبہہ سائی کیجئے کچھ بن نہین پڑتا	احد کو کیجئے یا احمد بے میم کو سجدا

عجب مشکل ہی مضمون میرے مفہوم مردد کا

احد احمد ہین ایکسان دونونکا مضمون مطابق ہے	ہر اک انمین سے ہی معشوق ہر اک انمین عاشق ہے
نہین مطلق دوئی کو دخل یہ دعوےٰ صادق ہے	دوئی بھی عین وحدت ہی محمد نفس ناطق ہے

مفسر ہے یہ جملہ آیۂ میم مشدد کا

نبی ذی رتبہ سب ہین آپ لیکن سب سے ہین برتر	یہ برہان اپنے دعوی پر یہی کافی ای خرد پرور
صفی اللہ سے روح اللہ تک جتنے ہین پیغمبر	ملا انون نبوت سب کو میم عمر کھونے پر

یہان گھٹ جانے مین پیدا احد ہوتا ہی احمد کا

گھٹے اعداد میم احمدی جب عمر حضرت سے	نبی تو آپ تھے ہی بڑھ گیا پایہ نبوت سے
ہوے ہمنام باری بخت چمکا نور وحدت سے	ہوا رتبے مین افزون فان قلت کان کثرت سے

معما پا گئے فہم تامل صاد سے صمد کا

جو بحر نعت موجزن ہو کر تجلی گاہ یزدان مین	بھرے سب قلب سید نے گوہر مقصود دامان مین

سراپا دونون عالم غرق ہین اس بحر عرفانمین | چڑھا قاف قدم تک وہ اُترا کان امکانمین
ہی شور اس قلزم معجز نما کی جزر کا مد کا

دم جنگ آپنے تلوار کا جب کاٹ دکھلایا | سیہ کارون نے خوب اپنی سیہ کاری کا پھل پایا
سرون پر ابر شمشیر ہلالی اسقدر چھایا | ہوئی شام آفتاب بت پرستی پر زوال آیا
مہ نو خوب چمکا بدر مین تیغ محمدؐ کا

ہوا اسکی عداوت کی سمائی جب کسی سر مین | مآل کار بربادی ہی تھی اسکے مقدر مین
پھرا وہ اس سے آیا گردش قسمت سے چکر مین | اُتار اکاسئہ سر باڑھ کے ڈورے نے دم بھر مین
ہوا چاک اس سے گر برگشتہ ہو کر قلب مرتد کا

عدو پر بھی عجب انداز سے کرتا تھا وہ شفقت | عداوت بھول جاتا تھا نظر آتی تھی جب صورت
یہانتک پھیلی اسکے گلشن اخلاق کی نکہت | عداوت ہوگئی تاثیر خلق عام سے اُلفت
سبب ہی شعلہ سیل آب شمشیر مہند کا

شرار برق خاطف سے ہون دونے دانہ خرمن | پڑے پانی تو حق آتش سوزان ہین ہو روغن
کرے باد سحر شمع سحر کو پھونک کر روشن | عجب کیا ہی کہ خواب ناز مین سوتی رہے ناگن
نہ کھولے آنکھ اگر چھینٹا ندین آب زمرد کا

عداوت یکقلم زائل محبت نقش ہر دل ہے | جو قاتل تھا وہ عیسی ہی جو ظالم تھا وہ عادل ہی
کہاں اب دیدۂ احول دوئی ہر شے سے زائل ہے | نہین حیرت کے قابل گر کہو نہین راہ واصل ہے
بیان ہے یہ لب تشدید سے حرف مشدد کا

نبی سے مرتبہ بڑھ کر ہی کیا کہیئے نبی اُسکو | فضیلت فرد فرد انبیا پر حق نے دی اسکو
خدا کا فضل روز افزون ہو جسپر کیا کمی اسکو | وصال حق سے حاصل ہی بقائے دائمی اسکو

یہاں ہے واصل و باقی نتیجہ ایک ہی مد کا

بندھا سامان جسدم روح و قالب کی جدائی کا
جگر شق ہو گئے ہنگامۂ محشر ہوا برپا
زبس تھا آسمان عزو تمکین بیکرہ والا
پڑا لرزہ زمین میں جسم اطہر جب اُسے سونپا
سکون کے واسطے نافع ہوا تعویذ مرقد کا

اندھیرا چھا گیا ہر سو غروب مہر انور سے
اُڑھائی آسمان کو چادر نیلی اسی غم نے
عزیز مصر مکہ تھے مہ کنعان بطحا تھے
عجب کیا ہے اگر کعبہ لباس ماتمی پہنے
کرے ہم چشمی یعقوب دیدہ سنگ اسود کا

غم جانسوز حضرت سے فرشتوں کے ہیں دل پانی
قلم کی سینہ چاکی کچھ نہیں ہے جاے حیرانی
نہ ہے فیض ثواب ماتم محبوب یزدانی
صریر خامہ سے اس غم میں گر ہو مرثیہ خوانی
قلم کو بیگمان بازو ملے اللہ کے ید کا

کھنچا سطح زمین پر جب سے خط روضۂ انور
شعاع مہر کو پرکار کے مانند ہے چکر
ثواب طوف حج پاتے ہیں قدسی گرد پھر پھر کر
شب و روز آسمان ہوتے ہیں قربان اُسکے روضے پر
کہ ہے نو دائرہ میں ایک گرکاف گنبد کا

نہیں برج قمر بقعہ ہے انوار موبد کا | مطلع | برابر رات دن فیضان ہے نور مجرد کا
عجب عالم کلس کا ہے عجب عالم ہے گنبد کا
بیان ہو کس سے شان روضہ پر نور احمد کا
کہ جسپر اک غلاف سبز ہے چرخ زبرجد کا

کروں وصف بنا یا وصف رفعت اُسکے مشہد کا
فلک کہنا سبب ہوتا ہے کسر شان گنبد کا
نہیں کرسی نشین قبہ جو سمجھوں عرش امجد کا
لکھوں اک مختصر جملہ کہ روضہ ہے محمدؐ کا
یہی مسند الیہ اچھا سبب ہے رفع مسند کا

سپہر و مہر کا دعویٰ صداقت کو کہان پہونچا
نہ تا قندیل در نور چراغ آسمان پہونچا
یہ خالی ہی تعلی تھی جو وقت امتحان پہونچا
نہ گردون کا غبار تا غبار آستان پہونچا
اثر پیدا ہوا آخر زحل کے طالع بد کا

تنزل ہی محال اسکا ترقی جسکی فطرت ہے
توجہ جانب مرکز اگر شان طبیعت ہے
یہ دعوی ہی بدیہی فلسفی کیون گرم حجت ہے
کرہ آتش کا کوسون رہگیا پیچھے یہ حیرت ہے
کہ سر سوے فلک کیون شعلہ ہی قندیل گنبد کا

کہو نکلے نہ نسر طائر اپنے آشیانے سے
فلک کا اختر تقدیر چمکا سر جھکانے سے
تھکے بازو دے مرغ سدرہ اس رفعت پہ آنیسے
مناجاتی کا آنسو ڈھلکے اسکے آستانے سے
ہوا ہی درۃ التاج سعادت فرق فرقد کا

یہان کی گرد ہی کحل الجواہر اسکو رہنے دے
صفائی ہو چکی کیا حاصل اتنی خاک اڑانیسے
نہ پائینگے اسے قدسی تو در در خاک چھانینگے
فلک اب کوکب دُمدار کی جھاڑو اٹھا رکھے
ملائک ڈھونڈھتے پھرتے ہین سُترہ خاک مرقد کا

زمین روضۂ انور فلک سے ہی کہین افضل
غبار در سے ہی آئینۂ خورشید پر صیقل
ہوا ہر روزن دیوار چشم جوہر ادل
جبین عرش ایزد پہ ہی خاک آستان صندل
ہر اک ذرہ ستارہ ہے کلاہ فرق فرقد کا

بلندی مین یہان وہ روضۂ رفعت نشان پہونچا
زمین عرش سے آگے وہ سنگ آستان پہونچا
جہان اڑکر نہ شہباز خیال قدسیان پہونچا
زمین تا آسمان پہونچی مکان تا لامکان پہونچا
کہانتک اوج لکھیے اسکی خاک پاک مرقد کا

بلا گردان ہین آدم عالم ارواح کو غش ہے
زمین پر چاندنی یا سایۂ قصر پریوش ہے

فلک پر شمسہ ہے یا شمسۂ ایوان دلکش ہے
عیاں ہی کہکشاں یا نقش محراب منقش ہے

فلک ہی یا کلس رکھا ہی چھوٹا سا زمرد کا

ترے روضے کو مسجود زمین و آسمان کہیے
عبادت خانۂ عالم مطاع دو جہان کہیے
پناہ پست و بالا مامن کون و مکان کہیے
ملاذ جن و انسان مرجع قدوسیان کہیے

کہین ہی قبلۂ حاجت کہین کعبہ ہی مقصد کا

طبق انوار کے دربار ایزد مین جو پاتے ہین
پئے کسب سعادت سر پہ رکھکے اپنے لاتے ہین
پیام بے تکلف کس تکلف سے سُناتے ہین
سلام حق کو لیکر دمبدم جبریلؑ آتے ہین

عجب مضمون لکھا اِس بیت مین آورد و آمد کا

صفات اُس سرو بالا کی بہت بڑھکر بیان کیجئے
بلند ایسے بندھین مضمون زمین کو آسمان کیجئے
قلم کو فاختہ کے مثل سرگرم فغان کیجئے
ہی جی مین اس زمین کو تختۂ سرو روان کیجئے

قیامت ایک سیدھا سا ملا ہی قافیہ قد کا

مطلع

قیامت مین ہی کیا دھڑکا سواد دفتر بد کا
نظر مین نور رہے ہے ترے سواد دیدۂ خد کا
دماغ اب عرش پر پہونچے نہ کیونکر خاک مشہد کا
تصور مین ترے جنت ہی گوشہ اپنے مرقد کا

کہ تھالا میری چشم تر کا ہے طوبیٰ ترے قد کا

مطلع

کہین شمس و قمر سے بڑھکے ہی جلوہ ترے قد کا
ترے پرتو سے چمکا اختر تقدیر فرقد کا

دو عالم مین ہی پھیلا نور تیری ذات ارشد کا — محمد مصطفےٰ پتلا ہے تو نورِ مجرّد کا
ہوا خورشید اقلیم عدم سایہ ترے قد کا

مبارک نافہ مشک ختن ہی ناف آہو کو — گلستان سے کہو رکھ چھوڑے اپنے سرو دلجو کو
نہ یہ موزون نہ پہونچے اُسکی رنگت عنبرین مو کو — سواد لیلۃ تشبیہ کیجیے تیرے گیسو کو
بہار گلشن تنزیہ ہے بوٹا ترے قد کا

دو چار آنکھین ہوئین تجھسے دو عالم سے کنارہ ہو — دو بینی سے دو روزہ زیست کا حاصل تماشا ہو
مزاد دنا ہو سرو خلد کے پہلو مین طوبیٰ ہو — میسر ایک جلوے مین مجھے لطف دوبالا ہو
اگر دو نمین دیدۂ احول سے نظارہ ترے قد کا

لکھون کیا مدحت خط لب جانبخش حضرت مین — کہ ہے وہ حُسن مطلع صفحۂ مہر قیامت مین
بلند اک بیت ابرو فرد کلیات فطرت مین — بیاض مطلع ہی عارض ترا دیوان وحدت مین
نہ نکلا مطلع ایجاد مین مصرع ترے قد کا

رسالت سے تری منظور تھا سبکو ہدایت ہو — مگر مشکل یہ تھی ذات ایک تیری اور عالم دو
زہے حکمت کہ آئے راہ گم گشتہ یہ تجھے جو جو — بنا یارہ نما جب عالم ایجاد کا تجھ کو
ہوا خضر سر راہ عدم سایہ ترے قد کا

دوئی سے کیون تنفر ہو نہ حضرت کی طبیعت کو — بنایا نور یکتائی سے سرتاپا ہے حضرت کو
پسند آئی نہ تکرار اپنے جلوے کی بھی قامت کو — نرکھا سایہ تک باقی مٹایا نام کثرت کو
ہو روشن بزم وحدت مین ہوا اکا ترے قد کا

بیان شان بسم اللہ ہی ابرو کی آیت مین — خلاصہ سورۂ والشمس کا ہی تیری صورت مین
تری باتین شریعت مین ترا جلوہ طریقت مین — کلام ناطق آیات قرآن ہین حقیقت مین

سراپا معنی تحقیق ہی جلوہ ترے قد کا

نہین ہی تجھسے باہر ایک کی قدرت کی نیرنگی — تجلی دو جہان کی تو نے اپنی ذات مین دیکھی
ازل سے ہی تجلی تیری ای محبوب حق چمکی — خدا نے زیب و زینت کی جو بزم آفرینش کی
لگا اُسمین قد آدم ہے آئینہ ترے قد کا

بہت پُر زور تھا ہر چند خامہ دست قدرت کا — نتھا آسان لیکن کھینچنا محبوب کا نقشا
بس صد محو و اثبات ایک مدت مین کھنچا خاکا — مٹا ڈالین بنا کر صورتین آدم سے تا عیسے
تب آیا راست نقشہ کلک قدرت سے ترے قد کا

اُکھڑا لینا بہت دشوار ہے میرا چلن محسن — ٹھہر سکتے نہین آگے مرے ارباب فن محسن
بھلا دیتا ہون دم بھر مین سارا بانکپن محسن — مقابل مجھ سے کیا ہو مرد میدان سخن محسن
کہ جوہر ہی مری تیغ زبان مین وصف احمد کا

امیر اسکا مقولہ ہی کہ جو اس راہ مین آئے — جھکائے وہ سر تسلیم میرے پاؤن پر پہلے
عجائب ٹھاٹھ سے تعلیم پائی رشک سے مین نے — فضا تنگ میدان قلم مین نقطہ و خط سے
بڑے اُستاد نے مجھکو سکھایا ہی پھری گدکا

نہ مدح غیر سے مطلب نہ ذم سے اس قلمرو مین — قلم جاری ہی احمدؐ کے کرم سے اس قلمرو مین
حسد کر کے کہان جائیگا ہم سے اس قلمرو مین — سزا حاسد کو ہی دار قلم سے اس قلمرو مین
کہ یہ دار الحکومت ہی مظفر کا مؤید کا

زبان تیز کے جوہر زباندان ہو تو پہچانے — ولایت مین صفین کین صاف اس تیغ صفاہانی نے
اگرے کٹ گئے دست فکر سے ترکونکے دستانے — کیا شیراز کو پامال اُردوے معلے نے
گیا مان اصفہان لوہا مری تیغ مہند کا

قصیدہ لکھ رہا ہون نعت مین اعجاز ہو روشن — سواد ہر رقم ہے دود شمع طور کا مخزن
قلمدان جیب کوہ طور بستہ طور کا دامن — عصاے موسوی خامہ ورق ہے وادی ایمن
ید بیضا کو داغ رشک رہتا ہو مرے ید کا

دبیر آسمان سے ہی کہین میرا بلند اختر — ہر اک صفحہ مرے دیوان مین ہی رشک مہ انور
چمک ہر معنی روشن کی طرہ ہے تجلی پر — پڑا ہو طور کی چوٹی مین موباف زری نبکر
لکھا جو شعر وصف روے تابان محمدؐ کا

ہوے ہین منتظم یہ چار ارکان سخن مجھ سے — منور ہی چراغ طاق ایوان سخن مجھ سے
جہانمین ہی فروغ نور ایوان سخن مجھ سے — زمین شعر پر نازل ہی قرآن سخن مجھ سے
کتاب آسمان اک نسخہ ہی لوح زبرجد کا

فلک کب ہمعنان توسن طبع روان پہونچا — فرشتون کے جہان پر جلتے ہین اکثر وہان پہونچا
ہوے ایسے طرارے تا فضاے لامکان پہونچا — سخن میرے قلم کی فی سواری سے کہان پہونچا
کہ کانٹے کو سون سبزہ رہگیا چرخ زبرجد کا

تعلی حد سے بڑھکر ہوچکی لازم کنارا ہے — لکھون پھر شعر توحید مین فکرت کا اشارا ہے
طبیعت باڑھ پر آئی ہو دل نے جوش مارا ہے — مری طبع روان کا پھر اسی گھاٹ اب تارا ہے
تماشا دیکھئے بحر سخن سے جزر کا مد کا

مطلع

وجوب امکان دونون مین ہی جلوہ نور بیحد کا — وہ اک غنچہ یہ اک گل ہی ترے گلزار مقصد کا
کہین مصداق مطلق کا کہین مظہر مقید کا — احد کا غیب مین مورد شہادت مین تو احمد کا

ہی مشہود ایک ہی بیشک و چشمی ہا اشہد کا

ہوا جب قصد میرا نعت مین موزون قصیدہ ہو — لکھے مطلع برابر کے جو پائے قافیے دو دو
نہین اسمٰا ہی مجھپر خوف اگر انصاف سے دیکھو — بمجبوری لکھا الید کی صورت لفظ اللہ کو

نہ آیا ہاتھ اچھا قافیہ جب کوئی احمدؐ کا

ہوا تیرا ظہور آخر مین عالم کو نہ حیرت ہو — یہ مضمون صاف روشن ہی اگر چشم بصیرت ہو
موخر انبیا سے کیون نہ خلق جسم حضرت ہو — یہ تھا منظور رفتہ رفتہ تکمیل نبوت ہو

خدا نے منتظر رکھا جو تیری آمد آمد کا

بڑا نقطہ ہی اِس تاخیر مین گر غور سے دیکھے — کہ اِس منصب سے پھر اور انبیا محروم رہجاتے
نہ اتنے واسطے پیدا کیا حق نے تجھے پہلے — کہ دست صنع گر فارغ ہوا مقصود اصلی سے

مقیّد پھر نہو گا مطلق ایجاد مقیّد کا

خلیل اللہ نے کی واہ کیا ہی کار پردازی — لگائی تجھسے لو ای گرمی بازار طنّازی
ہوے انگارے غنچے پھولی شعلونکو سرافرازی — ترے رشتے سے مثل شمع کی آتش سے گلبازی

ہوا ہی تجھ سے روشن نام تیرے جد امجد کا

غلط ہو دفتر آئین کاتب اعمال جگر مین — بدی نیکی ہی رہجائے جو باقی سارے دفتر مین
بدی کی جو رقم ہو جا بٹے منہائی کے گھر مین — مناسب ہو شفاعت تیری جب دیوان محشر مین

صحیح آئے نہ میزان مین سیاہہ دفتر بد کا

سوا اللہ کے لا علم ہین سب تیری فطرت سے — ملک جن بشر کوئی نہین واقف حقیقت سے
مقدم ایک کی خلقت نہین ہی تیری خلقت سے — کھنچی پہلے تری تصویر ازل مین دست قدرت سے

ہوا لفظ احد سے اشتقاق اول ترے خد کا

مناسب ہے تری مژگان کی چلمن بیت یزدان کو — مزین ہو ترے خط کا کتابہ عرش سبحان کو

ترے عارض کا شمسہ چاہیے ایوان ایمان کو — تری ابرو کی ہو محراب لازم طاق عرفان کو

درِ اسلام کو در کار ہے بازو ترے ید کا

دکھائے خسرو انجم نہ مجھکو آسمان جاہی — مری نظروں مین ہو اک گردہ چتر شہنشاہی

ہوئی تیرے مراتب سے کماہی کسکو آگاہی — تجمل کا ترے ماہی مراتب مہ سے تا ماہی

تری سے تو رہتک اک گاؤ تکیہ تیری مسند کا

نہ گذرے کیون ترے اعدا کی ذلت در خواری مین — محب کیونکر نہ پائین حظ تری خدمتگزاری مین

غم و شادی ہین دونون محو تیری پاسداری مین — الم مصروف تیرے دشمنونکی غمگساری مین

خوشی کا کام ہے تیرے محبون کی خوشامد کا

طبیعت کی سخندانون کو منظور آزمایش ہے — وگرنہ انکی مداحی سے کب تیری نمایش ہو

بہت دشوار باب نعت و مدحت کی کشایش ہے — ستایش کیلئے تو واسطے تیری ستایش ہے

کہ ہے مذکور قرآن مین ترے اوصاف مجید کا

خداوند دو عالم آپ تیری مدح کرتا ہے — صحف جتنے ہوے نازل ہر اک مین ذکر تیرا ہی

جو ہو تیری ثنا پر بند ہم مین سے وہ تیرا ہی — سوا تیرے کسی کی مدح کرنا جنکا شیوا ہے

یہ سچ ہے وہ لیے پھرتے ہین جھوٹا قفل ابجد کا

تری خدمت مین اک حاجت لا وا اب عرض ہے اتنی — روا ہون حاجتین تجھ سے ہی مرے دین و دنیا کی

ثنا سے دوسرے کی ہو نہ آلودہ زبان میری — یہ خواہش ہے کرون مین عمر بھر تیری ہی مداحی

نہ اٹھے بوجھ مجھسے اہل دنیا کی خوشامد کا

بڑھے سوز دروں عشق فتنہ کے جو سامان سے — تماشا ہو کہ چمکے بخت نور مہر عرفان سے

شرر نکلین انکھین شعلے ہواے برق لمعان سے
چمک ہو وردکی دکھین خیال روے تابان سے
ستارہ اوج پر ہو جسم کے برج مشید کا

پھنسا دے دام گیسوے مسلسل مین مجھے ایسا
یہان جبتک ہے آب و دانہ تجھپر پھڑکے دم میرا
رہون مین رشتہ بر پا جب قفس چھوٹون عناصر کا
کمندِ دل رہے چھوٹے نہ تیری ڈورکا پھندا
جو ٹوٹے دم کا دھاگا طائر روح مقید کا

بنا دے مجھکو ایسا مست اپنی چشم شہلا سے
کہ ہو مجھ سے تنفر روح بھاگے جام و مینا سے
دلِ وحشی کرے رم دونون عالم کی تمنا سے
ہرن ہووے نشہ میرا نشان دین و دنیا سے
رہون خائف تصور کرکے مین دوال سے دد کا

کرے خاصیت اکسیر پیدا میری خاکستر
مذہب ہو مطلا ہو مرے اعمال کا دفتر
محک مین امتحان کی پیشگاہ حضرت داور
برنگ زر چڑھے سونا مرا میزان محشر پر
اٹھون مین قبر سے مخمور تیری چشم اسود کا

کرے یکتا بیان میرے لیے ہر موج کوثر مین
جگہ مجھکو ملے رشتہ کی صورت قصر گوہر مین
رقم ہو نام میرا دفتر خاصان داور مین
فرشتے دیکھکر مجھکو کہین دیوان محشر مین
جگہ خالی کرو مداح آتا ہے محمدؐ کا

لکھا ہی اس قصیدہ کو جو مین نے وصف حضرت مین
عوض ہر بیت کے پاؤن سکونت قصر جنت مین
کیے ہین بسکہ اکثر جمع شعراء صادِ امت مین
تلے اس نظم کا ہر حرف میزان قیامت مین
نظر تازہ ہو وزن اپنے اشعار مجدد کا

قصیدہ ختم ہوتا ہی صلہ اسکا عنایت ہو
اٹھاتا ہون دعا کو ہاتھ دا باب اجابت ہو
بغل مین یہ قصیدہ سر پہ اکلیل سعادت ہو
ترے دربار مین ہر وقت رہنے کی اجازت ہو

مجھے سرکار سے خلعت ملے عیش مخلد کا

نہ تجھکو تیرے خالق سے کسی صورت جدا سمجھوں
حق آئینہ ہو دلبر صاف اصلی مدعا سمجھوں
ظہور شان مطلق کا میں تجھکو واسطا سمجھوں
ترے عارض کو میں آئینہ نور خدا سمجھوں

اگر فہم سر وحدت ہو الف ایمان کی ابجد کا

قمر سمجھوں رخ تابان کو یا مہر سما سمجھوں
یہ تشبیہیں تمھاری یک لے مرحق نما سمجھوں
کلف اسمیں جلن اسمیں ہے میں سمجھوں تو کیا سمجھوں
ترے عارض کو میں آئینہ نور خدا سمجھوں

اگر فہم سر وحدت ہو الف ایمان کی ابجد کا

دم تحریر تیرے شوق سے بڑھ جاے تردستی
شمول اشک شیریں ہے دوات اپنی تو ہے پھیکی
قلم کے نکلیں آنسو ہے یہ جوش خندۂ شادی
الٰہی پھیلجائے روشنائی میرے نامے کی

بڑھا معلوم ہو لفظ احد میں میم احمد کا

کبھی تو کام آئے روشنائی میرے نامے کی
نئی صنعت دکھائے روشنائی میرے نامے کی
کوئی تو رنگ لائے روشنائی میرے نامے کی
الٰہی پھیلجائے روشنائی میرے نامے کی

بڑھا معلوم ہو لفظ احد میں میم احمد کا

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

اے صانع دہر و جن و انسان
رحمان ہے تو رحیم ہے تو
غفار ہے تو عظیم ہے تو
واحد یکتا ہے ذات تیری

اے خالق خلد و حور و غلمان
منان ہے تو کریم ہے تو
ستار ہے تو حلیم ہے تو
دانا بینا ہے ذات تیری

ذی جود ہے خوش جمال ہی تو ۔ ذوالفضل ہے ذوالجلال ہی تو

ہر غم مین بڑا رفیق ہے تو ۔ بندون پہ بہت شفیق ہے تو

قطرہ ہے دُرِ خوش آب تجھ سے ۔ ہر ذرہ ہے آفتاب تجھ سے

سُلطان جو یہان ہی بحر و بر کا ۔ ادنیٰ وہ گدا ہے تیرے در کا

ہر ایک کو آسرا ہے تجھ سے ۔ ہر ایک کی التجا ہے تجھ سے

بندونپہ یہ کی بڑی عنایت ۔ بھیجے جو نبی پئے ہدایت

ان سب مین علی الخصوص احمدؐ ۔ تاج سر انبیا محمدؐ

حضرت نے رہِ ہدا بتائی ۔ آئی رہِ راست پر خدائی

مرحوم ہوئی یہ اُمتِ خاص ۔ حضرت نے بتائی راہ اخلاص

اب کوئی جو انمین ہو خطا کار ۔ ہے قہر بجا کہ تو ہے قہار

پر قہر مین ہے کہان ٹھکانا ۔ آلودہ جُرم ہے زمانا

عاصی ہین گناہگار ہین سب ۔ رحمت کے اُمیدوار ہین سب

ہین سب سے زیادہ ننگ اُمت ۔ پابند طمع خراب نیّت

طاعت نہین مغفرت کے قابل ۔ روزہ فاقہ نماز باطل

طاعت وہ کہان خضوع جسمین ۔ سجدہ وہ کہان خشوع جسمین

ہوتا نہین کوئی کام ایسا ۔ جس سے کہ ہو دلکو کچھ سہارا

دریاے خطا مین غرق عاصی ۔ دن رات جرائم و معاصی

عاصی ہون گناہگار مین ہون ۔ مجرم ہون سیاہ کار مین ہون

ناچیز حقیر ذرہ خاک ۔ اک قطرہ آب وہ بھی ناپاک

ہستی ہے سو نقش آب سی ہے ۔۔۔ موہوم بقا حباب سی ہے
کہتا نہین دے بہشت مین گھر ۔۔۔ کہتا نہین دے شراب کوثر
ہان نار عقاب سے بچالے ۔۔۔ محشر مین عذاب سے بچالے
فردوس کہان کہان مین خاشاک ۔۔۔ وہ عالم پاک اور مین ناپاک
یارب تجھے واسطہ نبی کا ۔۔۔ یارب تجھے واسطہ علی کا
درپیش ہے سخت روز کل کا ۔۔۔ کرنا نہ مواخذہ عمل کا
سنتا ہون کریم نام تیرا ۔۔۔ سنتا ہون رحیم نام تیرا
مُجرم نہین قابلِ عدالت ۔۔۔ رحمت رحمت ہزار رحمت
یارب جو قریب موت آئے ۔۔۔ دم اُلجھے پیام موت آکے
آنکھو نمین گڑھے سرشک جاری ۔۔۔ تحریک رگون کی اضطراری
احباب عزیز جملہ موجود ۔۔۔ مجبور کرے باب چارہ مسدود
اُسوقت ترا کرم ہو درکار ۔۔۔ آسان ہو مجھ پہ راہ دشوار
آنکھون کے تلے ہو جب اندھیرا ۔۔۔ جاری ہو زبان سے نام تیرا
سب سہل ہو نزع کی اذیت ۔۔۔ ایمان مرا رہے سلامت
شفقت سے مدد کرین پیمبر ۔۔۔ غولون سے بچائین خضر آکر
ہمراہ خضر ہون مین روانہ ۔۔۔ پڑھتا ہوا شعر عاشقانہ
حاصل ہو وہ کوچہ سلامت ۔۔۔ ہو جسمین پناہ تا قیامت
صدقہ سے نبی کے رب رحمان ۔۔۔ ہون قبر کی مشکلین بھی آسان
ہون خواب گرون لحد کے اندر ۔۔۔ پھر آنکھ کھُلے تو صبح محشر

محشر مین ہو زیر ظل رحمت — سایہ مجھے مہر کی حرارت

دہشت تو مجھے حساب کی ہی — ہر چشم شفاعت نبیؐ ہے

حامی ہین اگر وہ شاہ ذیشان — میزان و صراط سب ہین آسان

کی نعت نبیؐ لیا ترا نام — اُمید ہے ہو بخیر انجام

تو نخل اُمید کو ثمر دے — دامن گل مدعا سے بھر دے

مجھپر بھی ہو کلک عفو جاری — مان باپ کی بھی ہو رستگاری

سب میرے عزیز و اقربا شاد — جنت کے مکان ہون اُنسے آباد

زندہ جبتک رہون جہانمین — اس جوف زمین و آسمان مین

عزت سے بسر ہو یا الٰہی — حرمت سے بسر ہو یا الٰہی

محتاج ہون کبھی کسی کا — دامن رہے ہاتھ مین نبیؐ کا

یہ بھی رہے آرزو جی مین — مرقد ہو تو روضۂ نبی مین

مقبول امیر کی دعا کر

مانگا ہے جو کچھ مجھے عطا کر

دیگر مناجات بحضرت قاضی الحاجات

الٰہی الٰہی گنہگار ہون — خدایا خدایا سیہ کار ہون

ہوئی عمر جرم و خطا مین تمام — نہین کام کے میرے ہین جتنے کام

خطا رات دن کجروی دمبدم — رہ راست بھولا ہوا ہر قدم

شب عمر غفلت مین آخر ہوئی — مین سویا کیا صبح ظاہر ہوئی

گناہون نے گھیرا مجھے اسطرح — کوئی نقطہ پرکار مین جس طرح
سیاہی گناہونکی جاتی نہین — یہ شب صبح ہونیکو آتی نہین
روان قافلہ کیا مین باندھون کمر — نہین کچھ مرے پاس زاد سفر
نہ زر کا بھروسا نہ کچھ زور کا — قضا سر پہ ہے سامنا گور کا
نہ روزہ نہ ہی ٹھیک میری نماز — بجز اندیشۂ خام و حرص دراز
گرفتار جرم و خطا ہر نفس — ہوا خواہ حرص و ہوا ہر نفس
گناہون کا انبوہ ایسا ہوا — جدا مجھ سے کثرت مین تقوی ہوا
جو بعد تجسس ملے بھی کہین — کہے تجھکو دھوکا ہوا مین نہین
ہوئی مفت برباد عمر عزیز — نہ آئی مجھے نیک و بد مین تمیز
کشاکش مین یہ جان رنجور ہی — زمین سخت ہی آسمان دور ہی
قضا گھات ہر دم لگائے ہوے — غم گور پہلو دبائے ہوے
جسے دیکھتا ہون وہ بیگانہ ہے — جو ہمخانہ ہے دشمن خانہ ہی
عدو ہین مرے خود مرے دست و پا — گواہی یہی دین گے روز جزا
ہوا خواہ ہمدم عزیز اقربا — یہ سب اپنے مطلب کے ہین آشنا
خلاف طبیعت اگر بات ہو — کسی کو نہ پاس ملاقات ہو
تری ذات بندیکی تنہا شریک — تری ذات ہی وحدہٗ لاشریک
کرم ای خداوند چرخ و زمین — کرم اے خداوند عرش برین
ترے نام ہین ای خدائے کریم — لطیف و ودود و غفور و رحیم
سزاوار آتش ہون مین لاکلام — نہین عذر کا اس مین کوئی مقام

ترا قہر اگر گرم پرخاش ہو — گناہون کی ہرگز نہ پاداش ہو

مگر تجھ سے اُمید ہی یا کریم — لڑکپن سے سُنتا ہون تجکو رحیم

مین عاصی ترا نام غفار ہے — نہ کر فاش پردہ کہ ستّار ہے

ترا عفو عصیان سے ہمدوش ہی — عطا پاش ہی تو خطا پوش ہی

الٰہی بحق رسولِ کبیرؐ — الٰہی بحق جناب امیرؑ

الٰہی باصحاب خیر الورا — الٰہی بانصار شاہِ ہدا

پئے انبیا و پئے اولیا — پئے اتقیا و پئے اصفیا

گنہگار ہے ایک جزو ضعیف — حقیر و فقیر و ذلیل و نحیف

بدن مین ہی رعشہ ترے خوف سے — لرزتا ہی بندہ ترے خوف سے

نہ کر میرے جرم و خطا پر نظر — رہے اپنے لطف و عطا پر نظر

کرم سے یہ روے سیہ کر سفید — دکھائے شب یاس صبح اُمید

بلاؤن مین تیری طرف عصیان ہو — جو مشکل پڑے مجھپہ آسان ہو

دم نزع کلمہ پڑھون دمبدم — رہون دین حق پر مین ثابت قدم

شیاطین گر آئین بہر فتور — کرون تیغ لاحول سے اُنکو دور

نہ پھسلون کڑی نزع مین بہکے مین — سنبھلتا رہون یا علے کہکے مین

فرشتے جو آئین دم احتضار — نہ کانپون رہے دل مرا استوار

جدا تن سے ہو جان تو اس طرح — نکلتی ہی پھولون سے بو جسطرح

لحد تک جو لیجائین بیجان بدن — مرے اقربا بعد غسل و کفن

پس دفن پیش آئے راہ مہیب — نہ یار و نہ ہمدم مین تنہا غریب

نہ دیوار خانہ نہ ظل درخت | شب تیرہ و تار ہنگام سخت
ذرا ہو جو رحمت کا تیری ظہور | نہوں استخوان بدن چور چور
فرشتے وہ آنکھیں لگائے ہوئے | غضب گرز آتش سنبھالے ہوئے
مقام تلاطم مہیا عذاب | یہ طاقت ہے میری کہ دوں مین جواب
مدد سے عنایت سے احمدؐ کو بھیج | خدایا خدایا محمدؐ کو بھیج
جواب انکو وہ میری جانب سے دین | رہا ہو زبان سے جو میری کہین
اشارے سے انکے ہو میری نجات | گذارا ہے رحمت مین اتنی ہی بات
محمدؐ کے فیض قدم سے لحد | چمن ہو چمن المدد المدد
قیامت مین بھی مشکل آسان کر | گناہون پہ میرے نہ کچھ دھیان کر
وہ گرمی وہ دم اہل محشر کے بند | سوا نیزے پر آفتاب بلند
قیامت کی سوزش غضب کا تعب | پسینے مین ڈوبی ہوئی خلق سب
ڈرے کیون نہ انسان کی کیا بساط | وہ میزان کی دہشت وہ خوف صراط
موکل ادھر گرز تولے ہوئے | جہنم ادھر منھ کو کھولے ہوئے
ترا سامنا سخت ہیبت کی جا | سراسیمہ سب انبیا اولیا
وہ میدان ہزارون برس کا وہ روز | دلون مین تپش آتش خانہ سوز
دم تیغ پر پانوٗن ڈر کا محل | سنبھالے جب تو وہ جائے سنبھل
ترے خوف سے گم ہے سو لوٹ کے ہوش | سوائے محمدؐ دو عالم خموش
سر پاک سجدے مین تیرے حضور | زبان سے یہ جاری کرم ای غفور
الٰہی یہ جب بخش ہو مرحلہ | جرس وار نالان ہو ہر قافلہ

مین عاصی نہون قیدی دام غم | محمد کا صدقہ کرم کر کرم

عدالت مین میرا گذارا نہین | فقط عفو ہو ارحم الراحمین

جو ہون وزن اعمال خفت نہو | مری اہل محشر مین ذلت نہو

بچھا ایسے لطف وکرم کی بساط | کہ آسان کرون طی مین راہ صراط

دم تیغ پر پانؤن قائم رہین | غلام محمد ہے یہ سب کہین

گذر جاؤن مشکل مقامونسے مین | کہ ہون مصطفےٰ کے غلامونسے مین

شفاعت سے احمد کی بیڑا ہو پار | رہون تیرے سائے مین پروردگار

عنایت ہو تیرے نبی کی مدد | کہ جنت مین پاؤن مقام ابد

امیر سیہ رو کی ہے التجا | کہ مان باپ میرے عزیز اقربا

ترے سایۂ عاطفت مین رہین | ترے سایۂ مغفرت مین رہین

رہون زندگی بھر مین عزت کیساتھ | بسر ہو مری عمر حرمت کے ساتھ

الٰہی ترے ہاتھ ہے آبرو | پھرانا نہ مجھکو کبھی کو بکو

رہے حاجتون مین یہ دل مستقیم | کسی کا نہ محتاج ہو یا کریم

کٹے سہل راہ حیات و ممات | برائے محمد علیہ الصلوٰت

تقریظ دلپذیر منجانب مصحح مطبع

شاہد زیبائے سخن نے حسن وجمال مین کمال پایا ہے اور کمال بھی بزوال پایا ہی معشوقہ معنی زیور کلام سے محلی ہے وہ زیور تابناک کہ زروجواہر سے زیادہ مزین ومجلی ہے اگر اس دلفریب

شکل و شمائل کے شیفتہ و فریفتہ ہم نہوتے کیسا ستم تھا اقلیم خیال مین ہو کا عالم تھا آفریدگار سخن کی شان کن فکان کا جلوہ نئی نئی صورت مین ظہور پاتا ہے صانع مطلق کی قدرت کا تماشا عجب رنگین اداؤن سے نظر آتا ہے سچ تو یہ ہی کہ حقیقی و رمجازی کے سب بہانے ہین اُس کی حیرت کے کارخانے ہین اگر نطق کو ایک پری پیکر صورت بناکر ہم سے نہ چھپاتا تو اُسے دیکھکر کسے ہوش آتا فی الحقیقت یہ اُسی کی حکمت کے نمونے ہین طلسم صنعت کے شعبدے ہین کہ مختلف پیرایہ مین کبھی عشوہ گرون کے عشوہ اور کرشمہ سازون کے کرشمہ کو دلربا بناتا ہی کبھی معنی طرازی کا اعجاز سکھاتا ہی داؤد الحانی سے وجد مین لاتا ہی گاہ اس بیداد گر سفاک کے خنجر بتانے سے گھائل کرتا ہے گاہ وارفتگی پر مائل کرتا ہی غرضکہ جذبات قلوب کا عالمگیر اثر ہی اس کا گرویدہ ہر فرد بشر ہے ایک زمانہ ہی کہ محو رُخ جانانہ ہی۔ ایک عالم ہی کہ اُس حُسن پر دیوانہ ہے۔ دہر مین جلوۂ یکتائی معشوق کو دیکھ۔ زاہد خشک بھی اُس شمع کا پروانہ ہے۔ سبحان اللہ صل علی زہے نصیب اُس چمن آرا ے گلشن کے جسکا باغ سخن نعت و منقبت کے فیض آب سے سرسبز و شاداب ہوا پھر وہ باغ کیونکر نہ خلد برین کا جواب ہوا الحمد للہ کہ ایسے چمنستان سخن کے نخلبند اُستاد فن کامل فاضل افضل شاعر شیوا بیان سحبان زمان فیض رسان عالم مداح و عاشق صادق رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت مفتی مولوی منشی امیر احمد صاحب تخلص امیر اللھم اغفر وارحم ہوے جنکے فیض تربیت سے ایک زمانہ کامیاب ہوا گلشن معنی آبیاری مبداء فیاض سے سیراب ہوا ع

عجب دیوان ہے نورٌ علےٰ نور	سراسر جس مین حمد و نعت مسطور
زمین سے عرش تک یہ غلغلہ ہے	کہ جس مین مدحت خیر الورا ہے
کلام پاک ہے کام و دہن پاک	زبان پاک اور بیان پاک اور سخن پاک

یہ سکتے ہین اُسے سُنکر ملائک
نہ کیونکر دھوم ہو ایسے سخن کی
اِدھر ہر رنگ مین لفظ ادا ہے
جہانتک وجد کی حالت ہو کم ہے
عجب گفتار یہ صلّ علےٰ ہے
نہو کس طرح سے مقبول عالم

بڑھا اب رتبۂ انسان بیشک
یہ ہے رُوحِ روان ہر انجمن کی
ارم بھی عندلیب مدعا ہے
کہ حالِ عاشقِ صادق رقم ہے
کہ اسپر جان سو جان سے فدا ہے
کہ ہے نعتِ جنابِ فخر آدم

سبحان اللہ جسکا ممدوح ایسا عالی مقام ہو اسکے مداح کا کیونکر نہ برتر کلام ہو فی الحقیقت یہ کلام رشک کلیم ہی کوثر ہی تسلیم ہی نعیم ہے نہ بیان الشعراء یتبعہم الغاوٗن کا مضمون ہے نہ فی کل واد یہیمون کا افسون نہ انہم یقولون مالا تفعلون کا جنون ہی یہان تو وہی ذکر اور وہی فکر اور وہی بات ہی شاعری نہین پیام الہام ہی یا معجزہ ہی یا کرامات ہی نہ اسمین لاف و گزاف کو دخل ہی نہ مبالغہ شاعری نقل ہے مگر صاف صاف عاشقانہ بیان فراق و مہجوری کو درد و الم ہی لذت اور مذاق طبع اور لطف فہم و قوت علم اور رفعت فکر سے تحریر اور تقریر کا وہی عالم ہی کیونکر نہو مداح کے قدردان فیض رسان بھی تو چشم بد دور حضور عالی جناب نواب **کلب علیخان** بہادر خلد مکان فرمانروائے رامپور تھے جو خود عاشق رسول مشہور تھے سبحان اللہ ریب اور بے تصنع یہ بات ہی کہ خدا سر دے تو یہی سودا دے محبت محبوب خدا مین محو رہے مصنوعی حالت تعشق اور خیالی ڈھکوسلے جو سراسر کذب سے بھرے ہین نہایت بُرے ہین موفق حقیقی ایسے نصیب درے کہ عشق حبیب دے المختصر یہ کتاب مستطاب المسمے بہ محامد خاتم النبیینؐ ہم خرما و ہم ثواب ہی عاصیونکی بخشش کا ذریعہ اور طالبون کیلئے نزول رحمت کا باب ہو اب بہ نحوائے۔ یا ایہا الذین اٰمنوا صلوا علیہ

اس تقریظ کو درود پڑھ کر دو شعروں پر تمام کرتا ہون اوراق خاتمہ کو روکش ماہ کرتا ہون

شعر

بلغ اللہ صلاتی وسلاما ابدا
للنبی عربی مدنی الحرم

شعر

خص من جاء الیہ لعموم الناس
صل یا رب علی من بہ جاء الکرم

تمت

خاتمۃ الطبع از جانب کارپردازان مطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ نخلستان بہارین یعنی دیوان متضمن نعت ختم المرسلین موسوم بہ محامد خاتم النبیین کہ جسکے اوصاف نظارت حسن نظم کے تقریظ ماسبق سے منکشف ہین باہتزاز نسیم نوروزی انطباع مطبع نامی منشی نول کشور لکھنؤ مین حسب ایمائے معلی القاب عالی جناب منشی بشن نراین صاحب بھارگو مالک مطبع وباہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ بماہ نومبر ۱۹۲۹ء نوین مرتبہ سرسبز وشاداب ہوا۔

فقط

دیوان جرار۔ از مرزا حسین جرار ۵ر

دفتر حسرت معروف بہ دیوان انجم ۱۲ر

مجموعہ سخن۔ حصہ دوم ۳ر

کلیات اسماعیل۔ مولانا محمد اسماعیل میرٹھی کی مشہور و معروف نظمیں اور اُنکا تمام کلام۔ عہ

دیوان ضامن۔ از کلام سید ضامن علی شاہ ۲ر

دیوان حمد ایزدی۔ ۴ر

دیوان سخن دہلوی۔ مرزا غالب کے مشہور و معروف شاگرد سخن دہلوی کا کلام ۴ر

گلدستہ مناجات ار

دیوان ناسخ۔ استاد المتقدمین والمتاخرین حضرت ناسخ مرحوم کا کلام ھہ

کلیات صنعت۔ صنائع و بدائع لفظی کا دیوان ہے۔ ۱۲ر

کلیات صفدر۔ از نواب صفدر علیخان ھہ

دیوان داغ۔ مطبع غیر ھہ

گلزار داغ۔ زبان اور محاورات دہلی کا مرقع ھہ

دیوان غالب۔ از جناب مرزا اسد اللہ خان غالب دہلوی۔ ۴ر

دیوان قلق۔ مسمےٰ بہ مظہر عشق از آفتاب الدولہ خواجہ اسد متخلص بہ قلق ۴ر

دیوان خواجہ میر درد۔ ۱۲ر

دیوان بہار عرب۔ از مولوی نذیر احمد حافظ۔ ۲ر

دیوان نیاز۔ از حضرت شاہ نیاز احمد صاحب بریلوی رحمہ اللہ ۲ر

دیوان مناقب خیر البشر۔ از کلام شیخ منور حسین تسیر ۲ر

دیوان سحر۔ ملقب بہ سحر سامری از منشی دیبی پرشاد ڈپٹی انسپکٹر مدارس بدایون۔ ۶ر

مجمع الاشعار۔ اُستادون کا کلام یکجائی اُردو فارسی۔ ۵ر

چمن بینظیر۔ شعرائے نامی فارسی اُردو گویون کا کلام ۴ر

گلدستہ امانت۔ از امانت راے ار

بہارستان سخن۔ آتش و ناسخ و آباد کا ہمطرح کلام۔ ۹ر

بہار سخن۔ شعرائے لکھنؤ کا ہمطرح کلام۔ ۵ر

ذوالسانین مجمع البحرین۔ حضرت اسیر کا کلام مع قصائد

دیوان میر حسن دہلوی ۶ر

کلیات و دواوین وغیرہ فارسی

کلیات حزیں۔ کلام اہل زبان حضرت شیخ علی حزیں مشمولہ ہشت کتاب

کلیات حکیم خاقانی۔ شیروانی محشی ۱۲ر دو جلد میں۔ زیر طبع

کلیات سعدی۔ مشمولہ شش کتاب

کلیات مرزا جلال اسیر۔ سیرستانی

دیوان عرفی۔ از سید محمد عرفی ۱۲ر

کلیات انوری۔ از حکیم اوحد الدین انوری

کلیات جامی۔ از ملا عبد الرحمن جامی زیر طبع۔

دیوان امیر

دیوان رسوا

کلیات نظم غالب۔ مرزا اسد اللہ خان

دہلوی قابل دید

کلیات ظہیر فاریابی۔ از صدر الحکماء حکیم ابو طہیر فاریابی

مجموعہ منتخب دواوین عناصر خسرو از امیر خسرو دہلوی موطنی ہند خلاصہ چار دیوان۔

کلیات صائب۔ از مرزا محمد علی صائب تبریزی۔

انتخاب دیوان صائب

دیوان شمس تبریز۔ مشہور عارف کا کلام ہے۔

دیوان خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رح

دیوان احمد جام ۸ر

دیوان خواجہ معین الدین چشتی رح

دیوان حافظ ۳ر

شرح دیوان حافظ۔ زیر طبع۔

دیوان مخفی ۱۰ر

دیوان ناصر علی ۴ر

المشتہر

منیجر نولکشور پریس صیغہ بکڈپو لکھنؤ

